سفر نامہ
زیاراتِ مراکش
(تحریر و تصاویر کے آئینے میں)
مراکش ۔ المغرب
مزارِ پُر انوار سیدی محمد سلیمان الجزولی
خصوصی تذکرہ
عارف باللہ سبحانہ وتعالیٰ
سیدی محمد بن سلیمان الجزولی الشاذلی رضی اللہ عنہ
تعارف
مجلسِ دلائل الخیرات شریف
جامع مسجد آرام باغ کراچی
افتخار احمد حافظ قادری

Date: Thu, 18 Mar 2010 05:07:59 -0700
From: fatima_telmoudi2@yahoo.fr
Subject: Assalamo alaykom
To: hafiz_iftakhar_1@hotmail.com

السلام عليكم و رحمة الله و بركاته

Mr Qadri,

On behalf of my father, Mr Abdurrahman Telmoudi Jazouli, decendant and Muqaddam zawiyat Shaykh Al Imam Aljazouli, we are happy to receive the valuable books you sent, and we thank you for this gift.

Our best regards and salam.

Fatima Zahra Telmoudi Jazouli,
Daughter of Mr Abdurrahmane Telmoudi Jazouli
Marrakech, Morocco.

عظیم عاشقِ رسول ﷺ سیدی محمد بن سلیمان الجزولی رضی اللہ عنہ

کے مزارِ مبارک اور زاویۂ جزولیہ کے

شیخ ومتولی سیدی عبدالرحمٰن التلمودی جزولی

(مراکش-المغرب)

کی طرف سے

شکریے کا پیغام

بسم الله الرحمن الرحيم
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ
اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ اُمَّةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ
اَللّٰهُمَّ تَجَاوَزْ عَنْ اُمَّةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ اُمَّةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ
آمِيْن بِجَاهِ سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ

نام کتاب .... سفرنامہ زیاراتِ مراکش

مصنف .... افتخار احمد حافظ قادری

نظرِ ثانی .... پروفیسر محمد سرور شفقت قادری

محمد نواز عادل

تاریخ اشاعت .... ربیع الاول شریف ۱۴۲۹ھ مارچ 2008ء

تعداد اشاعت .... آٹھ صد (800)

ہدیہ .... 250 روپے

برائے رابطہ

افتخار احمد حافظ قادری

بغدادی ہاؤس، گلی نمبر 9، افشاں کالونی، راولپنڈی کینٹ۔

موبائل: 0344-5009536

ای میل: hafiz_iftakhar_1@hotmail.com

مجلس دلائل الخیرات شریف

جامع مسجد آرام باغ، کراچی، پاکستان

فون: 0300-9262885

ای میل: majlis_dalailul_khairat@hotmail.com

سفر نامہ

زیاراتِ مراکش

(تحریر و تصاویر کے آئینے میں)

باجازت

فضیلۃ الشیخ السید تیسیر محمد یوسف الحسنی السمہودی مدظلہ العالی

دعائے خصوصی

شہزادۂ غوث الثقلین السید محمد انور گیلانی قادری رزاقی مدظلہ العالی

الشیخ غلام رضا العلوی القادری الشاذلی مدظلہ العالی

حضرت قاضی محمد رئیس احمد قادری مدظلہ العالی

از مؤلف

افتخار احمد حافظ قادری

1429ھ، 2008ء

عکس جمال

صفحہ نمبر	عنوان
68	جامع قرویین
69	سیدی احمد التیجانی رضی اللہ عنہ
73	حجرہ سیدی امام الجزولی رضی اللہ عنہ
74	قبرستان باب الفتوح
75	تذکرہ سیدی عبدالعزیز الدباغ رضی اللہ عنہ
95	زیاراتِ زرعون ومکناس
96	زرعون
98	مکناس
101	زیاراتِ جبلِ عَلَم
102	سیدی عبدالسلام مشیش رضی اللہ عنہ
107	زیاراتِ رباط و کاسابلانکا
108	سیدی عربی بن سائح رضی اللہ عنہ
108	مسجد السنہ
109	مقبرہ شاہ محمد الخامس وشاہ حسن الثانی
109	کاسابلانکا
111	تعارف مجلس دلائل الخیرات شریف
123	تعارفِ مصنف
136	قطعہ تاریخ سالِ طباعتِ کتاب
137	زیاراتِ مراکش (منظوم، فارسی)
142	ہدیۂ ارادت
143	کتابیات وماٰخذ
144	مصنف کی دستیاب کتب

وظیفۂ خداوندی و ملائکہ کرام

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُودِ پاک پڑھنا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی

سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

صَلَاۃً دَائِمَۃً مَقْبُوْلَۃً تُؤَدِّیْ بِھَا

عَنَّا حَقَّہُ الْعَظِیْم

انتساب

بنام

مجلس دلائل الخیرات شریف

جامع مسجد آرام باغ کراچی

جو دلائل الخیرات شریف کی قرأت، طباعت،

نشر و اشاعت (بلا ہدیہ)

اور ترویج میں عرصہ سے کوشاں ہے،

دعا ہے

کہ دلائل الخیرات شریف کی نورانی و روحانی کرنیں

دنیا کے کونے کونے میں ضوفشانی کرتی رہیں۔ آمین!

افتخار احمد حافظ قادری

پیش لفظ

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا یہ احسان عظیم کہ اپریل 2006ء میں مُلکِ مصر میں موجود زیاراتِ مقدسہ اور بالخصوص وادیٔ حمیثرہ، صحرائے عیذاب میں بانی سلسلۂ شاذلیہ حضرت سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ اقدس میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ اس سفرِ مقدس کے بعد یہ خواہش شدت اختیار کر گئی کہ اب سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ کے مُرشدِ کریم قطبِ وقت سیدی عبدالسلام بن مشیش رضی اللہ عنہ، دلائل الخیرات شریف کے مصنف سیدی محمد بن سلیمان الجزولی رضی اللہ عنہ اور غوث زماں سیدی عبدالعزیز الدباغ الحسنی الادریسی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں بھی حاضری کا شرف حاصل ہو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے خصوصی فضل وکرم اور انہی عظیم ہستیوں کے طفیل اس سفرِ مقدس کیلئے تمام ضروری اسباب مہیا فرما دیئے۔ سال 2007ء کے گیارہویں مہینے (نومبر) میں گیارہ دن کا یہ سفر زیارات مؤرخہ 11 نومبر 2007ء کو شروع ہوا اور 21 نومبر 2007ء استنبول (ترکی) پہنچنے کے بعد پایۂ تکمیل تک پہنچا۔ ان گیارہ دنوں میں جن مقاماتِ مقدسہ پر حاضری کی سعادت حاصل ہوئی ان کی تفصیل انشاء اللہ آپ آئندہ صفحات میں پڑھیں گے۔

قارئین! یہاں پر ایک بات واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہمارے ہاں جب مراکش کا نام لیا جاتا ہے تو اس سے ''ملک'' مراد ہوتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ ملک کا نام ''**موروکو**'' (انگلش میں Morocco، عربی میں **المغرب**) ہے اور **مراکش** اس کا ایک قدیم شہر ہے۔ لہٰذا کتاب میں جہاں بھی ملک کا نام آئے گا تو وہاں لفظ **موروکو یا المغرب** استعمال کیا جائے گا اور جہاں لفظ **مراکش** آئے گا اس سے مراد شہر مراکش ہوگا۔

الحمدللہ! اس بندۂ ناچیز کا ملک سے باہر زیاراتِ مقدسہ کا سولہواں سفر تھا اور یہ بیسویں قلمی کاوش ہے۔ بے شک یہ انہی بزرگوں کا تصرف ونظرِ کرم ہے وگرنہ یہ بندہ تو کسی قابل نہیں۔ مذکورہ قلمی کوشش

صاحب دلائل الخیرات شریف حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی رضی اللہ عنہ کے عرس مبارک جو کراچی شہر میں مجلس دلائل الخیرات شریف کے زیرِ انتظام منعقد ہوتا ہے، کی مناسبت سے منصۂ شہود پر آ رہی ہے۔ آپ بھی میرے ساتھ مل کر دعا فرمائیں کہ یہ قلیل سی کوشش بارگاہِ سیدنا امام الجزولی رضی اللہ عنہ میں شرفِ قبولیت پا جائے۔

کتاب ہٰذا کی تکمیل میں جن قابلِ قدر شخصیات کی مشاورت یا دعائیں شاملِ حال رہیں، یہ بندہ ان تمام شخصیات خصوصاً اپنے مُرشدِ کریم حضرت السید تیسیر محمد یوسف الحسنی السمہودی مدظلہ العالی، سجادہ نشین دربار گیلانیہ سدرہ شریف محترمی جناب سید محمد انور گیلانی رزاقی مدظلہ العالی، شیخ شاذلی حضرت غلام رضا علوی قادری مدظلہ العالی، صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری مدظلہ العالی، عظیم محقق ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی "رہا"، ملک کے نامور نعت گو و تاریخ گو شاعر محترمی عبدالقیوم طارق سلطانپوری، ڈاکٹر عفان سلجوق اور انتظامیہ مجلس دلائل الخیرات شریف (کراچی) کا تہہ دل سے شکر گزار ہے۔ حسب سابق بندہ نے اس مرتبہ بھی آستانہ عالیہ قادریہ، ڈھوک قاضیاں شریف (موضع تخت پڑی، تحصیل و ضلع راولپنڈی) کی عظیم لائبریری سے استفادہ کیا جس کیلئے آستانہ کے سجادہ نشین محترمی جناب قاضی محمد رئیس احمد قادری مدظلہ العالی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بخشش و مغفرت فرمائے، ان کے گناہوں سے درگزر فرمائے اور ہم سب کا خاتمہ ایمان پر اس طرح فرمائے کہ کلمہ طیبہ اور دُرود و سلام پڑھتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوں۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

طالب دعا

الفقیر الی اللہ ورسولہ

منشی محمد قادری

بروز جمعۃ المبارک یکم محرم الحرام ۱۴۲۹ھ

11 جنوری 2008

مبارک باد

عزیزی افتخار احمد حافظ قادری یقیناً بہت خوش قسمت اور سعادت مند شخصیت ہیں۔ اُنہیں اکثر اولیائے کرام اور بزرگانِ دین کے مزاراتِ مبارکہ پر حاضری کا شرف حاصل رہتا ہے۔ یہ اُن کی اولیائے کرام سے نسبت وعقیدت کا ثمر ہے۔ بحمد اللہ! اِنہیں اُن اولیائے متقدمین کی بارگاہوں میں حاضری کا اعزاز حاصل ہوا ہے جہاں پر بہت ہی کم لوگ حاضر ہو سکے ہیں۔ گیلانِ معلیٰ میں مزارِ مبارک سیدۃ فاطمہ اُمّ الخیر رضی اللہ عنہا (والدۂ ماجدہ حضور سیدنا شیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ)، بحرِ احمر کے کنارے بانی سلسلہ شاذلیہ سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ، اسکندریہ کے ساحل پر سیدنا ابو العباس المرسی رضی اللہ عنہ، امام شرف الدین البوصیری رضی اللہ عنہ اور مدینۃ الاولیاء شہر قونیہ شریف میں حضرت مولانا جلال الدین رومی رضی اللہ عنہ کے مزاراتِ مبارکہ پر کتنے لوگ حاضر ہو سکے ہیں۔ ابھی کچھ عرصہ قبل آپ کا یہ ذوق وشوق سرزمینِ اندلس کے قریب جبلِ علَم کے پہاڑوں میں قُطب وقت سیدی عبدالسلام مشیش الحسنی الادریسی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں لے گیا، پھر شمالی افریقہ کے صحراؤں کو عبور کرتے ہوئے صاحب دلائل الخیرات شریف سیدی محمد بن سلیمان الجزولی السملالی الشاذلی رضی اللہ عنہ کے مزارِ مبارک پر جا پہنچے۔ اب اِن مقاماتِ مقدسہ پر حاضری کی رُوداد کو تحریری وتصویری صورت میں بنام "**زیارات مراکش**" پیش کرنے کا شرف حاصل کر رہے ہیں۔ اس موقع پر میں انہیں دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کی اولیائے کرام سے اس نسبت وعقیدت کو قائم ودائم رکھے اور اس میں مزید خیر وبرکت وترقی عطا فرمائے۔ آمین!

سید محمد انور گیلانی قادری رزاقی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ گیلانیہ قادریہ سدرہ شریف
ڈیرہ اسماعیل خان

بروز سوموار شریف
18 محرم الحرام 1429ھ
28 جنوری 2008ء
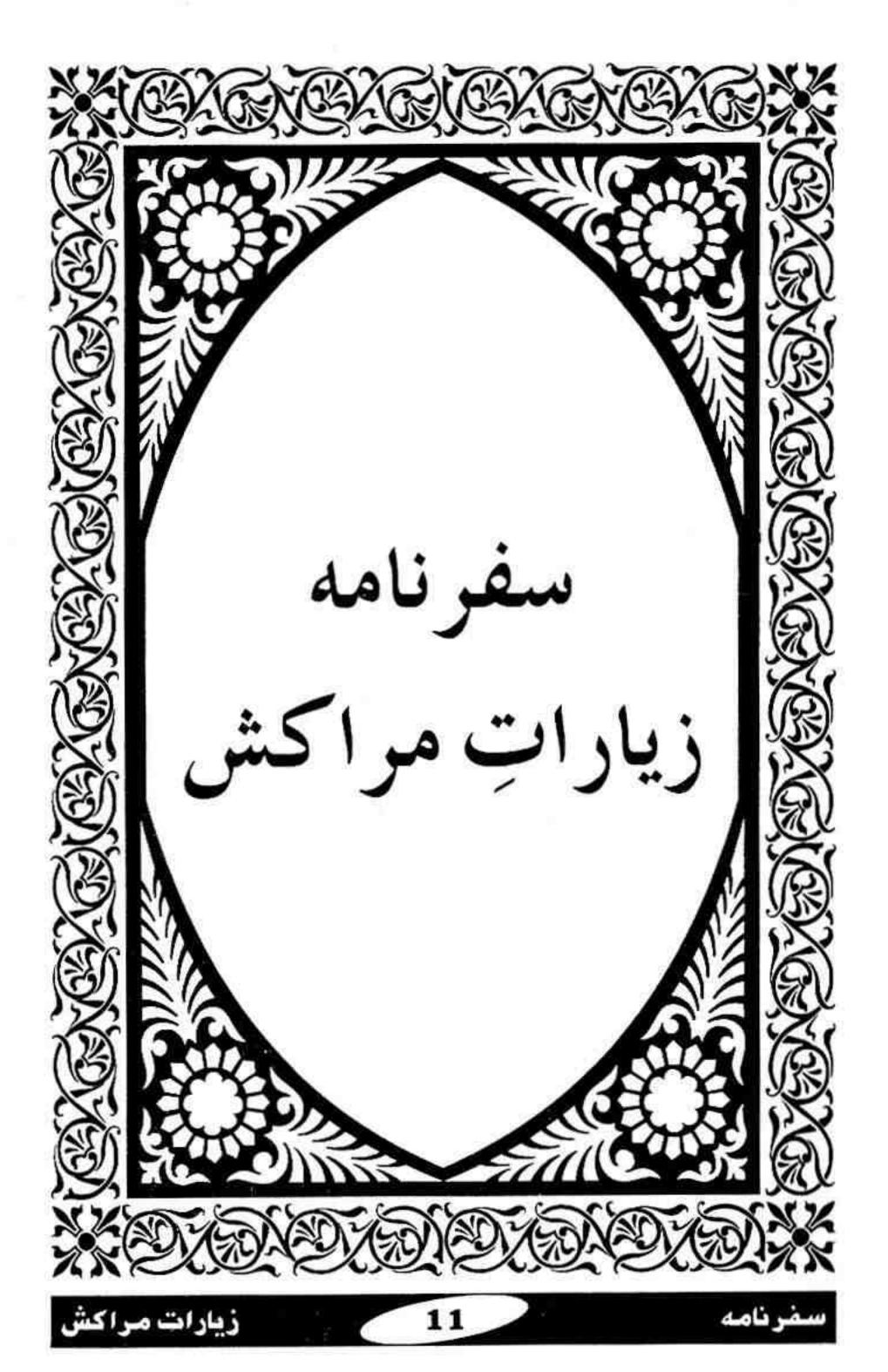
سفرنامہ
زیاراتِ مراکش

حضرت شیخ محمد مہدی الفاسی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۰۹ھ) نے اپنی کتاب "**ممتع الاسماع فی ذکر الجزولی والتُباع وما لهما من الاتباع**" میں حضرت سیدی محمد بن سلیمان الجزولی رضی اللہ عنہ کے ملفوظات بھی تحریر فرمائے ہیں۔ جن میں ایک ملفوظ مبارک یہ ہے کہ آپ اولیائے کرام کی زیارت کو اپنا معمول بنالیں۔ **علیکم زیارۃ اولیاء اللہ**

حضرت مولانا روم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تو ان اولیاء اللہ کی صحبت سے دور ہو گیا تو پھر سمجھ لے کہ در حقیقت تو اللہ تبارک وتعالیٰ سے دور ہو گیا۔

چون شدی دور از حضور اولیاء

در حقیقت گشتۂ دور از خدا

اولیاء اللہ کی زیارت ہمارے اسلاف کی سنت ہے۔ حضرت امامِ اعظم امام الآئمہ اور عظیم فقیہ ہونے کے باوجود اولیاء اور درویشوں کی خدمت میں حاضری دیتے۔ حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ جب بیمار ہوتے تو سیدۃ نفیسہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں حاضر ہوا کرتے۔ حضرت سید جلال الدین بخاری رضی اللہ عنہ المعروف مخدوم جہانیان جہاں گشت نے زیاراتِ اولیاء اللہ کیلئے اتنے زیادہ سفر فرمائے کہ آپ کا لقب ہی جہاں گشت پڑ گیا۔ اولیاء اللہ کے ظاہری پردہ فرمانے کے بعد ان کی بارگاہوں میں بھی حاضری کو اللہ تبارک وتعالیٰ کسی صورت میں رائیگاں نہیں فرماتے۔ بے شک ہم کتنے ہی گناہگار کیوں نہ ہوں۔ جس سفر کا مقصد صرف اولیاء کرام کے مزاراتِ مبارکہ پر حاضری ہو اس سفرِ مقدس کے کیا کہنے! کیونکہ اولیاء کرام کا ذکر کرنے سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ **تنزل الرحمة عند ذکر الصالحین** اور ان کی خدمت میں حاضری سراپا خیر وبرکت ہوتی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کے خصوصی فضل وکرم اور انہی بزرگوں کے وسیلۂ جلیلہ سے اس بندۂ ناچیز کو بھی ان زیاراتِ مقدسہ پر حاضری کا شرف حاصل ہوتا رہتا ہے۔ اب تک حجازِ مقدس میں متعدد بار حاضری کے علاوہ کئی بلادِ عربیہ واسلامیہ میں حاضری کا شرف حاصل ہو چکا ہے اور پھر ان بزرگوں کے تذکروں کو تحریری وتصویری صورت میں شائع کرنے کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔ بحمد اللہ! اس مرتبہ شمالی افریقہ کے ایک ملک **موروکو (المغرب)** میں زیارات کا شرف حاصل ہوا۔ اسی سفرِ مقدس کا تذکرہ مقصود ہے۔

بروز اتوار مؤرخہ 11 نومبر 2007ء شہرِ کراچی سے ترکش ایئرلائن کی پرواز سے مورو کو کیلئے براستہ استنبول روانہ ہوئے۔ استنبول ایئرپورٹ پر چند گھنٹے گزارنے کے بعد ایک دوسرے طیارہ میں سوار ہوکر کاسابلانکا (دار البیضاء) روانہ ہوئے۔ ہمارے سفر کی پہلی منزل شہرِ مراکش اور مقصدِ سفر بزرگانِ دین کے مزارات پر حاضری تھی۔ کاسابلانکا ایئرپورٹ پر امیگریشن کی ضروری کاروائی کے بعد ایئر پورٹ کی نچلی منزل میں پہنچے تاکہ ٹرام وے میں سوار ہوکر مرکزِ شہر پہنچا جائے۔ قریباً ایک گھنٹہ کی مسافت طے کرنے کے بعد مرکزِ شہر کے ایک ریلوے جنکشن (**الدار البیضاء المسافرین**) پہنچے اور یہاں سے مراکش جانے والی ایک ٹرین میں سوار ہو گئے۔ ملکِ مورو کو میں بے شمار ذرائع نقل وحرکت ہیں۔ لیکن ہماری نظر میں اس ملک میں سب سے بہتر وسیلۂ نقل وحرکت ریلوے ہے۔ ایک تو ان کے کرائے مناسب اور دوسرے یہ آرام دہ، محفوظ اور جدید ضروری سہولیات سے آراستہ ہیں۔ مذکورہ ریلوے جنکشن سے گاڑی شہر مراکش کیلئے تقریباً چھ بجے روانہ ہوئی۔ سکولوں میں تعطیلات اور ہفتے کا آخری دن ہونے کی وجہ سے گاڑی میں کافی رش تھا۔ ٹرین مختلف شہروں سے ہوتی ہوئی رات دس بجے مراکش کے ریلوے سٹیشن پر پہنچی۔ باہر آنے کے بعد ٹیکسی والوں سے معاملہ طے کیا اور سوار ہوکر شہرِ مراکش کے قدیمی حصہ میں پہنچے، تمام اہم ومشہور مزاراتِ مبارکہ اسی قدیم حصہ میں ہیں۔ شہرِ مراکش کے بانیوں میں مرابط حکمران یوسف بن تاشفین کا نام سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ مراکش کی اہم ومشہور اونچے مینار والی مسجد (قطوبیہ) اور اس کے ایک مشہور بازار ''جامع الفناء'' کے قریب ہی درمیانے درجے کے ایک ہوٹل ''ریاض عمر'' میں ایک کمرہ تین آدمیوں کیلئے 33 یورو پر حاصل کیا، جس میں ناشتہ بھی شامل تھا۔ رات بھی کافی ہو چکی تھی اور ہمیں بھی مسلسل سفر میں 24 گھنٹے سے زائد گزر چکے تھے۔ باہر آکر ایک ریسٹورنٹ میں کھانا کھایا اور ہوٹل واپس آ گئے۔

شہرِ مراکش کاسابلانکا سے جانب جنوب 225 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ شہر کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک قدیم اور ایک جدید۔ مزاراتِ مبارکہ، مساجد و تاریخی آثار شہر کے قدیم حصے میں ہیں۔ قدیم حصے کو ایک طویل وعریض فصیل نے گھیر رکھا ہے۔ جس کے آثار اب بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔ اس قدیم حصے میں لوگوں کا رہن سہن انتہائی سادہ اور متوسط و نچلے طبقہ سے تعلق نظر آتا ہے۔ لیکن ہر طرف امن وسکون اور

اطمینان کا دور دورہ ہے۔ یہاں پر لوگ مسلکی طور پر اہل سنت والجماعت فقہی لحاظ سے مالکی اور اولیاء اللہ سے محبت کرنے والے ہیں۔ مساجد میں بھی خاصی رونق ہوتی ہے۔ خصوصاً بعد از نمازِ مغرب اجتماعی طور پر تلاوتِ کلامِ پاک کی جاتی ہے۔

مراکش شہر میں سات اہم و مشہور اولیائے کرام کے مزاراتِ مبارکہ ہیں جنہیں **سبعۃ رجال** کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ان اولیائے کرام کے بارے میں یہ روایات بھی مشہور ہیں کہ ان سات اولیائے کرام کے مزارات پر حاضری دینے کا ثواب حج کے ثواب کے برابر ہے۔ قارئین! اس میں کوئی حیرانی والی بات نہیں، اگر اپنے والدین کی زیارت کرنا حج کے برابر ہے جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر اولاد اپنے ماں باپ کو محبت کی نگاہ سے دیکھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ ہر نگاہ کے بدلے مقبول حج کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ بیت اللہ شریف کا حج تو سال میں ایک مرتبہ ہوتا ہے جب کہ محبت کے ساتھ والدین کی زیارت کرنے سے روزانہ کئی حجوں کا ثواب حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یہ تو والدین کے بارے میں ہے، پھر کامل اولیاء اللہ کے کیا کہنے۔ اسی لئے تو حضرت سلطانِ ولد نے اپنے والدِ گرامی حضرت مولانا جلال الدین رومی رضی اللہ عنہ کے مزارِ مبارک کی زیارت کیلئے ارشاد فرمایا تھا

یك طوافِ مرقدِ سلطانِ مولانائے ما

هفت هزار و هفت صد و هفتاد حجِ اکبر است

(حضرت مولانا روم رضی اللہ عنہ کے مزارِ مبارک کی ایک بار زیارت سات ہزار سات سو حجِ اکبر کے ثواب کے برابر ہے)

بروز سوموار شریف 12 نومبر 2007ء نمازِ فجر کی ادائیگی اور ناشتہ کے بعد ایک ٹیکسی میں سوار ہو کر سیدی محمد بن سلیمان الجزولی الشاذلی رضی اللہ عنہ کے مزارِ مبارک کی طرف روانہ ہوئے تاکہ صاحبِ دلائل الخیرات شریف کی بارگاہِ اقدس میں حاضری کا شرف حاصل کیا جائے۔
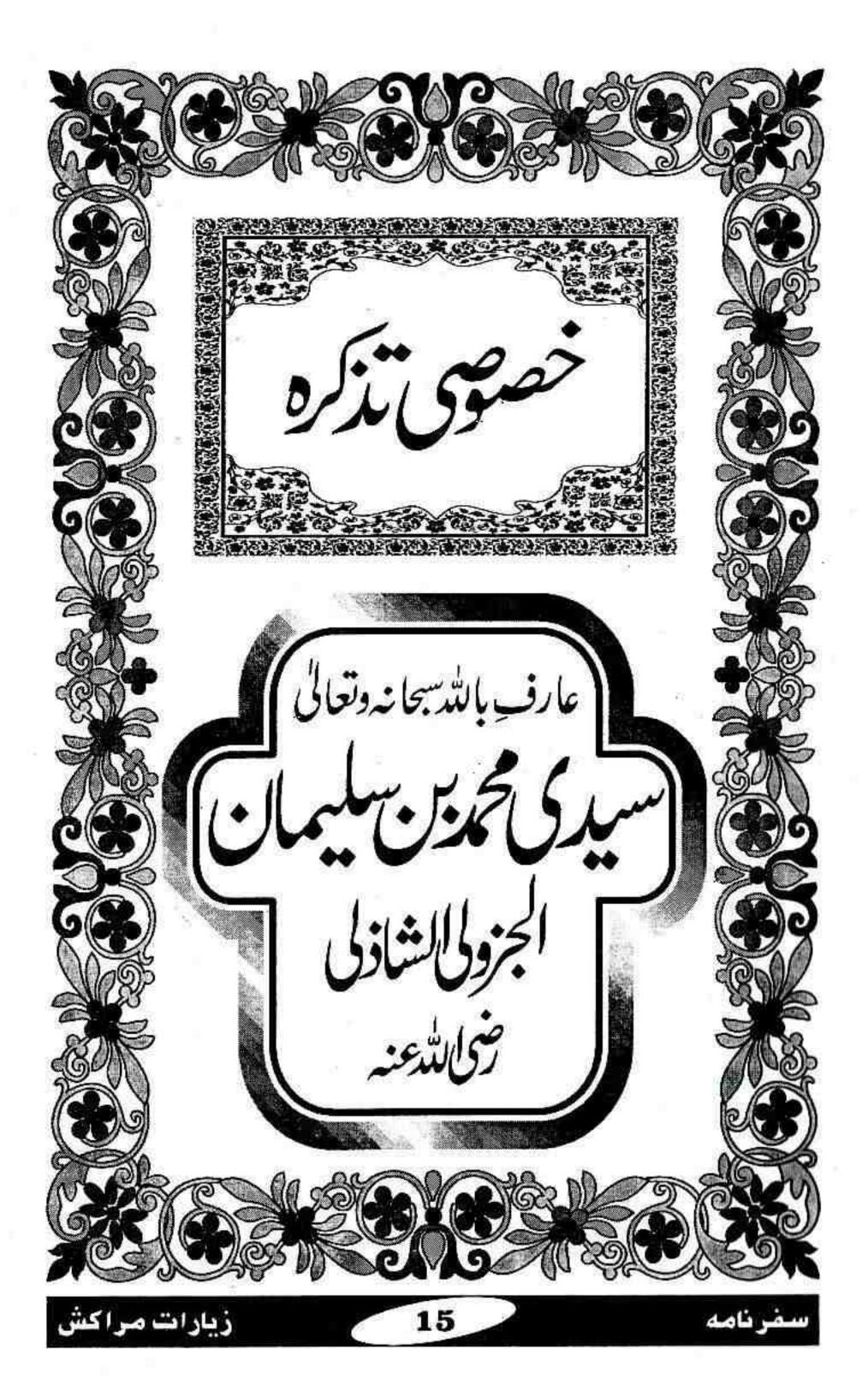
خصوصی تذکرہ
عارفِ باللہ سبحانہ وتعالیٰ
سیدی محمد بن سلیمان
الجزولی الشاذلی
رضی اللہ عنہ

سیدنا ابو عبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی رضی اللہ عنہ

آپ کا اسمِ مبارک ''محمد'' والد کا نام ''عبدالرحمٰن'' دادا کا نام ''ابی بکر'' اور پرداد کا اسمِ مبارک ''سلیمان'' ہے۔ آپ اسی نام ''سلیمان سے مشہور ہوئے۔ آپ کو اپنے پردادا کی طرف منسوب کر کے محمد بن سلیمان بھی کہا جاتا ہے۔ بلادِ عربیہ میں آپ ''**سیدی بن سلیمان**'' کے نام سے معروف ہیں۔ شہر مراکش میں آپ کے مزار مبارک کے باہر صدر دروازے کے دائیں طرف دیوار پر جو تختی نصب ہے اس پر بھی یہی نام ''**ضریح سیدی بن سلیمان**'' تحریر ہے۔

نسبت

مشرقی مراکش کے ایک قدیم ''بربر'' قبیلے کا نام جزولہ، جو شہر ''سوس'' میں آباد تھا۔ اس قبیلہ کی ایک شاخ ''سملالہ'' بھی تھی۔ جزولہ اور سملالہ میں کئی نامور شخصیات نے جنم لیا۔ جن میں سیدی محمد بن سلیمان الجزولی السملالی نے سب سے زیادہ شہرت حاصل کی۔ آپ جزولہ کی نسبت سے **جزولی** اور سملالہ کی نسبت سے **سملالی** کہلاتے ہیں۔

تاریخ ولادت اور نسب مبارک

آپ کی ولادتِ باسعادت 807ھ بمطابق 1404ء بحرِ اوقیانوس اور اطلس پہاڑوں کے درمیان آباد (**سوس شہر**) کے بربر قبیلہ کے ایک سادات گھرانے میں ہوئی۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ حضرت امام مہدی الفاسی نے آپ کا شجرہ نسب اس طرح بیان کیا ہے۔

شجرۂ نسب
سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی رضی اللہ عنہ

القابات مبارکه

سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی رضی اللہ عنہ کو بے شمار القاباتِ مبارکہ سے یاد کیا جاتا ہے لیکن وہ لقب جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں عطا فرمایا اس کے کیا کہنے۔ حضرت شیخ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ

رأیت النبی صلی الله علیه وآله وسلم

فقال لی انا زین المرسلین و انت زین الاولیاء

(مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ میں رسولوں کی زینت ہوں اور تم اولیائے کرام کی زینت ہو)

حضرت امام محمد مہدی الفاسی رضی اللہ عنہ نے **مطالع المسرات بجلاء دلائل الخیرات** میں حضرت سیدی محمد بن سلیمان الجزولی کو ان القاباتِ مبارکہ سے یاد فرمایا ہے۔

الشیخ، الامام، العالم، الولی الکبیر، الکامل، العارف، المحقق، الواصل، قطب زمانه و فرید دهره

شیخ ادریس بن ماحی قیطونی نے آپ کو ان الفاظِ مبارکہ سے یاد فرمایا ہے۔

الشیخ، الفقیه، العلامة، العارف، الولی الصالح، شیخ الاسلام، العالم العامل، الشیخ الکامل، العارف بالله الواصل، نخبة الدهر، و وحید العصر

تعلیم

حضرت امام جزولی نے ابتدائی تعلیم مقامی طور پر حاصل کی۔ اس کے بعد اپنے آبائی وطن سے اعلیٰ تعلیم کی خاطر فاس تشریف لے گئے اور اس وقت کے مشہورِ زمانہ مدرسہ "**مدرسة الصفارین**" میں داخل ہو گئے۔ یہاں پر آپ نے دوسری کتب کے علاوہ تصانیف **ابن حاجب** اور **مدونہ کبریٰ** جیسی عظیم کتب کو زبانی یاد کیا۔ اسی دوران آپ کی ملاقات مشہور فقیہ شیخ احمد زروق سے ہوئی اور اُن سے بھی استفادہ کیا۔ شیخ احمد بابا السودانی کے مطابق آپ نے علم و ادب میں اعلیٰ مقام حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ درجۂ ولایت

میں بھی کمال حاصل کیا۔ مدرسۃ الصفارین میں قیام کے دوران آپ کسی کو اپنی رہائش گاہ میں داخل ہونے کی اجازت نہ دیتے۔ کچھ لوگ اس بات پر معترض ہوئے اور انہوں نے آپ کے والد سے اس بات کی شکایت کی کہ آپ کے صاحبزادے نے اپنی رہائش میں دنیاوی مال و دولت اکٹھا کر رکھا ہے جس کی وجہ سے وہ کسی کو اپنی رہائش گاہ میں داخل نہیں ہونے دیتے۔

فقدم علیه ثم طلب منه ان یدخل ذلک البیت فأجابه الی ذلک و ادخله ایاه

جس پر آپ کے والدِ گرامی تشریف لائے اور اس رہائش میں جانے کیلئے کہا جس پر آپ نے رہائش کھولی اور خود بھی ان کے ہمراہ داخل ہو گئے۔

سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی کے والدِ محترم یہ منظر دیکھ کر حیران ہو گئے کہ کمرے کی دیواروں پر تحریر تھا **الموت، الموت ، الموت** آپ کے والدِ گرامی نے جب اپنے صاحبزادہ کا یہ حال اور مقام دیکھا تو فوراً پکار اٹھے **انظر این هذا و این نحن** (کہ دیکھو یہ کس مقام پر ہے اور ہم کہاں پر ہیں)

شہرِ فاس کے مدرسۃ الصفارین میں آپ کا یہ حجرہ مبارکہ اب بھی موجود ہے اور اس کی زیارت کی جا سکتی ہے۔ الحمد للہ بروز جمعرات 15 نومبر 2007ء ہمیں بھی اس حجرہ مقدس کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ یہ وہی حجرہ مبارکہ ہے کہ جس میں حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی نے دلائل الخیرات تحریر فرمائی تھی۔

سفرِ ساحل اور سلسلۂ شاذلیہ میں بیعت

حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی شہر فاس میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد ساحلی علاقے کی طرف روانہ ہوئے جہاں پر آپ کی ملاقات سادات کی ایک عظیم روحانی شخصیت یکتائے زمانہ، عارفِ کامل، الشیخ ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ امغار الصغیر رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ جن کے دستِ اقدس پر آپ نے سلسلۂ عالیہ شاذلیہ میں بیعت کا شرف حاصل کیا۔ سلسلۂ شاذلیہ کے اکثر شیوخ کا سلسلۂ نسب سادات سے ملتا ہے جیسے حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی خود بھی حسنی سادات میں سے تھے اور آپ کے مرشدِ کریم کا بھی سادات سے نسبی تعلق تھا۔ سیدنا ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ خود بھی حسنی سید اور بانی سلسلۂ شاذلیہ، ان کے مرشدِ کریم سیدی عبدالسلام مشیش خود بھی حسنی ادریسی سید اور ان کے مرشدِ کریم بھی سادات میں سے تھے۔

شجرۂ طریقت
سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی رضی اللہ عنہ
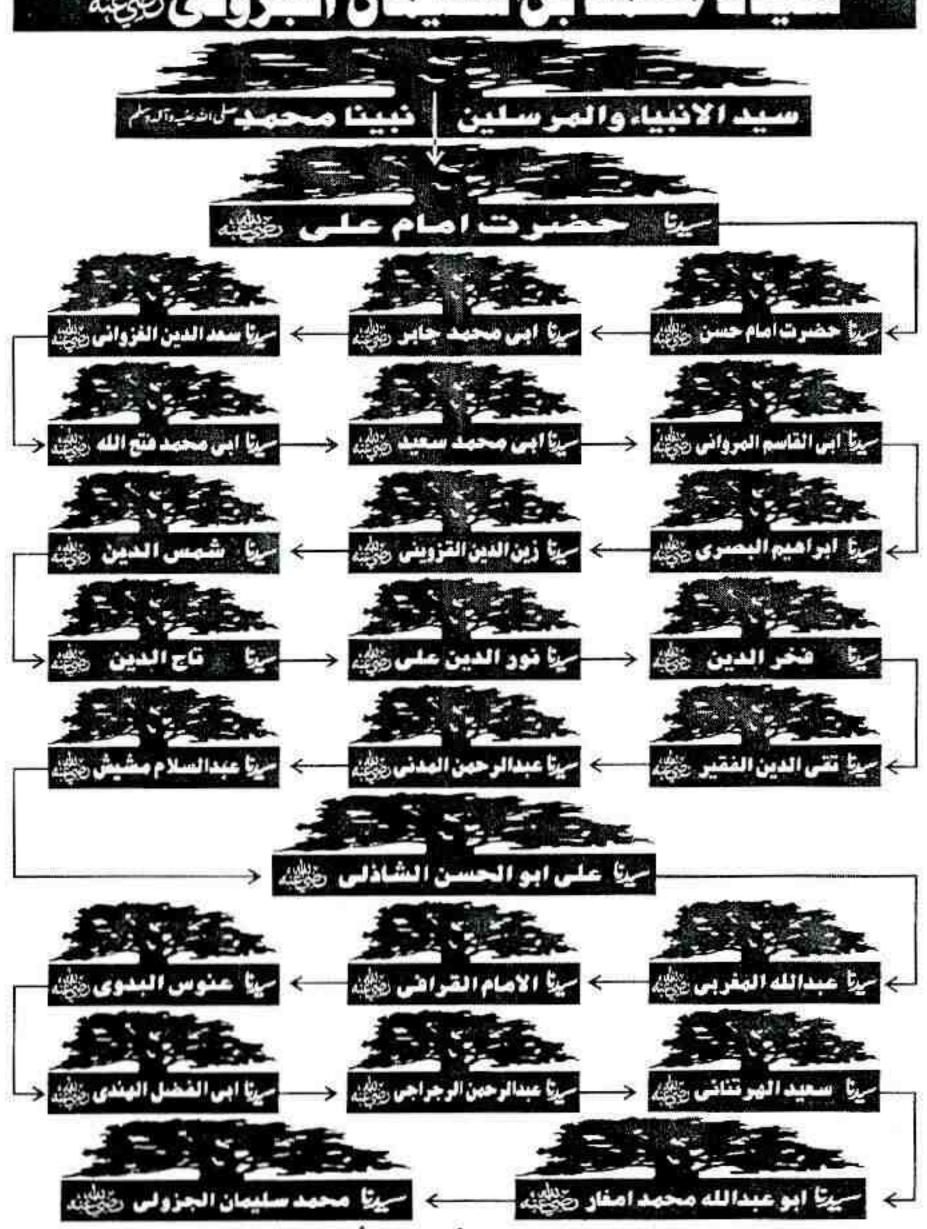
الاعلام بمن حل مراکش و اغمأت من الاعلام
الجزء الخامس ص 82 ,81 ,64

خصوصیتِ سلسلۂ شاذلیہ

حضرت شیخ علی بن محمد صالح الاندلسی اپنی تالیف میں فرماتے ہیں کہ طریقت کے دو ہی سلسلوں کو انتہائی اہم مقام اور عروج حاصل ہوا۔ ایک سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا سلسلۂ عالیہ قادریہ اور دوسرا سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ کا طریقۂ شاذلیہ۔

خلوت نشینی

حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی الشاذلی رضی اللہ عنہ نے سلسلۂ شاذلیہ میں شرف بیعت حاصل کرنے کے بعد سلوک کی مزید منازل طے کرنے اور عبادت و ریاضت میں مصروف رہنے کیلئے خلوت اختیار فرمائی جو چودہ سال کی طویل مدت پر محیط ہے۔ اس دوران کے آپ کے کچھ وظائف جو کتب سے معلوم ہوئے ہیں وہ اس طرح سے ہیں۔

وورده فيها سلكتان فى دلائل الخيرات و مئة الف بسم الله الرحمن الرحيم و سلكة يختمها كل ليلة و ربع القرآن

دو بار مکمل دلائل الخیرات کا ورد، ایک لاکھ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، رات کو ایک بار دلائل الخیرات اور ایک چوتھائی قرآن پاک کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

خلق خدا کی طرف ظاہر ہونے کا حکم

چودہ سالہ طویل خلوت نشینی کے بعد حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی کو خلق خدا کی طرف ظاہر ہونے کا حکم ملتا ہے۔ **الى ان اذن له فى الخروج**۔ آپ ساحل کے خلوت خانہ سے باہر تشریف لاتے ہیں اور شہرِ آسفی کو دین کی نشر و اشاعت اور خلق خدا کی ہدایت کا مرکز بناتے ہیں۔ لوگ آپ کی طرف متوجہ ہونا شروع ہو گئے۔

وتاب على يده هناك خلق كثير و انتشر ذكره فى الآفاق

بے شمار مخلوق خدا آپ کے دستِ اقدس پر تائب ہو کر آپ کے حلقۂ ارادت میں داخل ہوئی۔
اور آپ کا ذکر دوسرے شہروں اور علاقوں تک جا پہنچا۔

و ظهرت على يده الخوارق العظيمه والكرامات الجسيمه

اور آپ سے حیرت انگیز خوارق اور بے شمار عظیم کرامات کا ظہور ہوا۔

مریدین کی تربیت اور نشر و اشاعت دین میں مصروفیت کے باوجود آپ روزانہ درج ذیل وظائف بھی مکمل کیا کرتے۔

☆ **ختمة من القرآن و نصف بين الليل والنهار**

دن رات میں ڈیڑھ قرآن پاک کی تلاوت

☆ **دلائل الخيرات مرتين بين الليل والنهار**

دن رات میں دو مرتبہ دلائل الخیرات شریف کا وِرد

☆ **فدية من بسم الله الرحمن الرحيم**

اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا وظیفہ

بارگاہ الٰہی میں حضرت امام جزولی رضی اللہ عنہ کی مقبولیت

حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھ سے ایک مرتبہ کہا گیا

يا عبدي! فضلتك على جميع خلقي بكثرة صلاتك على نبيّ

(يعني الذين في عصره)

کہ اے میرے بندے! میں نے تجھے تمام مخلوق (اس وقت میں) پر فضیلت عطا کر دی ہے کیونکہ تو کثرت سے میرے نبی پر دُرود پڑھتا ہے۔

حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی نے ایک اور موقع پر ارشاد فرمایا کہ مجھ سے کہا گیا ہے کہ

من اراد ان ينظر في وجه ابي بكر الصديق رضی اللہ عنہ **فالينظر في وجهك**

جو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے چہرۂ انور کی زیارت کرنا چاہتا ہے پس وہ تمہارے چہرے کو دیکھ لے۔

شہرِ آسفی سے ہجرت

حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی کی بارگاہِ اقدس میں عوام اور خواص کے بے پناہ ہجوم کو دیکھتے ہوئے حاکمِ آسفی کو اپنا خطرہ لاحق ہوگیا۔ اس نے آپ کو شہر چھوڑنے کا پیغام بھجوا دیا۔ آپ آسفی شہر کو خیر آباد کہنے کے بعد بلادِ **مطرازہ** کے قریب **بأفغال (بأف غال یا بأفو غال)** کے مقام پر تشریف لے آئے۔

کوشش کرنی چاہئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے کسی مقبول بندے کے دل پر آپ کی طرف سے کسی قسم کا کوئی بوجھ نہ آنے پائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندے کے دل پر بوجھ کو پسند نہیں فرماتے اور اس کے نتیجے میں پورے ماحول کو پریشانیوں میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔ حاکمِ آسفی کی یہ بات اللہ تبارک وتعالیٰ کو ناپسند آئی اور حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی کے نکلنے کے بعد یہ شہر اور

عوام 40 سال تک عیسائیوں کے قبضے میں رہے اور حاکمِ وقت کو بھی اس کے ایک عزیز نے حکومت سے الگ کر دیا۔

حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی کی آمد کے بعد ''**افغال**'' علم وعرفان کا عظیم مرکز بن گیا اور خلقِ خدا اس مرکز سے روحانی فیض حاصل کرنے لگی۔

حضرت علامہ محمد مہدی الفاسی فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی کی برکت سے انوار جگمگا اٹھے، اسرار آشکارا ہونے لگے، بلادِ مغرب میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام کے نغمے گونجنے لگے۔

وسار ذكره في جميع الآفاق و سارا تباعه في كل ناحيه

تمام بلاد میں آپ کا چرچا ہونے لگا اور آپ کے مریدین ہر مقام پر پھیلنے لگے۔

بندگانِ خدا کو آپ کی ذات مبارکہ سے فیض پہنچنا شروع ہوا۔ بے شمار مشہور مشائخ نے آپ کے دستِ مبارک پر بیعت فرمائی جنہیں آپ نے شرفِ خلافت سے بھی نوازا۔ بلادِ مغرب میں تصوف اور طریقت کے آثار آخری دموں پر تھے جن کی روشنی بھی ماند پڑ چکی تھی۔ آپ نے از سرِ نو ان میں روحانیت کے حسین رنگ بھرے۔ آپ اپنے خلفاء کو مختلف اطراف میں دعوتِ دین کیلئے بھیجتے۔ ان میں دو نام خصوصیت کے ساتھ کتب میں ملتے ہیں۔

۱- **الشيخ ابو عبدالله محمد الصغير السهلي** رضی اللہ عنہ

۲- **الشيخ ابو محمد عبدالله المنذاري** رضی اللہ عنہ

یہ احباب لوگوں کو رشد و ہدایت کی تلقین کرتے اور ان کی کوششوں سے اس سلسلہ کو اتنی زیادہ وسعت ملی کہ عام مریدین اور معتقدین کے علاوہ خواص کی تعداد بھی ہزاروں میں تھی۔

وقد ذكر بعدهم انه اجتمع من المريدين بين يديه اثنا عشر الفاً و ستماية و خمسة و ستون، كلهم ممن نال منه خيراً جزيلاً على قدر مراتبهم و قربهم منه

اور بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کے دستِ اقدس پر شرفِ بیعت حاصل کرنے والوں میں 12665 مریدین ولایت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوئے اور اپنی استعداد اور حضرت شیخ سے قربت کے مطابق مراتب حاصل کئے۔

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت و عقیدت

حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عقیدت ومحبت کا بخوبی اندازہ دلائل الخیرات شریف پڑھنے سے ہی لگایا جاسکتا ہے۔ حضرت شیخ امام محمد القصار فرماتے ہیں کہ

كان محمد بن سليمان الجزولي الشاذلي على محبة عظيمة له صلى الله عليه وآله وسلم فقد قيل له فضلتك على عصرك بكثرة صلاتك على حبيبي محمد

حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی الشاذلی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انتہا درجہ محبت وعقیدت تھی۔ اسی لئے آپ سے کہا گیا "کہ میرے حبیب پر کثرتِ دُرود کی وجہ سے تمہیں اپنے معاصرین پر فضیلت اور برتری دی گئی ہے۔"

شاذلی حضرات کی خصوصیت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کثرتِ محبت ہے۔ اس سلسلہ کی بنیاد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود وسلام پیش کرنا ہے۔ عظیم شاذلی بزرگ حضرت ابوالعباس مرسی نے فرمایا تھا کہ اگر لمحہ بھر کیلئے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے محروم ہو جاؤں تو اپنے آپ کو مسلمان ہی نہ سمجھوں۔

شعری ذوق

حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی شعری ذوق بھی رکھتے تھے۔ آپ کے اشعار مبارکہ میں خوفِ خدا اور حُبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے اہم مضامین کی جھلک نظر آتی ہے۔ بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں استغاثہ کے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

۱ **يا رحمة الله انى خائف وجل — يا نعمة الله انى مفلس عانٍ**

۲ **وليس لى عمل القى العليم به — سوى محبتك العظمى و ايمانى**

۳ **فكن امانى من شر الحيوة — ومن شر المماة ومن احراق جثمانى**

۴ **وكن غناى الذى ما بعده فلس — وكن فكاكى من اغلال عصيانى**

۵ **تحية الصمد المولى و رحمته — ما غنت الورق فى اوراق اغصانٍ**

۶ **عليك يا عروتى الوثقى ويا سندى — الاوفى ومن مدحه روحى و ريحانى**

آپ سے منسوب چند دیگر اشعار جو **الاعلام** کی جلد پنجم صفحہ 83 پر موجود ہیں۔ان میں سے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

۱ **اذاشهدت يوم العقاب جوارحی** — **فكيف خلاصی من ظهور قبائحی**

۲ **اذا قالت العينان تذكر ساعة** — **نظرت بها للمنكرات القبائح**

۳ **وقال لسانی كم لفظت بباطل** — **و كنت الی العصيان اول رائح**

۴ **وقالت يدای كم تناولت ماثما** — **فوا اسفٰی ان كنت غير مسامح**

۵ **وقالت لی الرجلان محرم ملمشت** — **اليه ولم تسمع مقالة ناصح**

۶ **فانی الی نار تلظی و قودها** — **اساق ذليلا خاسرا غير رابح**

۷ **فلن من ذوالاحسان بالعفو والرضی** — **نجوت والا كنت رهن قبائح**

وصالِ مبارک

حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی کی شہرت،عزت،عظمت،مقبولیت اور تصوف میں اعلیٰ مرتبے پر فائز ہونے کی وجہ سے مخالفین اور حاسدین کا بھی ایک گروہ پیدا ہو گیا تھا۔جنہوں نے آپ کو زہر دے دیا اور آپ کا وصال اسی زہر کی وجہ سے صبح کی نماز میں دورانِ سجدہ تقریباً 63 سال کی مبارک عمر میں ہوا۔اسی روز بعد نمازِ ظہر آپ کو اپنی تعمیر کردہ مسجد کے وسط میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی کی تاریخ وصال کے بارے میں مختلف کتابوں میں متعدد روایات موجود ہیں۔چند ایک کا ذکر درج ذیل ہے۔

تاریخ وصال	سال وصال	حالتِ وصال	روایت
ذی القعدہ	869ھ	رکعت (دوسری)/سجدہ (پہلا)	بعض متقدمین کے مطابق
16 ربیع الاول	870ھ	رکعت (پہلی)	محمد بن یعقوب الادیب
	870ھ	رکعت (پہلی)/سجدہ (دوسرا) یا رکعت (دوسری)/سجدہ (پہلا)	الشیخ زروق
	870ھ		الشیخ احمد الفاسی
	870ھ		احمد السوی البوسعیدی

قطعۂ تاریخ

حضرت محمد بن سلیمان الجزولی الشاذلی رضی اللہ عنہ

(صاحبِ دلائل الخیرات شریف)

مزار شریف، شہرِ مراکش (بلادِ مغرب)

(سال وصال ۸۷۰ھ)

مصلح و مفلح، نبیل و نابغہ — وہ امیرِ کاروانِ خیر ہے
اُس کا در ہے، مرکزِ فوز و فلاح — اُس کا روضہ آستانِ خیر ہے
جو درُود اُس نے، سلام اُس نے لکھا — اُس کا ہر جملہ جہانِ خیر ہے
اُس کی خوشبو دلنواز و جاں فزا — باغِ خوبی، گلستانِ خیر ہے
اِس میں ہے عِشق نبی ﷺ کی چاشنی — بیش قیمت ارمغانِ خیر ہے
وہ ہے مقبولِ محبانِ حضور — وہ عزیزِ عاشقانِ خیر ہے

رُوح پرور اُس کا ذکر ہر دور میں
زیب و زینِ داستانِ خیر ہے
اُس جلیل القدر کا سالِ وصال
''نہجِ اخیار'' و ''زبانِ خیر'' ہے
۸۷۰

''غُبارِ راہِ بطحا'' (۱۴۲۹ھ)
محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری

منتقلی مزار اور حالت جسد اقدس

حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی رضی اللہ عنہ کے وصال کے 77 سال بعد سعدین سلطانِ مراکش ابوالعباس سلطان احمد المعروف بہ الاعرج کے حکم سے جب آپ کے جسدِ اطہر کو قبر مبارک سے نکالا گیا تو اتنا طویل عرصہ گزرنے کے باوجود دُرود و سلام کی برکت کی وجہ سے اسی حالت میں تھا جیسا وقتِ وصال اور مرورِ زمانہ کے قطعاً کوئی آثار نمایاں نہ تھے۔

و اثر الحلق من شعر لحيته و رأسه ظاهر

حتیٰ کہ آپ کے سر اور داڑھی مبارک کے خط بھی بالکل تر و تازہ نظر آرہے تھے۔

حاکم وقت یا اس کے کہنے پر کسی شخص نے جب آپ کے چہرۂ انور کو دبایا تو فوراً اس مقام سے خون ہٹ گیا۔

فلما رفع اصبعه رجع الدم كما يقع ذلك من الحى

اور جب اس نے انگلی اٹھائی تو خون پھر اپنی جگہ واپس لوٹ آیا جیسا کہ زندہ آدمی کے ساتھ ہوتا ہے۔

آپ کے جسدِ مبارک کو مراکش کے قدیم حصہ میں دفن کیا گیا اور اس پر ایک عمارت (روضہ) بھی تعمیر کی گئی۔ علامہ یفرنی فرماتے ہیں کہ سال 1133ھ میں خلیفۂ مراکش نے آپ کے روضہ مبارک کو دوبارہ تعمیر کروایا اور سنگ بنیاد کے موقع پر ایک محفل کا انعقاد بھی ہوا۔ اسی طرح سلاطین مولای اسماعیل اور محمد بن عبداللہ کے دورِ حکومت مزارِ مبارک کی توسیع کے علاوہ بعض حصوں کو دوبارہ تعمیر کیا گیا۔

قبرِ مبارک سے کستوری کی خوشبو

حضرت علامہ مہدی الفاسی فرماتے ہیں کہ

وثبت ان رائحة المسك توجد من قبر الشيخ رضى الله عنه من كثرة صلاته على النبى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ بات ثابت ہے کہ آپ کی قبر مبارک سے کستوری کی خوشبو آتی ہے اور اس کی وجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر کثرت سے دُرود پاک پیش کرنا ہے۔

مزارِ پُر انوار

شہر مراکش کے قدیم حصے میں آپ کا مزارِ مبارک مشہور و معروف ہے اور لوگ دور دور سے آپ کے مزارِ مبارک کی زیارت کیلئے حاضر ہوتے ہیں۔ مراکش کے سات مشہور و اہم اولیائے کرام میں آپ کا بھی شمار ہوتا ہے۔

بحمد اللہ! اس مقامِ مقدس پر ہمیں بھی حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ مرکزی دروازہ سے داخل ہوں تو دائیں جانب ایک وسیع و عریض خوبصورت ہال ہے جو مراکشی فنِ تعمیر کا عظیم شاہکار نظر آتا ہے۔ اس ہال میں داخل ہوں تو بائیں جانب ایک کنارے پر **صاحب دلائل الخیرات شریف** حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی کا پُر کیف و پُر انوار مزارِ مبارک موجود ہے جس کی نورانی و روحانی کرنیں دنیا کے گوشے گوشے میں پھیل رہی ہیں۔

آپ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہونے پر اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اپنا، اپنے اہل خانہ اور جملہ دوست احباب کا ہدیۂ سلام بھی پیش کیا۔ اس کے بعد ایک مختصر سی محفل منعقد کی۔ دلائل الخیرات شریف کا وِرد کیا، ختم شریف پڑھا اور پھر سب کیلئے دعائے خیر و برکت اور اس مقامِ مقدّس و معطّر پر حاضری کی درخواست کی۔ مجلس دلائل الخیرات شریف ''کراچی'' کی طرف سے ایک خوبصورت و منقش چادر مزارِ مبارک پر پیش کی۔ اس کے بعد مجلس اور ادارہ معارفِ نعمانیہ (لاہور) کے شائع کردہ دلائل الخیرات شریف کے نسخے تقسیم کئے۔ مزارِ مبارک پر حاضری دینے والوں میں مردوں کے علاوہ خواتین بھی کثرت سے حاضری دیتی ہیں۔ نمازِ عصر کے بعد کافی تعداد میں لوگ حاضری کیلئے آتے ہیں۔ منتظمینِ دربار نے ہمیں بتایا کہ اس مقامِ مقدس پر شام کے وقت دلائل الخیرات شریف پڑھی جاتی ہے۔ ان منتظمین کو چند یادگاری علمی تحائف پیش کئے، جس کے جواب میں انہوں نے بھی دلائل الخیرات شریف کے دو نسخے اس بندۂ ناچیز کو اور ایک عدد نسخہ مجلس دلائل الخیرات شریف کیلئے بھی عطا فرمایا۔ بحمد اللہ! اب اس نسخے کو مجلس دلائل الخیرات شریف ''جامع مسجد آرام باغ کراچی'' بلا ہدیہ تقسیم اور افادۂ عام کیلئے دوبارہ شائع کر رہی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ مجلس سے متعلق تمام احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی کا مزارِ مبارک انتہائی پُر کیف، معطر اور انوار و برکات کا مظہر ہے۔ آپ کی قبرِ مبارک چاروں اطراف مکمل طور پر بند ہے۔ اوپر ایک صندوق رکھا ہوا ہے جس پر انتہائی خوبصورت کڑھائی والا غلاف چڑھا ہوا ہے۔ شب جمعہ اس مقام پر اجتماعی طور پر دلائل الخیرات شریف کا بھی وِرد ہوتا ہے۔

مختلف کتب میں مذکور ہے کہ آپ کے مزارِ مبارک پر گنبد بنا ہوا ہے۔ لیکن یہ درست نہیں ہے، سب سے پہلے آپ کے روضہ مبارک کی عمارت مراکش کے سلطان الاعرج نے تعمیر کروائی۔ اس عمارت کے متعلق حضرت علامہ محمد مہدی الفاسی نے عربی میں جو الفاظ تحریر کیئے ہیں وہ اس طرح سے ہیں۔

وبني عليه بيت کہ اس پر ایک عمارت تعمیر کی گئی (نہ کہ گنبد)

ان ممالک میں شروع سے ہی بالعموم مزارات پر گنبد کا رواج نہیں بلکہ مزارات کی عمارات کی چھتیں تکون نما ہوتی ہیں جیسے ہمارے ملک میں مری اور دیگر پہاڑی مقامات پر چھتیں ہوتی ہیں۔ حصہ تصاویر دیکھنے کے بعد آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ کسی بھی مزار پر گنبد نہیں ہے سب پر تکون نما چھتیں ہیں۔

حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی کے روضہ مبارک سے باہر نکلیں تو سامنے ایک صحن آتا ہے جس میں ایک خوبصورت فوارہ لگا ہوا ہے۔

حاضرین تبرکاً اس کا پانی پیتے ہیں اور بعض اس پانی کو اپنے ساتھ بھی لے جاتے ہیں۔
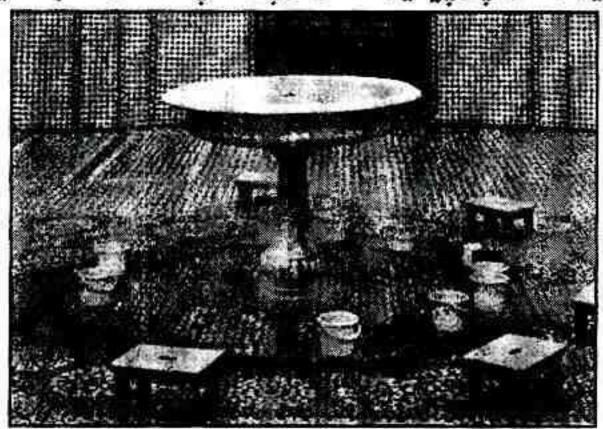
(حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی کے مزارِ مبارک کے سامنے واقع خوبصورت فوارہ)

مذکورہ صحن سے آگے کی طرف جائیں تو سامنے سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی کی مسجد کا مرکزی دروازہ آتا ہے۔ یہ مسجد وسیع رقبہ پر قائم ہے۔

(بیرونی منظر مسجد سیدنا محمد سلیمان الجزولی رضی اللہ عنہ)

روضہ مبارکہ کے پورے حصے یا کمپلیکس کو ضریح بن سیدی سلیمان اور الزاویہ الجزولیہ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

تصانیف سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی

بعض بزرگوں کا قولِ مبارک ہے کہ

اذا اردت ان تعرف مقام الرجل فی القبول عندا للہ تعالیٰ فانظر الی مؤلفاته او تلا مذته

اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں کسی شخص کا مقام ومرتبہ اور قبولیت دیکھنے کیلئے اس کی تالیفات اور شاگردوں کو دیکھا جائے۔

حضرت سیدی محمد بن سلیمان الجزولی نے خلق خدا کی راہنمائی کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف کا کام بھی سرانجام دیا مختلف کتب میں آپ کی تصانیف کے درج ذیل نام ملتے ہیں۔

☆	**دلائل الخیرات و شوارق الانور فی ذکر الصلوٰة علی النبی المختار**
	مختلف صیغوں پر مشتمل گلدستۂ دُرود وسلام اور دعاؤں کا مجموعہ (مفصل تعارف آئندہ صفحات میں)
☆	**حزب سبحان الدائم لا یزول المعروف بحزب الجزولی**

اس حزب کے بارے میں حضرت سیدی محمد بن سلیمان الجزولی کا ارشادِ مبارک ہے **وما واظب علیه الاولی و مبارک** اس کو پڑھنے کی پابندی وہی کر سکے گا جو ولی اور بابرکت ہوگا اس حزب کے متعلق حضرت ابوالعباس فرماتے ہیں کہ ہم نے کوئی شخص ایسا نہیں دیکھا جو اس کو پابندی سے پڑھتا ہو اور اسے نورانیت اور برکت حاصل نہ ہوئی ہو۔	
تصوف میں ایک کتاب (جس کے نام کا بھی پتہ نہیں چلتا)	☆
حِزبُ الفَلاح	☆
یہ ایک بابرکت دعا پر مشتمل مختصر وظیفہ ہے جس کے بارے میں سیدی شیخ صالح الشرقی کا ارشاد ہے **ما افلح من افلح الا بقرأة حزب الفلاح** (راہِ طریقت میں) حزب الفلاح کو پڑھے بغیر کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔	

اس بابرکت دعا کو یہاں درج کیا جا رہا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو اس کے پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے فیوضات سے مستفیض فرمائے۔ آمین!

(بیرونی منظر الزاویہ الجزولیہ، مراکش)
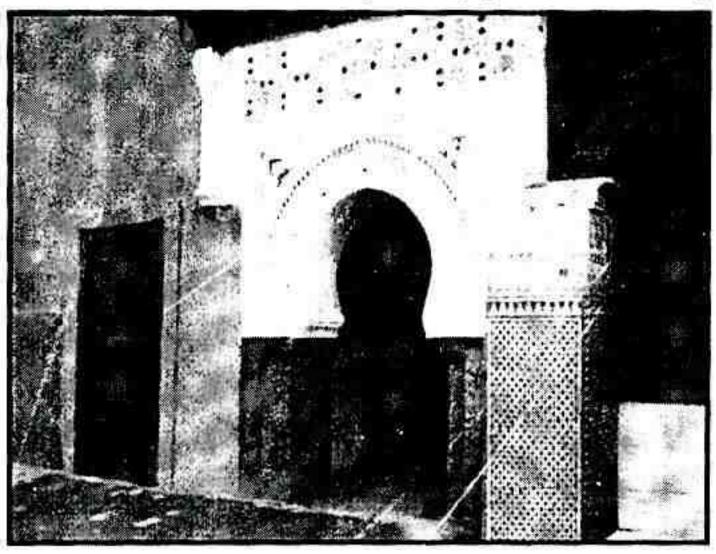
اَلـحَـمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيكٌ فِى الْـمُلْكِ وَلَـمْ يَـكُـنْ لَّـهٗ وَلِىٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا، اَلحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِىَ لَوْ لَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ لَقَدْ جَاءَ تْ رُسُـلُ رَبِّـنَـا بِالْـحَـقِّ، جَزَى اللّٰهُ عَنَّا سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّـى اللّٰـهُ عَـلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ اَفْضَلَ مَا هُوَ اَهْلُه' (تین بار) رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُـلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (تین بار) اَعُـوْذُ بِـكَـلِـمَـاتِ الـلّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (تین بار)

بِسْمِ الـلّٰـهِ الَّذِىْ لَا يَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَىْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (تین بار) سُبْحَـانَ رَبِّـىَ الْعَظِيْمِ وَبِـحَـمْـدِهٖ وَلَا حَـوْلَ وَلَا قُـوَّةَ اِلَّا بِـالـلّٰـهِ الْعَلِىِّ الْعَظِيْمِ (تین بار) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَـا بَيْـنَهُـمَـا مِنْ جَـمِيْعِ جُرْمِىْ وَ ظُلْمِىْ وَمَا جَنَيْتُه' عَلٰى نَفْسِىْ وَاُتُوْبُ اِلَيْهِ (تین بار) لَآ اِلٰـهَ اِلَّا الـلّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ (نوبار) لَآ اِلٰـهَ اِلَّا الـلّٰـهُ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (ایک بار) ثَبِّتْـنَـا يَـا رَبِّ بِـقَوْلِهَا وَانْفَعْنَا يَا رَبِّ بِفَضْلِهَا وَاجْعَلْنَا مِنْ خِيَارِ اَهْـلِهَـا وَاحْشُرْنَـا فِـىْ زُمْـرَةِ قَوْمِهَا (تین بار) آمِيْـن، آمِيْن، آمِيْن، رَبَّ الْعَالَمِيْن (ایک بار) سُوْرَةُ الْفَاتِحَه (ایک بار)

تعارف
دلائل الخیرات شریف

تعارف

دلائل الخیرات شریف کا مکمل نام جس کو مصنف نے خود کتاب کے مقدمے میں تحریر فرمایا ہے وہ اس طرح ہے۔

دلائل الخیرات و شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ و السلام علی نبی المختار

اس کی غرض وغایت بھی خود مصنف نے کتاب کے مقدمہ میں بیان کر دی ہے کہ

فالغرض فی ھذا الکتاب ذکر الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **و فضائلھا**

اس کتاب کو تحریر کرنے کی غرض وغایت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرودِ پاک اوراس کی فضیلت کو بیان کرنا ہے۔

سبب تالیف

☆ حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی رضی اللہ عنہ نے ایک لڑکی کو فضا میں پرواز کرتے ہوئے دیکھا تو اس سے پوچھا

بم نلت ھذہ المرتبۃ؟ کہ تو نے یہ مقام کس طرح حاصل کیا ہے؟

جس کے جواب میں اس نے کہا کہ

بکثرۃ الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے دُرود پاک پڑھنے کی وجہ سے

☆ حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی فاس میں قیام پذیر تھے۔ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ آپ وضو فرمانے کیلئے کنویں پر تشریف لے گئے۔لیکن اس وقت وہاں کوئی ایسی چیز میسر نہ تھی جس کے ساتھ آپ کنویں سے پانی نکالتے۔آپ اس حالت میں تھے کہ اب کیا کریں کہ اچانک ایک لڑکی جو ایک اونچی جگہ سے یہ منظر دیکھ رہی تھی اس نے آپ کا نام پوچھا جواب سن کر اس لڑکی نے کہا

انت الرجل الذی یثنی علیک بالخیر و تتحیر فیما تخرج بہ الماء من البئر

کہ آپ وہی شخصیت ہیں جن کا ہر جگہ چرچا اور تعریف ہو رہی ہے اور صرف اس بات سے پریشان ہیں کہ

کنویں سے پانی کس طرح نکالا جائے؟

وبصقت فی البئر ففاض ماء ھا حتی ساح وجه الارض

تو اس لڑکی نے کنویں میں جیسے ہی اپنا لعاب ڈالا تو پانی کنویں سے ابل کر باہر زمین پر آ گیا۔

حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی جب وضو سے فارغ ہوئے تو اس لڑکی سے کہا کہ میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ تو مجھے بتا کہ تجھے یہ مقام کیسے حاصل ہوا؟ جس کے جواب میں اس لڑکی نے کہا

بکثرۃ الصلوٰۃ علی من کان اذا مشی فی البر الاقفر تعلقت الوحوش باذیاله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہ یہ مقام مجھے اس شخصیت کبریٰ پر کثرت کے ساتھ دُرود پڑھنے کی وجہ سے حاصل ہوا ہے کہ جب آپ جنگل میں سے گزرتے تو وحشی جانور تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامنِ خیر و برکت سے لپٹ جاتے۔

فحلف یمینا ان یؤلف کتابا فی الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تو آپ نے حلف اور قسم اٹھائی کہ وہ اب دُرود پاک پر ایک کتاب تحریر کریں گے۔

پھر آپ نے اس لڑکی سے وہ صیغۂ دُرود بھی حاصل کیا جس کا وہ وِرد کیا کرتی تھی۔

شہر و مقامِ تحریر

حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی نے کتاب دلائل الخیرات شریف بلادِ مغرب کے ایک شہر فاس جسے اولیاؤں کا شہر بھی کہا جاتا ہے اس میں تحریر فرمائی۔

وانه جمع کتابه (دلائل الخیرات) من کتب خزانة جامع القرویین بفاس

آپ نے کتاب مذکورہ کو تحریر کرتے وقت **جامع قرویین** کی لائبریری میں موجود کتب سے بھی استفادہ کیا۔

دلائل الخیرات شریف کی ساتویں حزب میں وہ دُرود پاک بھی موجود ہے جس کو آپ نے اس لڑکی سے حاصل کیا تھا۔ اسے **صلاۃ البئر** کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

شہر فاس کے مدرسہ الصفارین میں آج بھی آپ کا رہائشی حجرہ معروف و مشہور ہے۔ جس کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے اسی حجرہ مبارکہ میں دلائل الخیرات شریف تحریر فرمائی۔ بروز جمعرات

15 نومبر 2007ء اس حجرہ مبارکہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا اور تصاویر بھی بنائیں جو کتاب میں موجود ہیں۔

صلاۃ البئر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَاوَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
صَلَاۃً دَائِمَۃً مَقْبُوْلَۃً تُؤَدِّیْ بِھَا عَنَّا حَقَّہٗ الْعَظِیْم

دلائل الخیرات کی شرحیں

دلائل الخیرات کی کئی شرحیں اور حواشی تحریر کئے گئے۔ چند ایک کے نام درج ذیل ہیں۔

۱-	**مطالع المسرات بجلاء دلائل الخیرات** علامہ محمد مہدی الفاسی نے دلائل الخیرات شریف کی تین شرحیں کیں۔ پھر ایک جلد میں ان کا اختصار کیا۔ اس شرح کا اردو ترجمہ علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے جو شائع ہو چکا ہے۔
۲-	**شرح شیخ زروق مغربی** رضی اللہ عنہ
۳-	**بلوغ المسرات علی دلائل الخیرات** حضرت علامہ شیخ حسن العدوی کا حاشیہ
۴-	**الدلالات الواضحات علی دلائل الخیرات** حضرت علامہ یوسف اسماعیل النبہانی رضی اللہ عنہ نے دلائل الخیرات شریف کا مختصر حاشیہ تحریر فرمایا۔

دلائل الخیرات شریف کی ترتیب

☆	مقدمہ از مصنف حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی رضی اللہ عنہ
☆	ایک فصل میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دُرود پاک کے فضائل کا بیان
☆	حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے 201 اسمائے مبارکہ
☆	مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی تصاویر

☆	حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارکہ اوراس کے وصف کا بیان
☆	کتاب آٹھ حصوں پر مشتمل ہے۔ ہر حصہ کو حزب کا نام دیا گیا ہے۔

دلائل الخیرات شریف کی مقبولیت

☆	دلائل الخیرات شریف وہ عظیم کتاب ہے جو دنیا کے کونے کونے میں پڑھی جاتی ہے۔ تمام معروف سلاسلِ طریقت کے شیوخ خود بھی اس کا وِرد کرتے ہیں اور اپنے مریدین کو بھی پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں۔
☆	بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس وظیفۂ دُرودوسلام کی قبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض خوش بختوں کو اس کتاب کی خود اجازت فرمائی۔
☆	حضرت سیدی الصدیق الفلالی، اُمی ولی اللہ ہوگزرے ہیں، آپ کو مکمل دلائل الخیرات حفظ تھی اور فرمایا کرتے تھے کہ **ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علمه اياه مناما** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں خواب میں دلائل الخیرات شریف پڑھائی تھی۔
☆	''**کشف الظنون**'' میں دلائل الخیرات کے بارے میں یہ تحریر ہے کہ **وھذا الکتاب آیة من آیات اللہ فی الصلاۃ علی النبی علیه الصلاۃ والسلام** یہ کتاب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرودِ پاک کے متعلق ایسی کتاب ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔
☆	یہ وہ عظیم کتاب ہے کہ جس کے ذریعے لوگوں کو برکت اور نور نصیب ہوتا ہے۔ **ویجدون له برکة و نورا**

اس کی برکات سے بھی ہوں محظوظ
میں نے دیکھی دلائل الخیرات

مختصراً یہ کہ جو بھی دلائل الخیرات شریف کی پابندی سے قرأت کرے گا، انشاءاللہ وہ جو حاجت بھی طلب کرے گا اسے ضرور حاصل ہوگی۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

بدلائل الخیرات کن متمسکا والزم قرأتها تنل ما تبتغی

روایت ہے کہ جو شخص بھی دلائل الخیرات شریف پڑھنے کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہِ اقدس میں حضورِ قلب سے درج ذیل اشعار بھی پڑھے گا تو انشاءاللہ اُس کی دعا ضرور قبول ہوگی۔

یا خالق الخلق یا رب العباد و من قد قال فی محکم التنزیل ادعونی

انی دعوتک مضطر أفخذ بیدی یا جامع الامر بین الکاف والنون

اطلق سراحی وامنن بالخلاص کما نجیت من ظلمات البحر ذا النون

وقال خیر الوری یاازمة انفرجی فجاء ہ النصر والتمکین فی الحین

یا رب ادعوک تعفو الیوم عن زلل فان اجرک اجر غیر ممنون

دلائل الخیرات شریف کے فیوضات

دلائل الخیرات شریف کے بے شمار فیوضات و برکات ہیں۔ بعض بزرگ اسے حلِ مشکلات کیلئے بھی مجرب قرار دیتے ہیں۔ حضرت شیخ ابی عبداللہ العربی کے ذاتی نسخۂ دلائل الخیرات کے آخر میں یہ عبارت تحریر تھی۔

مما جرب لقضاء الحوائج و تفریج الکرب قراء ة دلائل الخیرات اربعین مرة و یجتهد القاری ان یکمل هذا العدد قبل تمام اربعین یوما، فان الحاجة تقضی کائنة ما کانت ببرکة الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(دلائل الخیرات شریف کا 40 مرتبہ پڑھنا، قضائے حاجات، حلِ مشکلات اور دفعِ غم کیلئے مجرب ہے، قاری کو چاہئے کہ وہ اس وظیفہ کو چالیس دن کے اندر اندر مکمل کرلے تو انشاءاللہ درُودِ پاک کی برکت سے اس کی حاجت خواہ کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو پوری ہوجائے گی)

ملفوظاتِ مبارکہ

حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی الشاذلی رضی اللہ عنہ نے ایک بار فرمایا کہ

اکتبوا ما سمعتم منی فانی واسطة بینکم و بین الخلق

تم جو کچھ مجھ سے سن رہے ہو اس کو محفوظ کرلو، کیونکہ میں تمہارے اور رب تعالیٰ کے درمیان واسطہ ہوں۔

حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی کے چند ملفوظاتِ مبارکہ خیر و برکت کیلئے درج کرتے ہیں اور اگر ہم ان پر عمل پیرا ہونے کی بھی کوشش کریں تو انشاء اللہ خیر و برکت کے ساتھ ساتھ ہمیں دین و دنیا میں کامیابی نصیب ہوگی۔ یہ تمام ملفوظاتِ مبارکہ حضرت شیخ عباس بن ابراہیم کی تالیف **الاعلام بمن حل مراکش و اغمات من الاعلام** (جلد پنجم) سے اخذ کیے ہیں۔

☆	**علیکم بذکر الله العظیم، والصلاة علی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم و زیارة اولیاء الله** اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذکرِ عظیم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود شریف اور اولیائے کرام کی زیارت کو اختیار کرو۔
☆	**الشیخ الواصل حبل الله فی ارضه فمن تعلق به وصل، واما غیر الواصلین فمن تعلق به انقطع** کامل شیخ زمین پر اللہ تعالیٰ کی رسی کی مانند ہے جس نے اس کے ساتھ تعلق جوڑا وہ بھی کامل ہوا اور جو غیر کاملین کے ساتھ تعلق جوڑتا ہے وہ ناکام ہوتا ہے۔
☆	**لیس کل داع وجب اتباعه** ہر دعویٰ کرنے والے کی اطاعت ضروری نہیں
☆	**قل للعلماء طوبی لکم ان کنتم مخلصین لا ینفع عمل بلا اخلاص** فرمایا کہ علماء کو بشارت دے دو اگر وہ مخلص ہیں کیونکہ عمل بغیر خلوص فائدہ نہیں پہنچاتا

☆	**من تأدب مع شيخه تأدب مع ربه** جس نے اپنے شیخ کے ساتھ ادب اختیار کیا اس نے اپنے رب کے ساتھ ادب اختیار کیا۔
☆	**مخالطة العموم تذهب بنور القلوب و هيبة الوجه** عام لوگوں سے ملنے کی وجہ سے دلوں کا نور اور چہرے کی ہیبت جاتی رہتی ہے۔
☆	**اهربوا من مجالس الفجار، من جلس مع الفجار قسا قلبه، ومن جالس الابرار استنار قلبه، ومن استنار قلبه جال روحه** برے لوگوں کی مجلس سے دور رہو، جو برے لوگوں کی مجلس میں بیٹھتا ہے اس کا دل سخت ہو جاتا ہے، جو نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھتا ہے اس کا دل منور ہو جاتا ہے اور جس کا دل منور ہو جاتا ہے اس کی روح کو جلا مل جاتی ہے۔
☆	**العلم دواء والجهل داء** علم دوا ہے اور جہالت بیماری ہے۔
☆	**الوسواس يأتيك من مجالسة اهل السوء** برے لوگوں کی مجلس میں بیٹھنے سے وسواس آتے ہیں۔

اس بابرکت تذکرے کا اختتام بھی حضرت امام جزولی کی دعا سے کرتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ امْنُنْ عَلَيْنَا بِصَفَاءِ الْمَعْرِفَةِ، وَهَبْ لَنَا صَحِيْحَ الْمُعَامَلَةِ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكَ عَلَى السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَ صِدْقَ التَّوَكُّلِ عَلَيْكَ وَ حُسْنَ الظَّنِّ بِكَ، وَامْنُنْ عَلَيْنَا بِكُلِّ مَا يُقَرِّبُنَا اِلَيْكَ مَقْرُوْنًا بِالْعَفْوِ فِى الدَّارَيْنِ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو سیدی محمد بن سلیمان الجزولی الشاذلی رضی اللہ عنہ کے فیوضات و برکات سے مستفیض فرمائے۔

2- سیدی ابُو العباس السبتی رضی اللہ عنہ

حضرت سیدی ابُو العباس سبتی رضی اللہ عنہ مورو کو کے ایک شہر "سبتہ" میں 524ھ اس عالمِ آب و گل میں تشریف لائے۔ آپ کا پورا اسمِ مبارک ابُو العباس احمد بن جعفر الخزرجی السبتی ہے۔ آپ ابھی بچے ہی تھے کہ آپ کے والد گرامی اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم شہرِ "ططوان" میں حاصل کی اور 20 سال کی عمر میں مراکش تشریف لے گئے۔ علم دین حاصل کرنے کیلئے حضرت ابی عبداللہ الفخار رضی اللہ عنہ کے درس میں حاضر ہوتے جو اس وقت کے استاد العلماء تھے جن سے حضرت قاضی عیاض مالکی رضی اللہ عنہ نے بھی علمِ دین حاصل کیا تھا۔ آپ فصیح اللسان اور قادر الکلام بزرگ تھے۔ کسی بھی موضوع پر کوئی شخص آپ سے کوئی بھی سوال کرتا تو آپ اس کو ایسا مکمل جواب دیا کرتے کہ سوال کرنے والا شخص مطمئن ہو جاتا۔ غریب لوگوں سے بے حد محبت فرماتے۔ یہ آپ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ شہر میں گشت کرتے اور لوگوں کو سختی سے نمازِ پنجگانہ کی تلقین کرتے۔ محتاجوں، مستحقوں اور بالخصوص نابینا افراد کی امداد کیلئے لوگوں کو ترغیب دیتے اور اغنیاء لوگوں سے ان کیلئے صدقات جاری کرواتے۔ آپ کے زمانہ مبارکہ میں مراکش ایک ایسا شہر تھا کہ جہاں کوئی نابینا شخص بھوکا نہیں سوتا تھا۔ جس وقت ہم آپ کے مزارِ مبارک پر حاضری دینے کیلئے مرکزی دروازے سے اندر داخل ہوئے تو دیکھا دائیں طرف ایک ہال میں بے شمار نابینا افراد اب بھی موجود رہتے ہیں اور زائرین اور عام لوگ ان کی مدد کرتے ہیں۔

سیدی ابُو العباس رضی اللہ عنہ ناداروں اور نابیناؤں میں بہت زیادہ مقبول تھے اور ان تمام لوگوں کو ہر روز بعد نمازِ مغرب آپ کے حجرہ سے خیرات تقسیم کی جاتی تھی۔ آپ کا زاویہ خدمتِ خلق اور لوگوں کی اصلاح کا ایک بہت بڑا مرکز بن گیا تھا۔ آپ کی جملہ تعلیمات کا مختصر ماحاصل یہ ہے کہ "**اصل الخیر فی الدنیا والآخرة الاحسان و اصل الشر البخل**" دونوں جہانوں میں بھلائی کی حقیقت احسان اور خدمت ہے اور شر کی اصل بخل ہے۔

سلطان یعقوب المنصور کو آپ سے انتہائی عقیدت و محبت تھی۔ اس نے آپ کو رہائش کیلئے گھر، مدرسہ اور زاویہ کیلئے عمارت عطا کی۔ آپ کی بے شمار کرامات بیان کی جاتی ہیں۔ ایک مرتبہ شہر کے لوگ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور بارش کیلئے دعا کی درخواست کی۔ آپ امراء سے مخاطب ہوئے، فرمایا! سنو، تم

ظالم لوگوں کی وجہ سے بارش نہیں ہو رہی۔ تم غرباء اور مساکین لوگوں پر فوری صدقہ و خیرات کرو۔ بارش کیلئے میں بارگاہِ خداوندی میں التجا کرتا ہوں۔ جیسے ہی ان امیر لوگوں نے صدقہ و خیرات دیا۔ آپ نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اور ساتھ ہی بارانِ رحمت کا نزول شروع ہو گیا۔

سیدی ابُو العباس السبتی رضی اللہ عنہ کی شہرت مراکش سے نکل کر الجزائر تک پہنچ گئی اور مشکل کے وقت لوگ آپ کے اسمِ مبارک کا نعرہ لگاتے۔ 601ھ میں آپ کا وصال ہوا اور قدیم شہر میں دفن ہوئے۔ سعدی سلطان ابُو فارس نے اپنے مختصر دورِ حکومت میں مسجد اور مدرسہ کی تعمیر کروائی، جبکہ علوی سلطان مولای اسماعیل نے آپ کا خوبصورت مزار اور زاویہ تعمیر کروایا۔ اس پورے کمپلیکس کو "**الزاویہ العباسیہ**" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ کثرت سے لوگ آپ کے مزارِ مبارک پر حاضری دیتے ہیں۔ مراکش شہر کی اس عظیم ہستی کی بارگاہِ اقدس میں ہم گناہگاروں کو بھی حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ سلام پیش کیا اور آپ کے مزارِ مبارک پر چادر کا نذرانہ پیش کیا۔ اپنے احباب کیلئے دعا کی۔ آپ کا مزارِ مبارک انتہائی خوبصورت انداز میں بنا ہوا ہے اور صفائی کا بھی بہترین انتظام ہے۔ صحن کے وسط میں ایک فوارہ چل رہا ہے جس سے زائرین تبرکاً پانی بھی پیتے ہیں۔ اس مقدس مقام پر حاضری کے بعد ہم ایک اور اہم شخصیت سیدی عبدالعزیز التّباع رضی اللہ عنہ کے مزارِ مبارک کی طرف چل پڑے۔
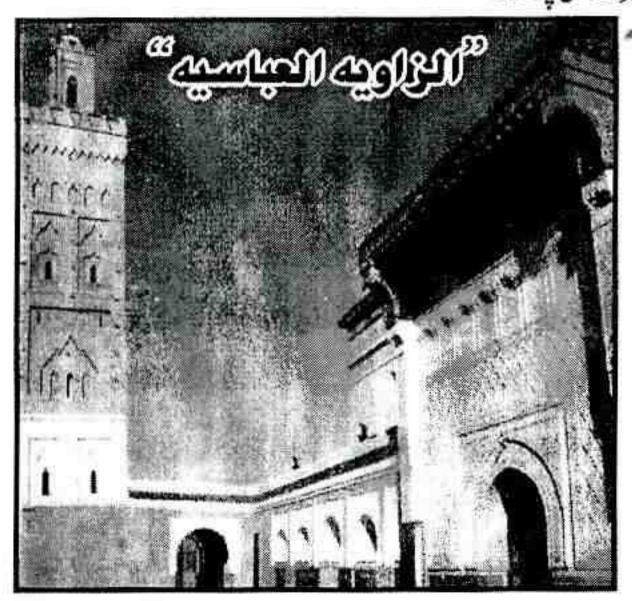
3- سیدی عبدالعزیز التبّاع رضی اللہ عنہ

سیدی عبدالعزیز تباع کا شمار بھی مراکش کے سات مشہور اولیائے کبار میں ہوتا ہے۔ آپ سیدی محمد بن سلیمان الجزولی رضی اللہ عنہ کے مرید وخلیفہ ہوگزرے ہیں۔ آپ کوتباع الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ کیونکہ آپ نے ساری زندگی اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بسر کی۔

4- سیدی القاضی عیاض مالکی رضی اللہ عنہ

سیدی عبدالعزیز تباع رضی اللہ عنہ کے مزارِ مبارک پر حاضری دینے کے بعد شہر کے ایک سرے پر فصیل کے اندر حضرت قاضی عیاض مالکی رضی اللہ عنہ کے مزارِ مبارک کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ مراکش کی اتنی عظیم شخصیت ہیں کہ آپ کے بارے میں کہا جاتا ہے **"لو لا عیاض لما ذکر المغرب"** اگر حضرت عیاض نہ ہوتے تو ملکِ مغرب کا کہیں تذکرہ بھی نہ ہوتا۔

آپ کا اسمِ مبارک عیاض بن موسیٰ بن عیاض الیحصبی اور کنیت ابُو الفضل ہے۔ آپ کی ولادتِ سعادت ملکِ مغرب کے شہر **"سبتہ"** میں شعبان 476ھ میں ہوئی۔ آپ کے اجداد اندلس کے رہنے والے تھے جو نقلِ مکانی کر کے پہلے فاس تشریف لائے اور پھر شہرِ سبتہ میں مقیم ہو گئے۔ آپ نے اپنا ابتدائی زمانہ سبتہ میں گزارا۔ 20 سال کی عمر میں حافظ الحدیث حضرت ابُوعلی غسانی نے آپ کو روایتِ حدیث کی اجازت عطا فرمائی۔ ان کے وصال کے بعد آپ اندلس تشریف لے گئے جہاں سینکڑوں اساتذہ سے علوم وفنون حاصل کئے اور احادیث مبارکہ کا ایک بڑا ذخیرہ جمع کیا۔

حضرت قاضی عیاض مالکی رضی اللہ عنہ علمِ حدیث، لغت، نحو، انساب اور بے شمار علوم میں اپنے وقت کے امام تھے۔ ایک طویل عرصہ سبتہ میں ہی قضاء کے عہدے پر کام کیا۔ پھر غرناطہ تشریف لے گئے وہاں بھی قضاء کا کام آپ کے سپرد ہوا لیکن کچھ عرصہ بعد قرطبہ واپس تشریف لے آئے جہاں پر آپ قاضی القضاء کے عہدہ پر فائز رہے۔

حضرت قاضی عیاض مالکی رضی اللہ عنہ بے شمار کتب کے مصنف ہیں لیکن آپ کی جس کتاب کو سب سے زیادہ شہرت اور قبولیت کا شرف حاصل ہوا وہ کتاب **"الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"** ہے۔ یہ بابرکت کتاب 535ھ میں لکھی گئی۔ کتاب کی مقبولیت اور شہرت کا اندازہ لگانے کیلئے چند سطور پیشِ خدمت ہیں۔

☆	حضرت امام ذہبی "**تذکرۃ الحفاظ**" میں فرماتے ہیں کہ حضرت قاضی عیاض مالکی رضی اللہ عنہ کے بھتیجے نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ حضرت قاضی عیاض مالکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سونے کے تخت پر تشریف فرما ہیں۔ یہ عظیم مقام و مرتبہ دیکھ کر وہ حیران ہو گئے۔ جس پر حضرت قاضی عیاض مالکی نے اپنے بھتیجے سے ارشاد فرمایا کہ کتاب الشفاء کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور اس کو اپنے لئے دلیلِ راہ بناؤ۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت قاضی عیاض مالکی کو یہ مقام و مرتبہ کتاب الشفاء تحریر کرنے کی وجہ سے ملا۔
☆	ڈاکٹر محمد ابُو شھبہ اپنی کتاب "**السیرۃ فی ضوء القرآن والسنۃ**" میں فرماتے ہیں "**کتاب لو کتب بالذھب او وزن بالجوھر لکان قلیلاً علیہ**" کہ اگر اس کتاب کو سونے کے پانی سے لکھا جائے اور جواہرات سے تولا جائے تو تب بھی بہت کم ہے۔
☆	حضرت علامہ حاجی خلیفہ (م 1061ھ) اپنی کتاب "**کشف الظنون**" میں شفاء شریف کے بارے میں فرماتے ہیں "**وھو کتاب عظیم النفع، کثیر الفائدہ، لم یؤلف مثلہ فی الاسلام**" کہ کثرت سے فائدہ پہنچانے والی یہ عظیم کتاب ہے اور اسلام میں اس کی مثال کوئی کتاب نہیں۔
☆	حضرت علامہ الخفاجی (م 1069ھ) اپنی کتاب "**نسیم الریاض**" میں شفاء شریف کے متعلق تحریر فرماتے ہیں "**کتاب قدرہ جلیل**" کہ یہ بہت قدر و قیمت والی کتاب ہے۔ **نسیم الریاض** میں ہی سلف صالحین سے روایت ہے کہ اس کتاب کا پڑھنا بیماریوں سے شفاء اور مشکلات سے نجات حاصل کرنے کیلئے مجرب عمل ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے اس کتاب کے پڑھنے والا ڈوبنے، جلنے اور طاعون جیسی مصیبتوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اسی کتاب کے بارے میں ہے کہ جس گھر میں یہ کتاب ہوگی وہاں انشاء اللہ جادو اثر نہیں کرے گا۔

☆	بعض جلیل القدر شیوخ اس کتابِ مبارک کو سورج سے تشبیہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "**کانت الشمس تطلع علی الناس من المشرق، وتغرب فی المغرب و جاء نا نحن اهل المشرق شمس اخری من المغرب الاقصیٰ وهی کتاب الشفاء لعیاض**" (اہلِ دنیا پر سورج مشرق سے طلوع ہوتا ہے اور مغرب میں غروب ہوتا ہے،
	ہم اہلِ مشرق کیلئے مغرب بعید سے ایک اور سورج طلوع ہوا ہے اور وہ سورج حضرت قاضی عیاض مالکی کی کتاب "الشفاء" ہے۔
☆	بعض بزرگ ادباء وشعراء نے شفاء شریف کی منظوم تعریف اس طرح فرمائی ہے۔ **عوضت جنات عدن یا عیاض** **عن الشفاء الذی الفته عوض** اے قاضی عیاض آپ کو کتاب "الشفاء" تالیف کرنے کے بدلے جنتِ عدن دی جائے گی۔ **جمعت فیه احادیثاً مصححة** **فهو الشفاء لمن فی قلبه مرض** آپ نے اس میں احادیث صحیحہ جمع کی ہیں اس لئے یہ کتاب ہر مریضِ قلب کیلئے شفاء ہے۔
☆	یہ کتاب نہ صرف بلادِ مغرب بلکہ پوری دنیا میں مشہور ومقبول ہوئی۔ "**حتی ان الجند فی المغرب العربی کانوا یقسمون علی البخاری والشفاء**" (حتیٰ کہ بلادِ مغرب میں افواج سے بخاری شریف اور شفاء شریف پر حلف لیا جاتا تھا۔)
☆	کتاب الشفاء شریف کی بے شمار شرحیں لکھی گئیں۔ اس وقت بندہ کے پیشِ نظر شفاء شریف کا جو عربی نسخہ ہے اس میں چالیس کے قریب شروح کے اسماء اور ان کے مؤلفین کے نام موجود ہیں۔
☆	کتاب الشفاء شریف کے ہزاروں قلمی نسخہ جات دنیا بھر کی لائبریریوں میں موجود ہیں۔

مختصراً یہ کہ حضرت قاضی عیاض مالکی رضی اللہ عنہ کے نام کی بقاء کا اصل سبب بھی یہی کتاب ہے۔

حتیٰ کہ بعض شارحینِ حدیث جہاں "**قال القاضی**" فرماتے ہیں تو اس سے مراد حضرت قاضی عیاض مالکی رضی اللہ عنہ ہی ہوتے ہیں۔

حضرت قاضی عیاض مالکی رضی اللہ عنہ زندگی کے آخری دور میں اپنے آبائی وطن سبتہ تشریف لے آئے۔ لیکن بعد میں مراکش کو شرف بخشنے کیلئے اس شہر میں مستقل مقیم ہو گئے۔ بالآخر شہر سبتہ میں پیدا ہونے والا یہ علم وفضل کا درخشندہ ستارہ اس امت کو حقوق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آگاہ کرنے کے بعد شہر مراکش میں 9 جمادی الثانی 544ھ اپنے رب کی بارگاہِ اقدس میں پیش ہوگیا۔ آپ کا مزارِ مبارک مراکشی اور اندلسی طرزِ تعمیر کا حسین شاہکار ہے۔ آپ کے مزارِ مبارک پر حاضر ہوئے، سلام پیش کیا اور آپ کے مزارِ مبارک پر چادر کا نذرانہ پیش کیا۔ نمازِ ظہر کا وقت تنگ ہو رہا تھا، لہٰذا آپ کے مزارِ مبارک کے قریب ہی جماعت کروائی اور کچھ دیر آپ کی بارگاہِ اقدس میں ٹھہرنے کے بعد سیدی یوسف بن علی رضی اللہ عنہ کے مزارِ مبارک کی طرف روانہ ہوئے۔

5- سیدی یوسف بن علی رضی اللہ عنہ

حضرت قاضی عیاض مالکی رضی اللہ عنہ کے مزارِ مبارک پر حاضری کے بعد سیدی یوسف بن علی رضی اللہ عنہ کے مزارِ مبارک پر حاضری کا شرف حاصل کیا۔ اس عظیم ہستی کا شمار بھی مراکش کے سات اولیاء میں ہوتا ہے۔ ان اولیائے کرام کے مزارات پر حاضری کی جو ترتیب ہمیں مقامی حضرات نے بتائی وہ اس طرح سے ہے۔ سب سے پہلے سیدی یوسف بن علی رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضری دینی چاہئے۔ پھر قاضی عیاض مالکی، سیدی ابو العباس سبتی، سیدی سلیمان الجزولی، سیدی عبدالعزیز التباع، سیدی ملک القصور رضوان اللہ علیہم اجمعین اور سب سے آخر میں حضرت امام السہیلی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری دینی چاہئے۔

حضرت سیدی یوسف بن علی رضی اللہ عنہ کا شمار اولیاء متقدمین میں ہوتا ہے۔ آپ کا مزارِ مبارک ایک تہہ خانہ میں ہے۔ منتظمِ مزار نے جب دیکھا کہ ہم غیر ملکی ہیں تو انہوں نے ہماری رہنمائی کرتے ہوئے بتایا کہ سیدی یوسف بن علی رضی اللہ عنہ کا اصل مزارِ مبارک نیچے ہے اور اوپر صرف نشانی کیلئے لکڑی کا ایک صندوق بطورِ تعویذ قبر رکھا ہوا ہے جس پر چادریں پڑی رہتی ہیں۔ ہم نے بھی تہہ خانہ میں اتر کر اصل قبرِ مبارک پر حاضری کا شرف حاصل کیا۔ فاتحہ اور دعا کے بعد اوپر آئے اور منتظم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ایک اور عظیم شخصیت کے مزارِ مبارک کی طرف چل پڑے۔

6- سیدی ابُو محمد عبدالله الغزوانی المعروف به مُلک القصور رضی اللہ عنہ

سیدی ابُو محمد عبداللہ الغزوانی رضی اللہ عنہ جو کہ مراکش میں مُلک القصور کے نام سے مشہور ہے۔ ان کا شمار بھی سات اولیائے کرام میں ہوتا ہے۔ ان کے مزارِ مبارک پر حاضری کیلئے پہنچے تو کافی تعداد میں خواتین وحضرات مزارِ مبارک کے اِرد گرد تشریف فرما تھے۔ مراکش بلکہ پورے ملک میں دیکھا گیا ہے کہ اکثر مزاراتِ مبارکہ پر لوگ چادروں کے علاوہ موم بتیوں کا بھی نذرانہ پیش کرتے ہیں۔

آپ کا اسمِ مبارک ابُو محمد عبداللہ اور غزوان کی نسبت سے غزوانی کہلاتے ہیں۔ آپ بیشمار القابات سے یاد کئے جاتے ہیں جن میں چند ایک درج ذیل ہیں۔ **الشیخ، الامام، العلامة، الصوفی، المحقق، المدقق، برکة العصر، امام الدھر، شیخ المشائخ و سید اھل زمانه.** حضرت عبدالعزیز التباع رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد شاذلیہ جزولیہ سلسلہ کی قیادت آپ کے حصہ میں آئی جس کے بارے میں مشائخ نے کافی عرصہ پہلے پیش گوئی فرمادی تھی۔ آپ کا تاریخ وصال 935ھ ہے۔

آپ کی بارگاہ میں حاضری اور دعا کے بعد عظیم تاریخی مسجد "مسجدِ قطوبیہ" کی طرف روانہ ہوئے۔ اس کا طویل اور بلند و بالا مینار بہت دور سے نظر آتا ہے۔ قیامِ مراکش کے دوران اس قدیم و تاریخی مسجد میں نمازیں پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ یہاں پر دیکھا گیا کہ ہر روز بعد از نمازِ مغرب لوگ دائرہ کی صورت میں بیٹھ کر تلاوتِ قرآن پاک میں مصروف رہتے ہیں۔

7- سیدی امام عبدالرحمن السھیلی رضی اللہ عنہ

آپ کا شمار بھی **سبعة الرجال الصالحین** میں ہوتا ہے۔ آپ یہاں پر امام السہیلی کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کا مکمل اسمِ گرامی علامہ ابُو القاسم عبدالرحمٰن السہیلی ہے۔ سیرت ابن ہشام کی کافی تعداد میں شرحیں لکھی گئیں لیکن ان شرحوں میں جو شرح سب سے زیادہ مقبول ہوئی وہ امام السہیلی کی شرح **"الروض الانف"** ہے۔ سیرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ کتاب پانچ جلدوں میں طبع ہوئی۔

حضرت امام سہیلی بے شمار علوم و فنون سے متصف تھے۔ آپ محدث بھی تھے اور مفسر بھی، فقیہ بھی تھے اور ماہر انساب بھی۔ آپ کی مذکورہ بالا شرح میں ان تمام حیثیتوں کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ انہی علمی خوبیوں کی وجہ سے ابن ہشام کی وہ شرح جو حضرت علامہ سہیلی رضی اللہ عنہ نے **"الروض الانف"** میں فرمائی وہ بہت جلد دنیائے اسلام میں مقبول ہوگئی اور بعد میں آنے والے ہر سیرت نگار نے اس عظیم کتاب سے استفادہ کیا۔

حضرت امام سہیلی رضی اللہ عنہ اندلس کے ایک شہر **"مالقہ"** کے رہنے والے تھے۔ آپ تقویٰ اور زہد و استغناء میں عظیم شہرت رکھتے تھے۔ 581ھ میں وصال فرمایا۔ آپ کا مزارِ مبارک مقابرِ سلاطین سعدی کے قریب شہر کے ایک سرے پر ایک وسیع و عریض قبرستان میں واقع ہے۔ آپ کے مزارِ مبارک پر حاضر ہوئے، چادر کا نذرانہ پیش کیا۔ مزارِ مبارک انتہائی خوبصورت انداز میں تعمیر کیا گیا ہے۔ کچھ دیر قیام کے بعد بانی شہرِ مراکش کے مقبرہ کی طرف روانہ ہوئے۔

مقبرہ یوسف بن تاشفین

مرابط حکمران یوسف بن تاشفین کا مقبرہ بھی مراکش میں ہے۔ اس شہر کے بانیوں میں آپ کا نام سرفہرست آتا ہے۔ یوسف بن تاشفین نے ہی شہرِ مراکش کو اپنا دارالخلافہ بنایا۔ بانی مراکش 410ھ میں پیدا ہوئے۔ 454ھ میں مراکش شہر کی بنیاد رکھی اور 500ھ میں انتقال ہوا، آخری آرام گاہ شہرِ مراکش میں ہی بنی۔ اندلس کے مسلمانوں کو یکجا کرنے میں آپ نے بہت زیادہ کردار ادا کیا۔ شہنشاہ مورو کو جلالۃ الملک محمد الخامس نے آپ کا مقبرہ تعمیر کروایا۔ لوگ اس عظیم مسلم حکمران کے مقبرہ پر حاضری دیتے ہیں اور فاتحہ پڑھتے ہیں۔

شہرِ مراکش میں ہماری آمد صرف زیاراتِ مقدسہ پر حاضری کیلئے تھی۔ اس لئے تین دن قیام کے دوران ان عظیم بزرگانِ دین کے مزارات پر حاضری دینے کے بعد علم و عرفان کے ایک اور مرکز مشہور و معروف قدیم تاریخی شہر فاس روانہ ہوئے۔

مراکش
بیرونی منظر مزارِ مبارک حضرت سیدی محمد بن سلیمان الجزولی الشاذلی رضی اللہ عنہ
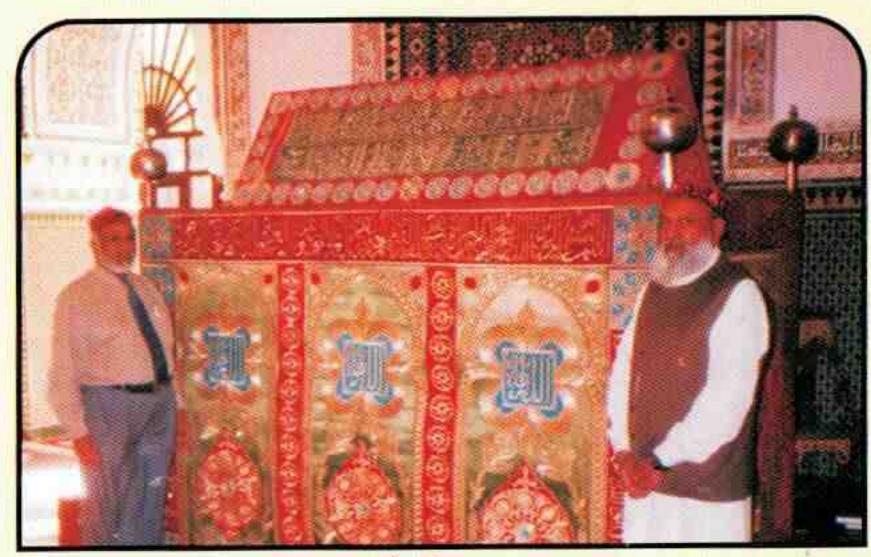
مزارِ پُر انوار صاحب دلائل الخیرات شریف
دائیں (محمد نواز عادل)، بائیں (افتخار احمد حافظ قادری، مصنف کتاب ہذا)

مراکش
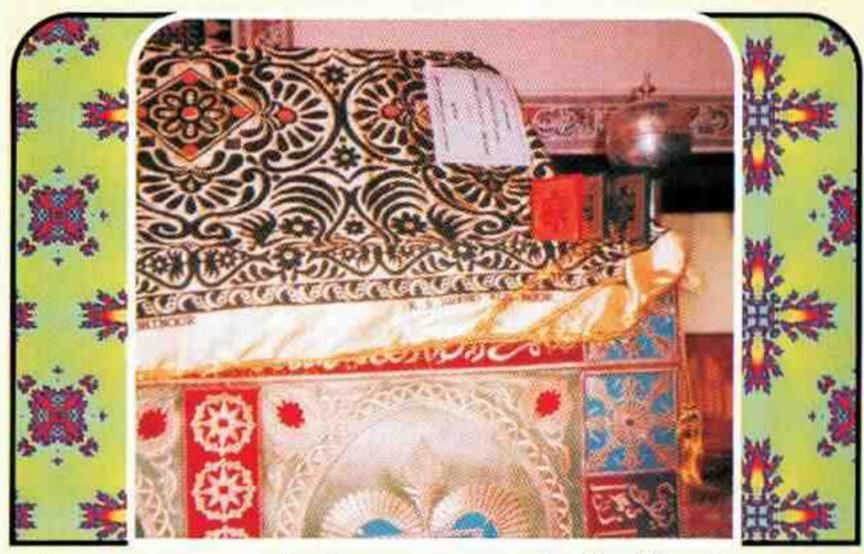
مجلس دلائل الخیرات شریف (کراچی) کی طرف سے
بارگاہِ امام جزولی رضی اللہ عنہ میں چادر کا نذرانہ
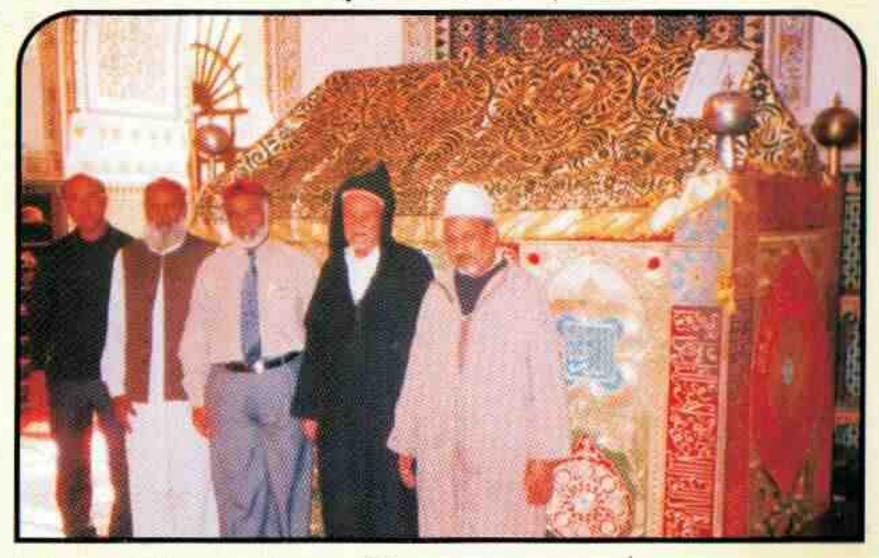
ہدیۂ چادر پیش کرنے کے بعد منتظمین کے ہمراہ

مراکش
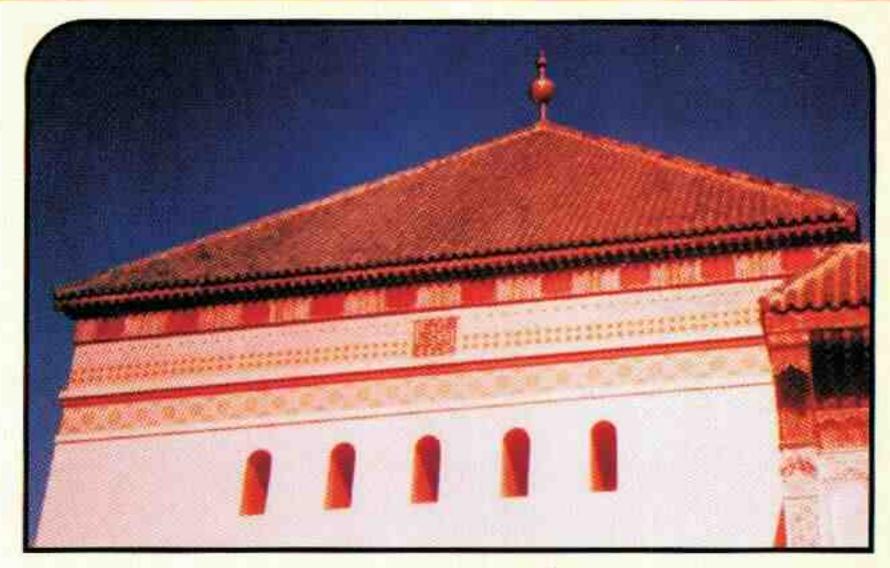
حضرت سیدنا ابو العباس السبتی رضی اللہ عنہ کے مزارِ مبارک کا بیرونی منظر

مزارِ مبارک حضرت سیدنا ابو العباس السبتی رضی اللہ عنہ کا اندرونی منظر

بیرونی منظر مزارِ مبارک حضرت قاضی عیاض مالکی رضی اللہ عنہ
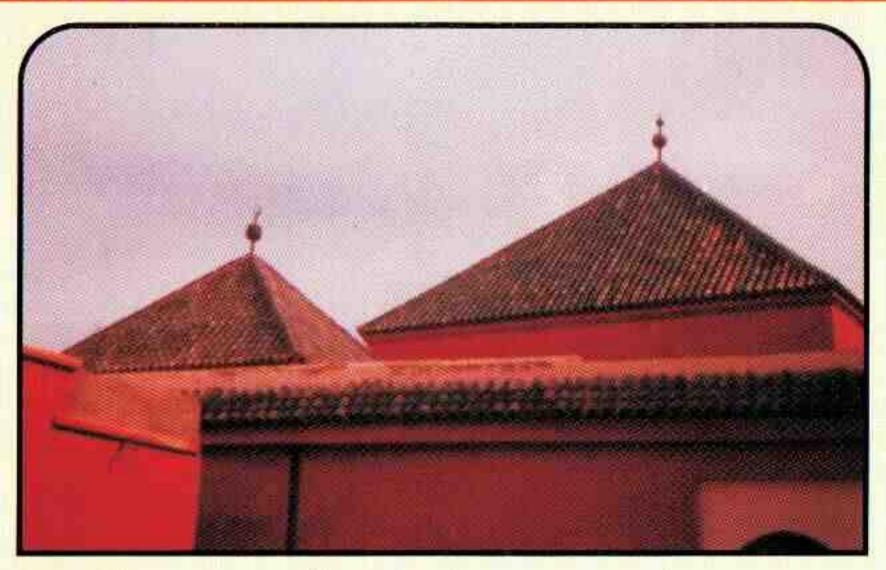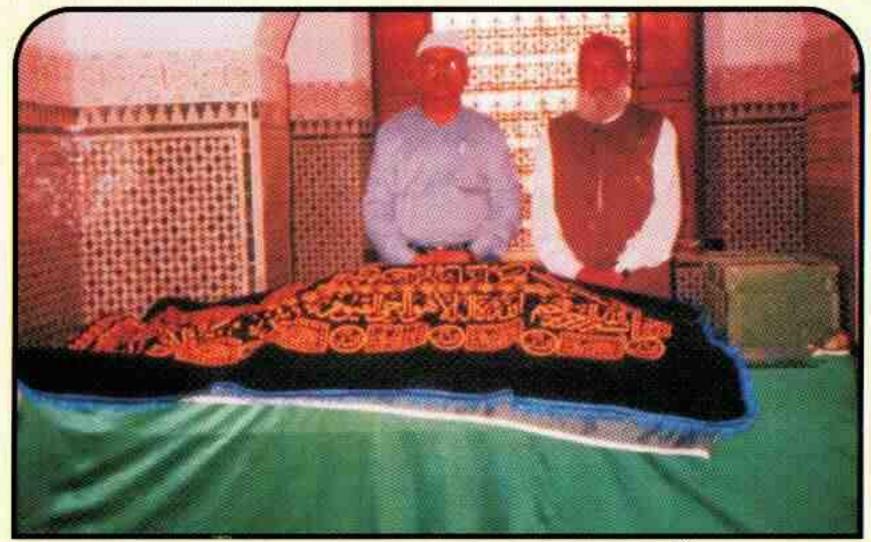
سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ ڈھوک قاضیاں شریف کی طرف سے
صاحب ''الشفاء'' شریف کے مزارِ پُر انوار پر چادر پیش کی گئی
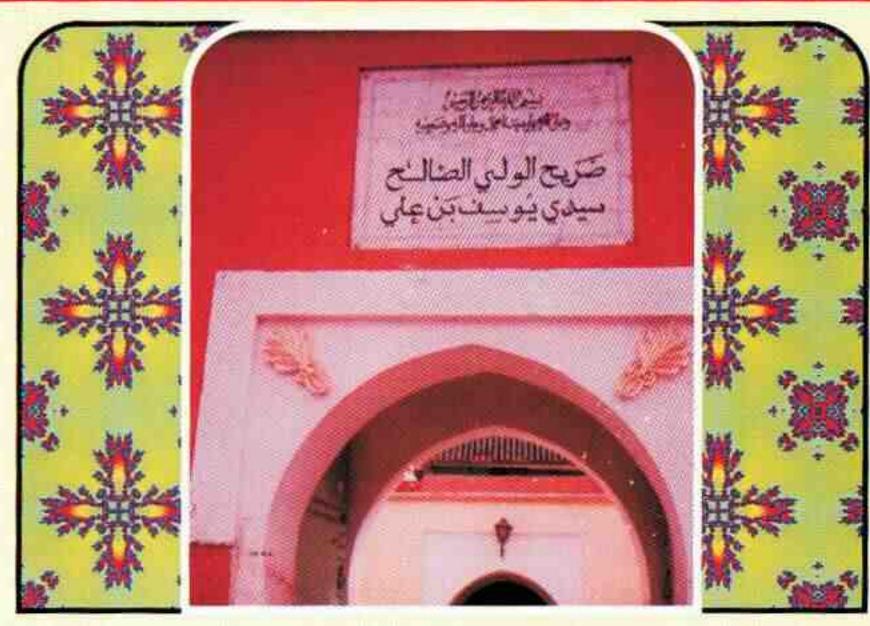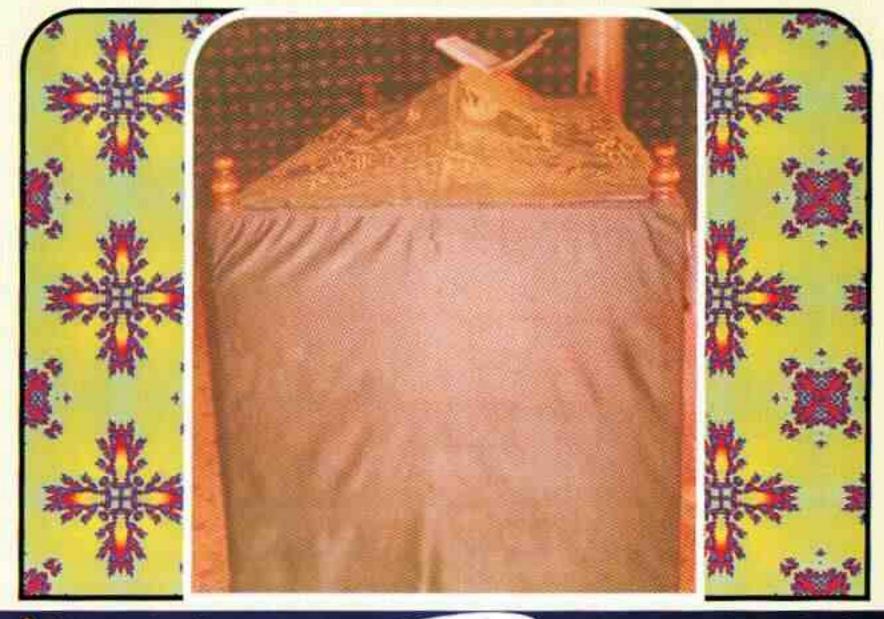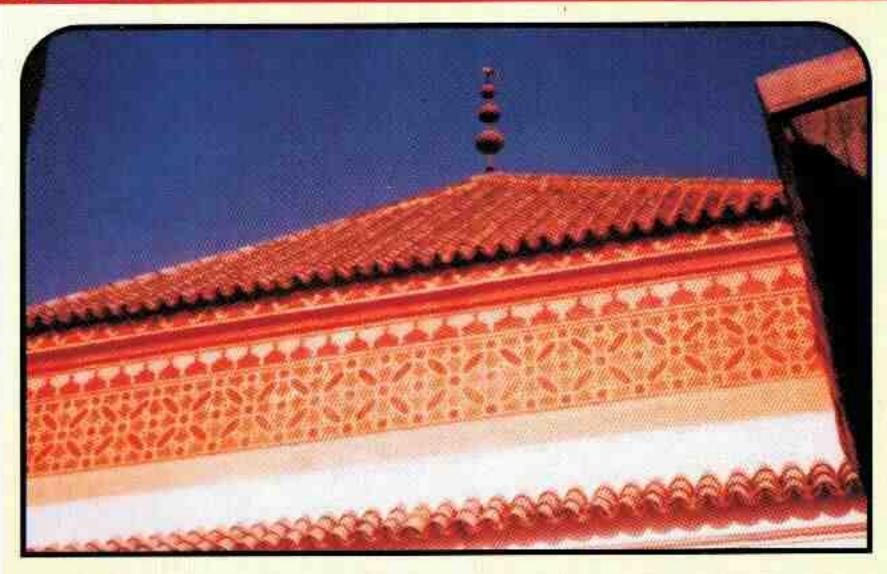
مراکش

مزارِ مبارک حضرت سیدی یوسف بن علی رضی اللہ عنہ

مراکش

بیرونی منظر مزارِ مبارک سیدی عبدالعزیز تبّاع رضی اللہ عنہ
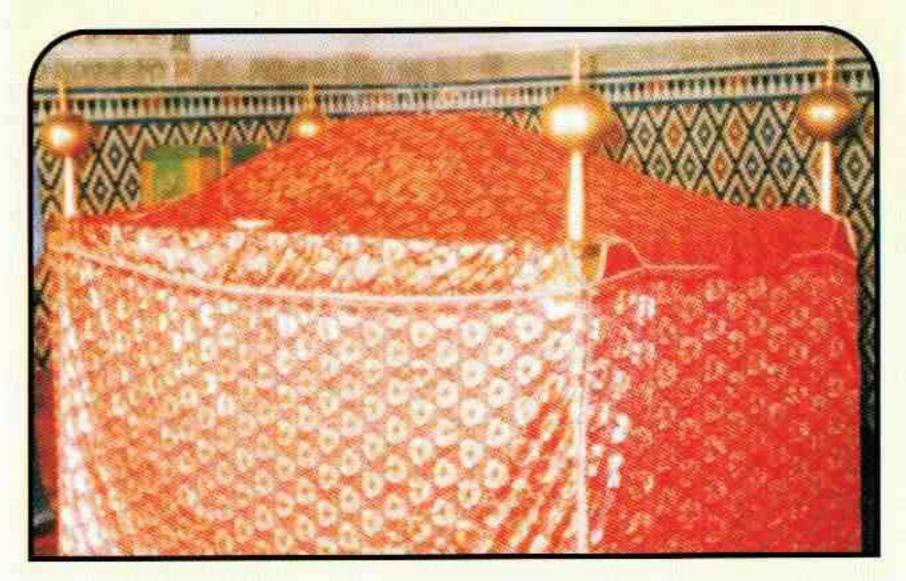
مزارِ پُر انوار تبّاع الرسول سیدی عبدالعزیز رضی اللہ عنہ
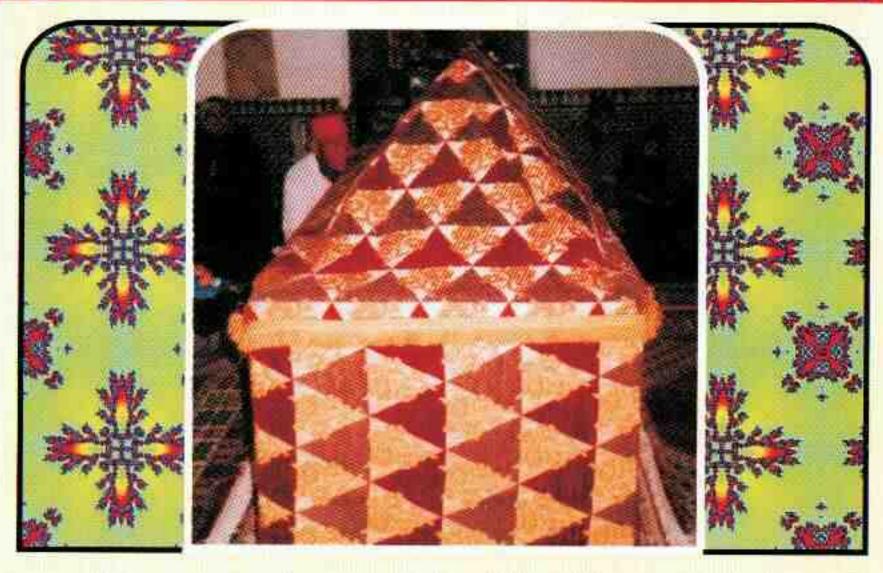
مزارِ مبارک حضرت ابو محمد عبداللہ الغزوانی الشاذلی رضی اللہ عنہ المعروف بہ ملك القصور
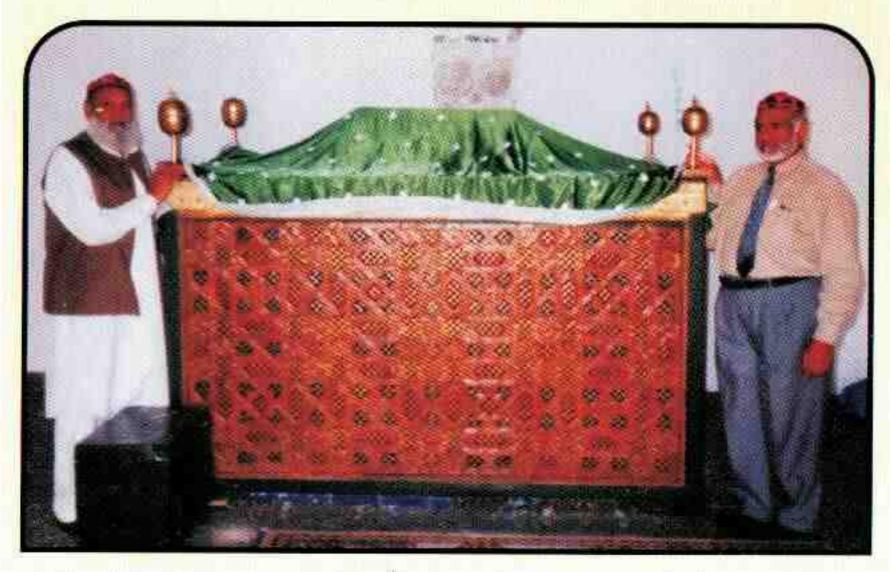
مزارِ پُر انوار حضرت سیدی امام السہیلی رضی اللہ عنہ
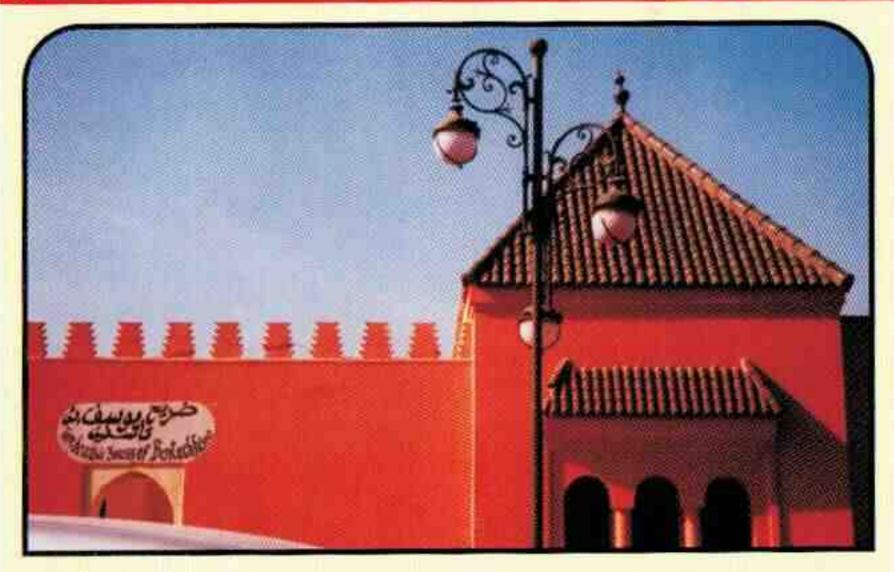
بیرونی منظر مقبرہ یوسف بن تاشفین (متوفی 500 ہجری)

مقبرہ بانی شہرِ مراکش فخرِ مرابطین یوسف بن تاشفین رحمۃ اللہ علیہ
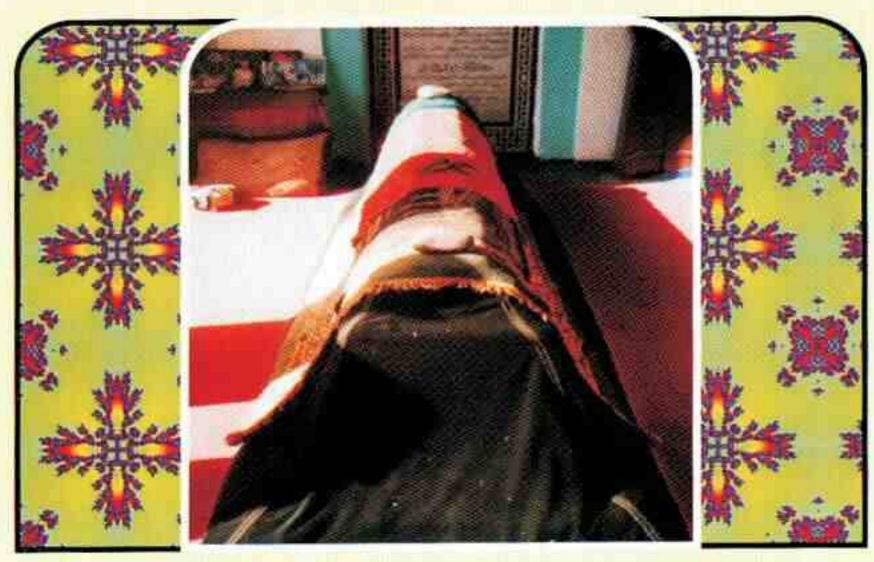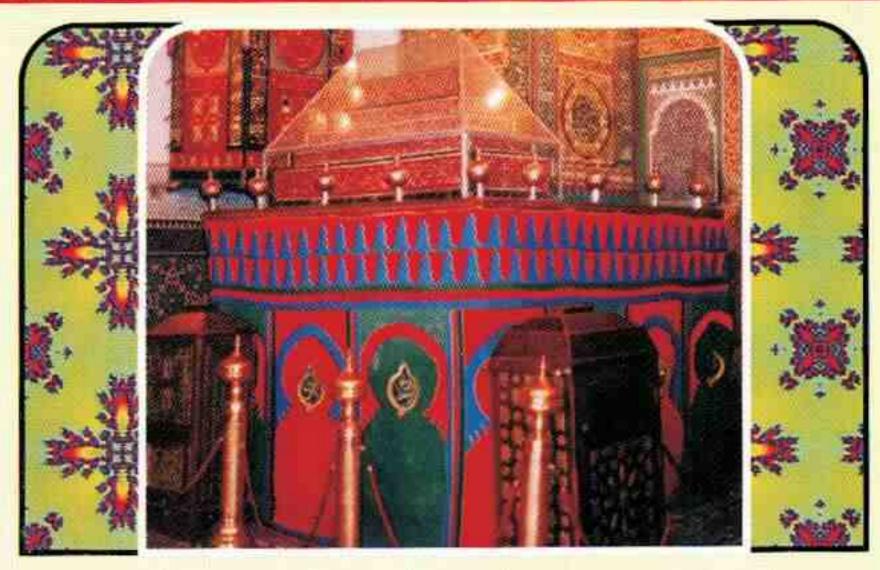
حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے کے صاحبزادے حضرت مولای ادریس ثانی کا مزارِ پُر انوار
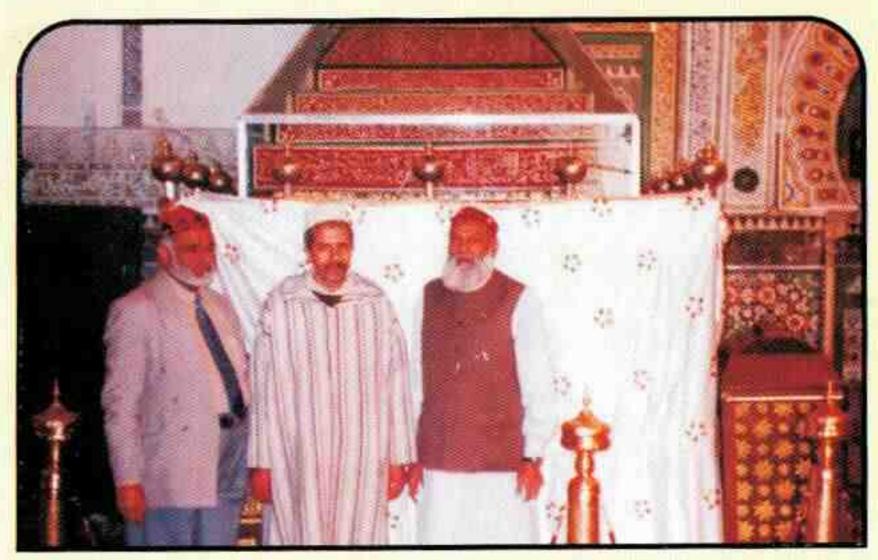
چادر پیش کرنے کے بعد منتظم دربار کے ہمراہ

فأس
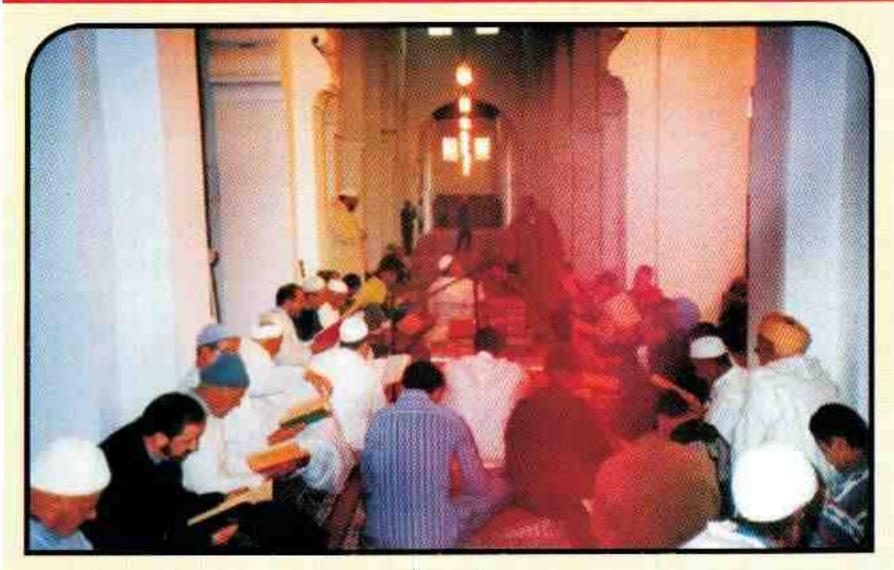
جامع قرویین میں نماز جمعۃ المبارک سے قبل تلاوت کلامِ پاک کے مناظر
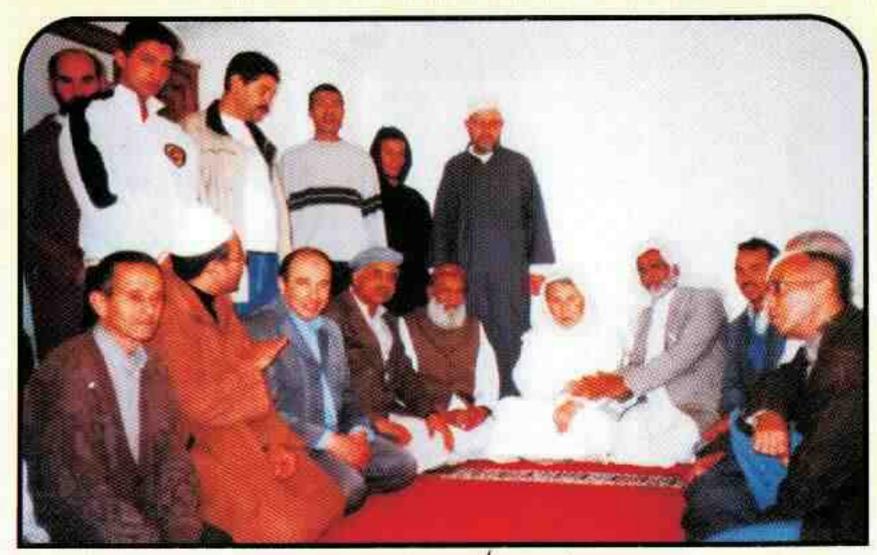
قرویین یونیورسٹی کے خطیب شیخ غازی الحسینی سے مصنف کتاب ہذا ملاقات کر رہے ہیں

سلسلہ تیجانیہ کے بانی سیدی احمد التیجانی رضی اللہ عنہ کا مزارِ مبارک
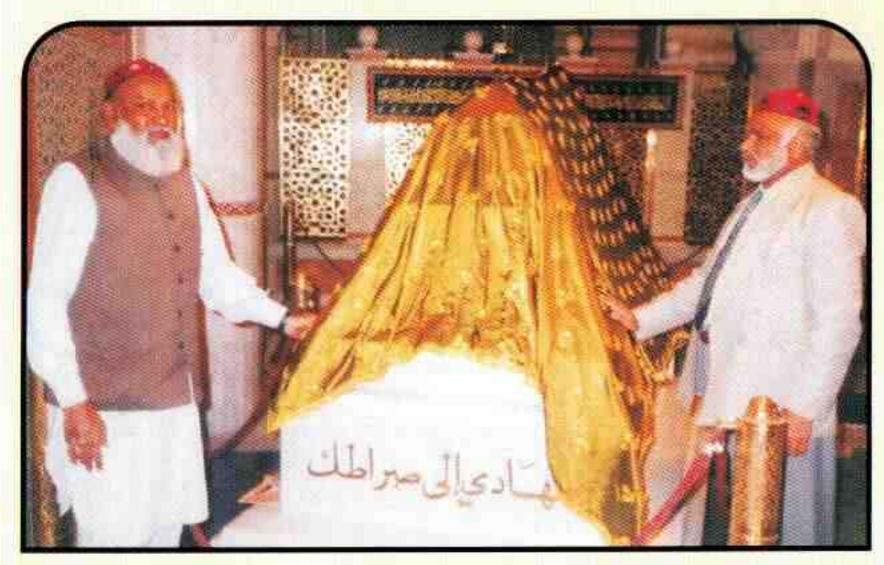
آپ رضی اللہ عنہ کے مزارِ مبارک پر چادر پیش کرنے کا شرف حاصل ہوا

فأس
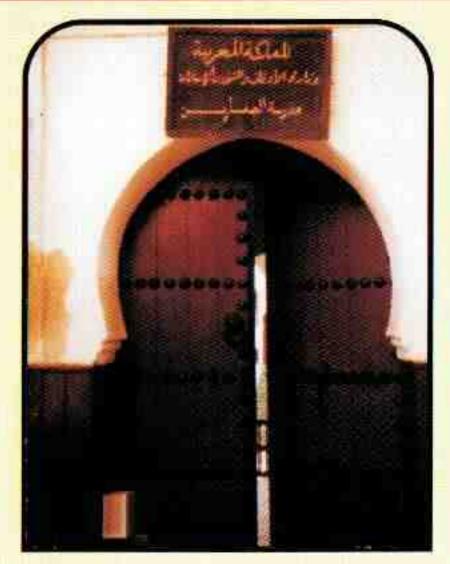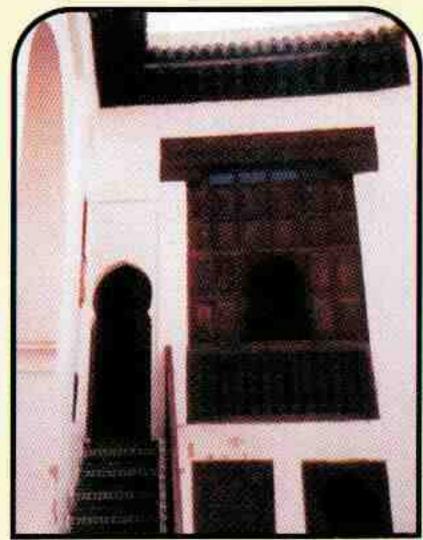
مدرسہ صفارین میں سیدی محمد سلیمان الجزولی رضی اللہ عنہ کے حجرہ مبارک کے مناظر

اس حجرہ مبارک میں آپ رضی اللہ عنہ نے دلائل الخیرات شریف تحریر فرمائی
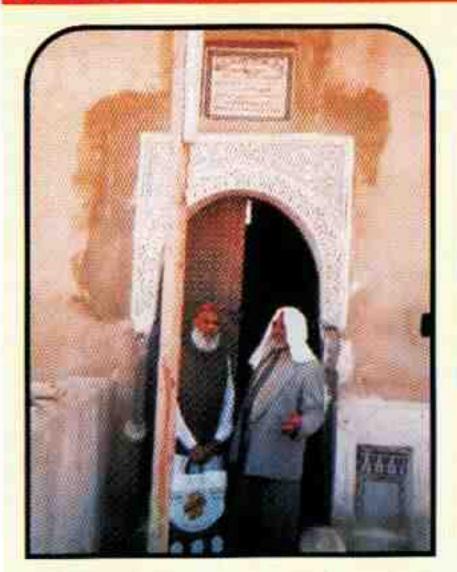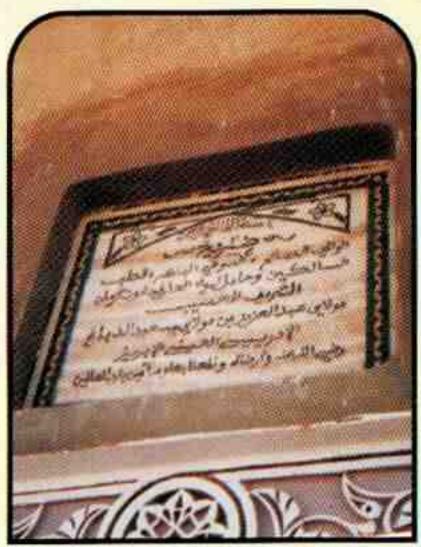
فأس

بیرونی مناظر مزارِ مبارک غوثِ وقت سیدی مولای عبدالعزیز الدباغ رضی اللہ عنہ

مزارِ پُرانوار سیدی عبدالعزیز الدباغ رضی اللہ عنہ آپؓ کے پہلو میں سیدی احمد مبارک السلجماسی آرام فرما ہیں

زرعون
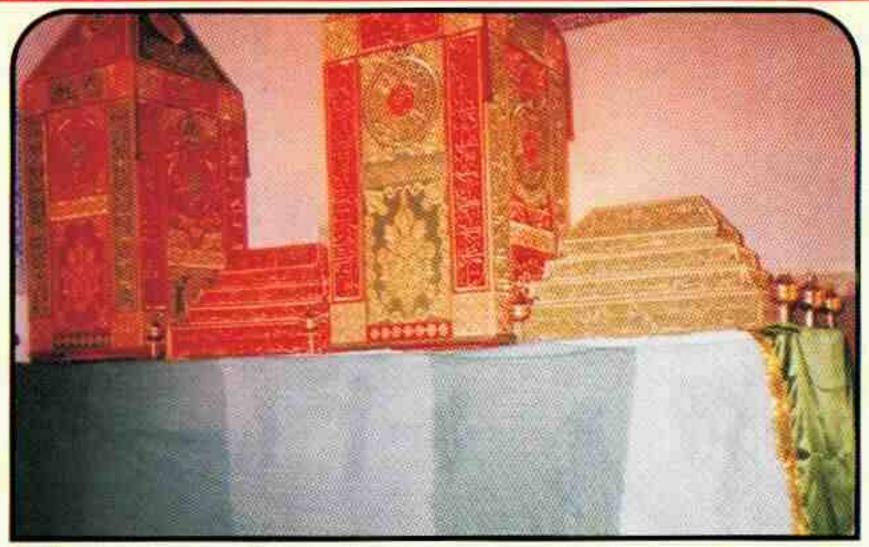
سیدی مولای ادریس اول رضی اللہ عنہ (حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے) کا مزارِ مبارک

مکناس
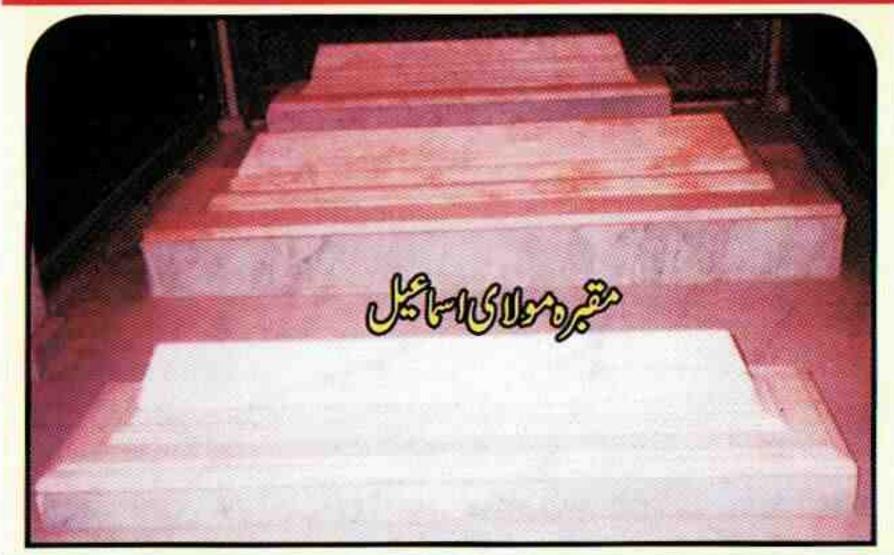
جبلِ علَمُ
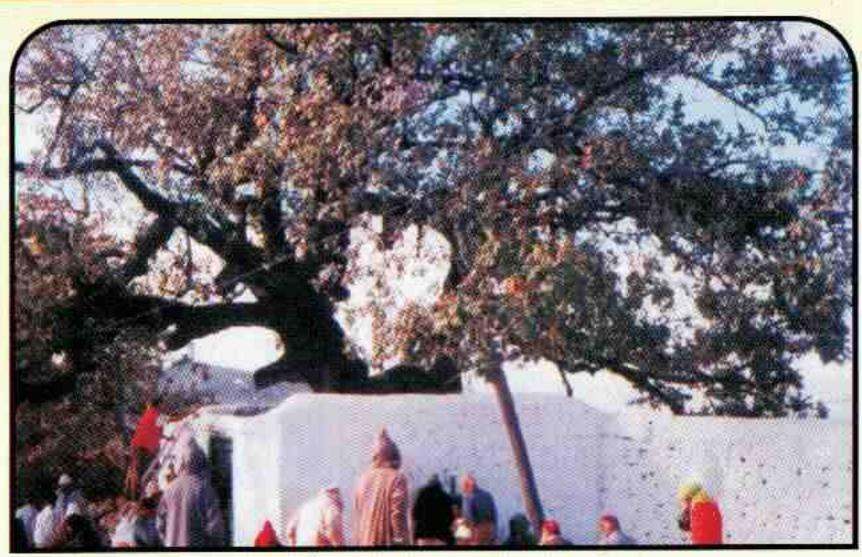
مزار مبارک قُطبِ وقت سیدی عبدالسلام بن مشیش رضی اللہ عنہ
(مرشد کریم حضرت سیدنا ابو الحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ)
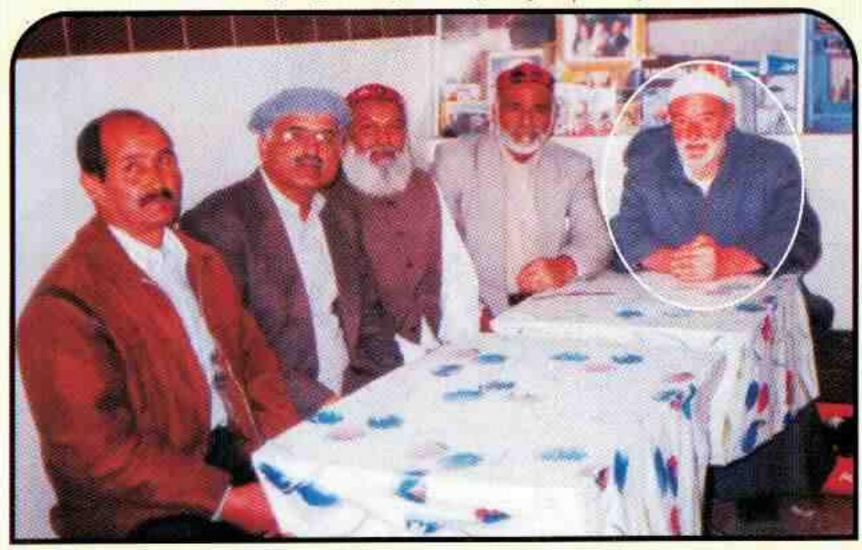
سیدنا عبدالسلام مشیش کی اولادِ مبارک کی ایک شخصیت سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا
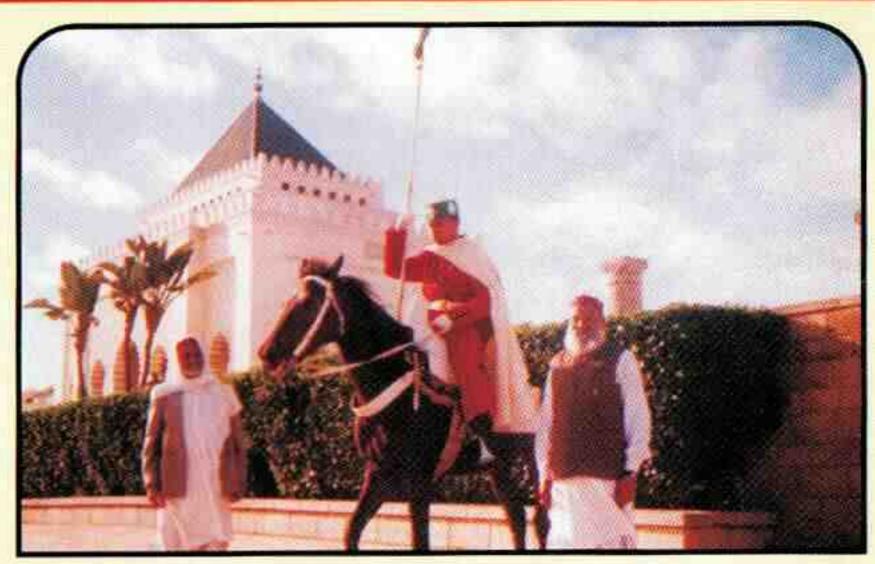
بیرونی منظر مقبرہ شاہ محمد الخامس وشاہ حسن ثانی (آپ کا نسب بھی سادات حسنیہ سے ملتا ہے)

مولائی امیر عبداللہ — شاہ محمد الخامس — شاہ حسن ثانی الحسنی

زیاراتِ فاس
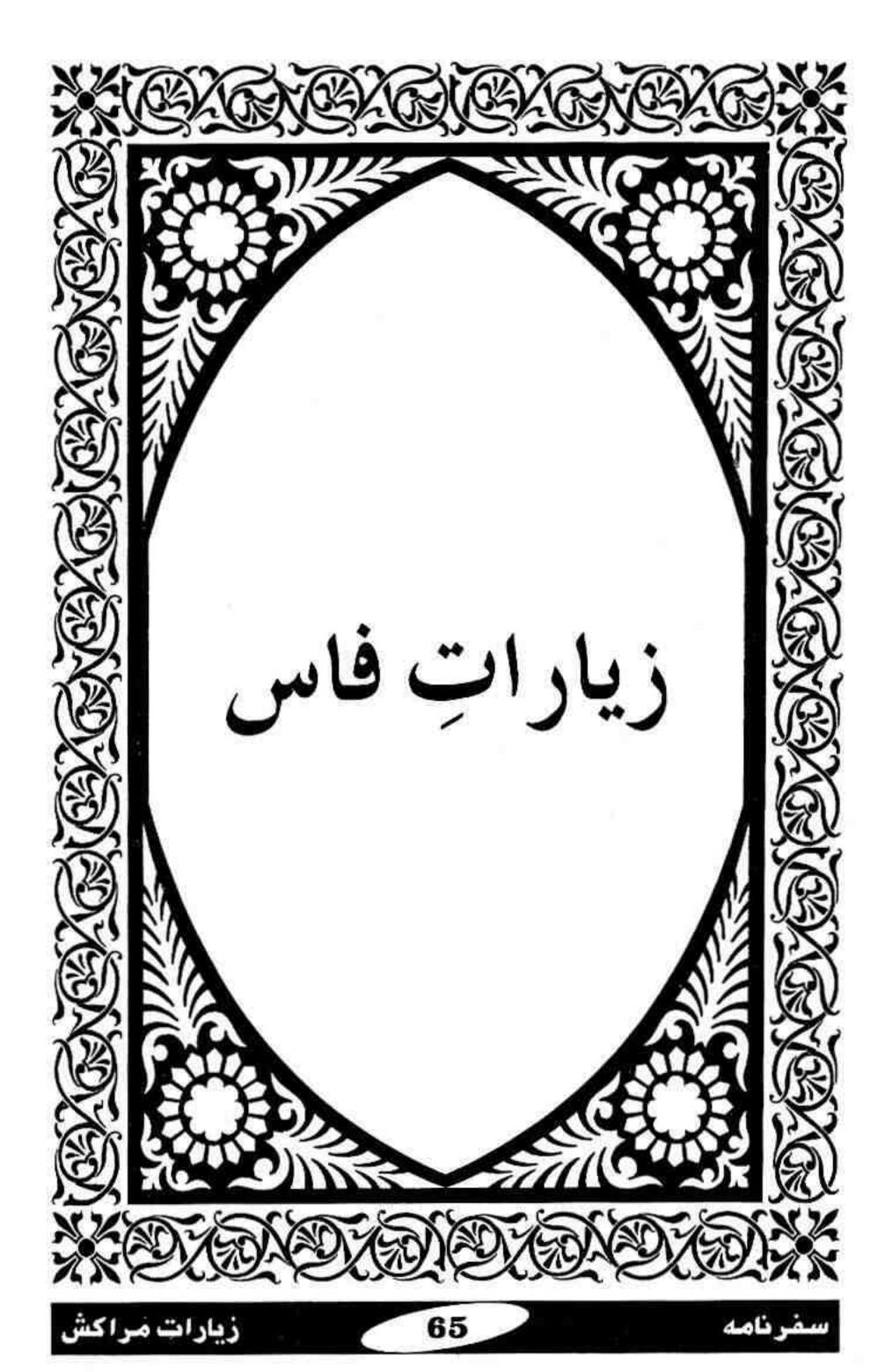
شہرِ فاس جسے **مدینۃ الاولیاء** ''اولیاؤں کا شہر'' بھی کہتے ہیں مورو کو کا تیسرا بڑا شہر ہے۔ اس کا شمار مورو کو کے چار شاہی شہروں میں ہوتا ہے۔ باقی تین شہر مراکش، رباط اور مکناس ہیں۔ شہرِ فاس کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ **فاس البالی** ''قدیم فاس شہر'' جو فصیل کے اندر واقع ہے، اسی حصے میں اکثر مزاراتِ مبارکہ ہیں اور دوسرا حصہ **فاس الجدید** ''نیا فاس شہر''۔ فاس البالی کو یونیسکو نے عالمی تاریخی ورثہ قرار دیا ہے۔ اس شہر کی بنیاد مولای ادریس اول نے 789ء میں رکھی۔

شہرِ مراکش میں تین دن قیام اور زیارات کا شرف حاصل کرنے کے بعد 14 نومبر 2007ء دن گیارہ بجے والی ٹرین سے شہرِ فاس کیلئے روانہ ہوئے۔ مراکش سے فاس کا فاصلہ 485 کلومیٹر ہے۔ گاڑی مختلف شہروں، آبادیوں اور سرسبز علاقوں سے گزرتی ہوتی ہوئی شام 6 بجے فاس کے ریلوے سٹیشن پر پہنچی۔ سامان اٹھایا اور باہر آ کر ایک ٹیکسی میں سوار ہو کر شہر کے پرانے حصے کی طرف روانہ ہوئے اور باب ''**بوجلود**'' کے اندر ایک مناسب ہوٹل میں تین دن کیلئے کمرہ کرائے پر حاصل کر لیا۔ صبح سے مسلسل سفر میں رہنے کی وجہ سے کافی تھکاوٹ ہو چکی تھی۔ اس لئے مناسب خیال کیا کہ کھانا وغیرہ کھا کر نماز ادا کرنے کے بعد آرام کریں اور انشاء اللہ کل سے زیارات کا سلسلہ شروع کریں گے۔ فاس میں بے شمار اولیائے کرام اور بزرگانِ دین کے مزاراتِ مبارکہ ہیں۔ جن اہم و مشہور مزاراتِ مبارکہ پر ہمیں حاضری کا شرف حاصل ہوا، ان کا ترتیب وار تذکرہ کرتے ہیں۔

بروز جمعرات 15 نومبر، نمازِ فجر کی ادائیگی اور ناشتہ کے بعد تیار ہو کر مزارات پر حاضری کیلئے نکل پڑے۔

مولای ادریس ثانی

سب سے پہلے حضرت مولای ادریس الحسنی (ثانی) کے مزارِ مبارک پر پہنچے۔ آپ مولای ادریس اول کے صاحبزادے ہیں۔ جو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے ہیں۔ شمالی افریقہ میں ادریسی دورِ حکومت کی بنیاد مولای ادریس اول نے رکھی تھی۔ ادریسی دورِ حکومت 788ء تا 985ء پر محیط ہے۔ حضرت مولای ادریس ثانی کا شجرۂ نسب اس طرح سے ہیں۔
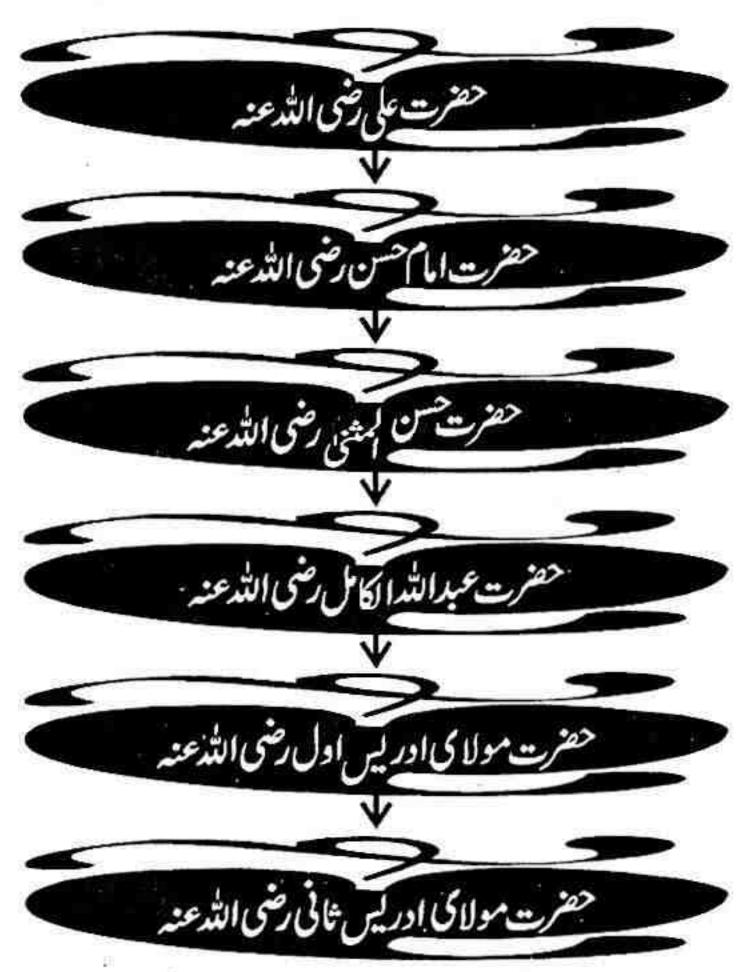
حضرت مولای ادریس ثانی کا مزارِ مبارک نہایت خوبصورت انداز میں تعمیر ہوا ہے۔ فاس میں جس کسی سے پوچھو تو وہ آپ کو فوراً مولای ادریس کے مزارِ مبارک کا راستہ بتا دے گا۔ یہاں پر کثرت سے لوگ حاضری دیتے ہیں۔ ہمیں بھی اس مقام پر حاضری کا شرف حاصل ہوا، چادر کا نذرانہ پیش کیا، منتظمین حضرات سے ملے جنہوں نے اس بارگاہ کے متعلق معلومات بھی فراہم کیں۔ مزارِ مبارک کے دوسرے حصے میں ادریسیہ سادات کی قبور ہیں۔ منتظم نے بتایا کہ اب بھی جہاں کوئی ادریسی سادات میں سے فوت ہوتا ہے تو اسے یہاں لا کر دفن کیا جاتا ہے۔ منتظم مزار نے ہمیں آپ کے مزارِ مبارک کی ایک طویل و عریض سفید چادر پیش کی جسے ہم نے بارگاہِ مولای ادریس کا قیمتی تحفہ سمجھتے ہوئے خوشی سے قبول کیا۔ مزارِ مبارک حضرت مولای ادریس اور اس کا بلند و بالا خوبصورت مینار قابلِ دید ہے۔
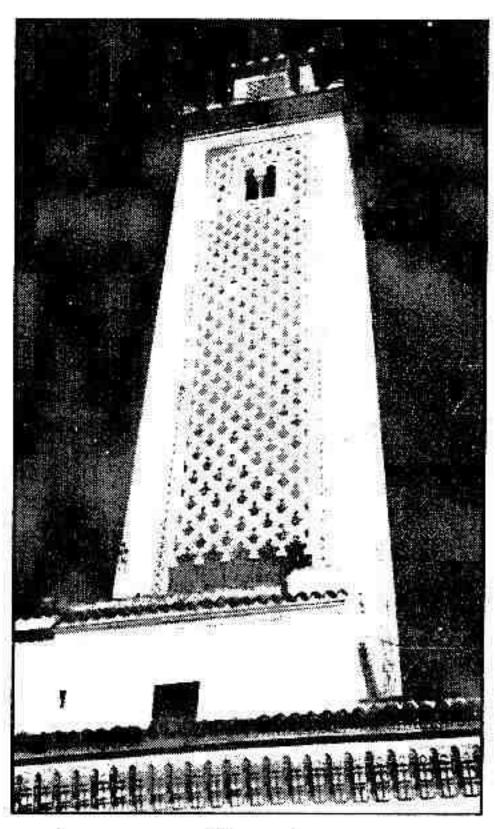
''حضرت مولای ادریس ثانی کی بارگاہ کا مینارِ مبارک''

بارگاہِ مولای ادریس میں حاضری کے بعد جامع قرویین کی طرف چل پڑے۔ منتظم مزار نے کمال مہربانی فرماتے ہوئے ایک شخص کو ہمارے ساتھ روانہ کیا کہ وہ جامع قرویین تک ہماری رہنمائی کرے۔

جامع قرویین

جامع قرویین ''سوق العطارین'' کے قریب واقع ہے۔ اس کا شمار دنیا کی قدیم ترین یونیورسٹیز اور افریقہ کی بڑی مساجد میں ہوتا ہے۔ امیر گھرانے کے ایک فرد کی بیٹی ''**فاطمه الفهريه**'' نے 857ء میں اس کی بنیاد رکھی۔ مرابط حکمران سلطان علی بن یوسف نے 1134 تا 1143 کے درمیان اس کی توسیع کروائی۔ آج کل پھر اس کی تزئین و آرائش کا کام جاری ہے۔ جس وقت ہم پہنچے تو طلباء کی تعطیلات کی وجہ سے مرکزی دروازہ بند تھا۔ ایک صاحب ہمیں دوسرے دروازے سے اندر لے گئے اور تفصیل سے مسجد اور

یونیورسٹی کی متعلق معلومات فراہم کیں۔ ایک مقام بھی دکھایا گیا کہ یہاں پر شیخ اکبر محی ابن عربی رضی اللہ عنہ اپنے قیام فاس کے دوران مقیم رہے۔

(مقام شیخ محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ)
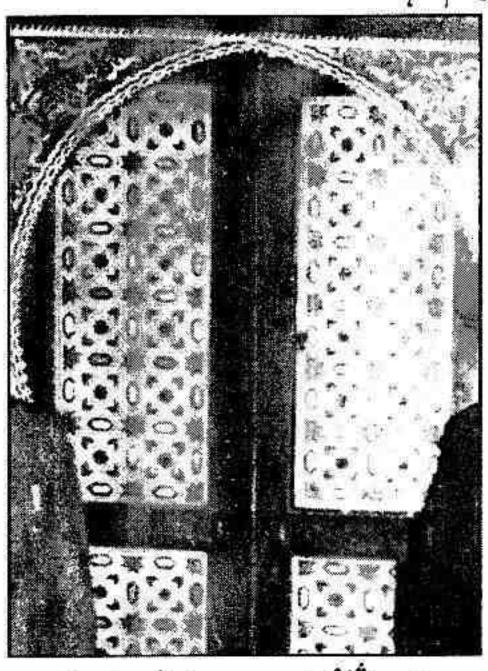
اب بھی 500 کے قریب طلباء تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ یہ مقام بیک وقت مسجد بھی ہے اور یونیورسٹی بھی۔ مسجد میں اجتماعی طور پر اور بالخصوص جمعۃ المبارک کے دن نمازِ جمعہ سے قبل لوگ تلاوتِ کلام پاک کرتے ہیں۔ اس مسجد میں بڑے بڑے اولیاء، ادباء، محققین اور علماء حضرات تعلیم حاصل کرتے رہے۔ الحمدللہ! اس تاریخی وبابرکت مسجد میں ایک جمعہ شریف پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی اور نماز کے بعد خطیب جناب سیدی غازی الحسینی سے بھی ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اس مسجد میں جمعۃ المبارک والے دن انتہائی ہجوم ہوتا ہے اور یہ طویل وعریض مسجد نمازیوں سے بھری ہوتی ہے۔ جامع قرویین کے بعد زاویۂ تیجانیہ کی طرف چل پڑے۔

سیدی احمد التیجانی رضی اللہ عنہ

سلسلۂ تیجانیہ کے بانی سیدی احمد التیجانی کا اسمِ مبارک احمد والد کا نام محمد اور دادا کا نام المختار ہے۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔

شجرۂ نسب
سیدنا احمد التیجانی رضی اللہ عنہ
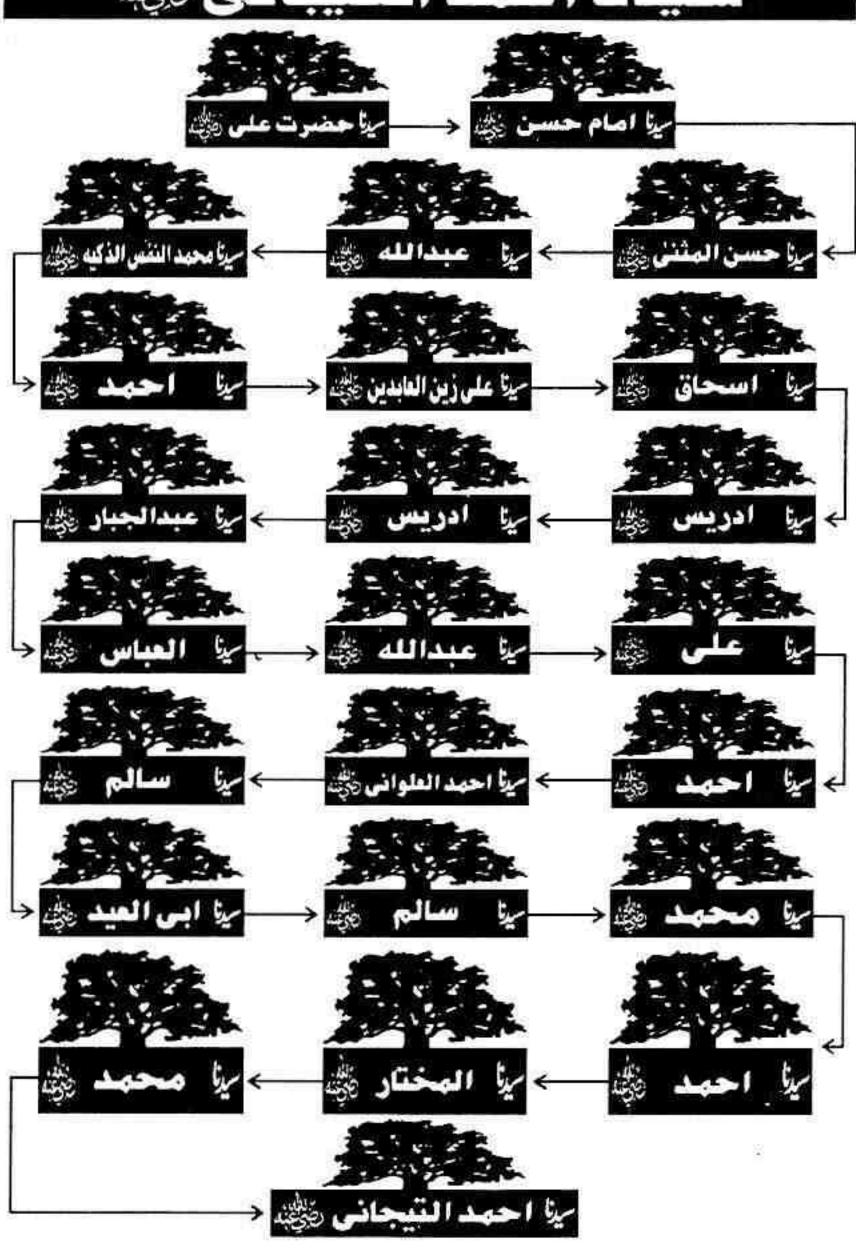
سیدی احمد التیجانی الجزائر کے ایک گاؤں **عین ماضی** 1737ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والدِ گرامی مشہور و معروف عالم دین تھے۔ جو عین ماضی میں درس و تدریس کے شعبہ سے منسلک تھے۔ سیدی الشیخ احمد التیجانی انتہائی ذہین و فطین اور خداداد صلاحیت کے مالک تھے۔ جس کی وجہ سے آپ نے 7 سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کر لیا تھا۔ آپ کے استادِ محترم محمد بن بافیہ مشہور قاری اور فنِ تجوید کے استاد تھے۔ شیخ التیجانی 15 سال کی عمر کو پہنچے تو آپ کے والدین ماجدین اس سرائے فانی سے کوچ فرما گئے۔ سیدی التیجانی نے اپنی تعلیم کو جذبہ اور ہمت سے مکمل کرنے کا فیصلہ کیا۔ 20 سال کی عمر میں علم و عرفان کے مرکز شہر فاس تشریف لے آئے۔ یہاں پر آپ نے دنیا کے نامور علماء اور محدثین سے حدیث کی تعلیم حاصل کی۔ ظاہری علوم و فنون کی تکمیل کے بعد دنیائے تصوف میں قدم رکھا۔ قادریہ سلسلے کے ایک عظیم بزرگ سیدی احمد الحبیب بن محمد سے بیعت کی اور روحانی منازل کی تکمیل کیلئے صحرا میں سیدی احمد الحبیب بن محمد کے زاویہ میں خلوت نشین ہو گئے۔ اس مدتِ خلوت کی تکمیل کے بعد حجازِ مقدس روانہ ہوئے۔ دورانِ سفر الجزائر کے قریب عزواوی کے قصبہ میں قیام فرمایا۔ جہاں پر آپ محمد بن عبدالرحمٰن کے سلسلۂ خلوتیہ میں داخل ہوئے۔ مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد ایک ہندی بزرگ احمد بن عبداللہ سے ان کے خادم کی معرفت ملے۔ ایک روایت کے مطابق شیخ احمد التیجانی نے اکثر روحانی اسرار و تصرفات اسی بزرگ شخصیت سے حاصل کئے۔ اس کے بعد آپ زیارت کیلئے مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ یہاں پر آپ نے سلسلۂ خلوتیہ کے بانی شیخ عبدالکریم السمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل کیا۔ حضرت شیخ نے آپ کو خوشخبری دی کہ آپ قُطب الاقطاب کے منصب پر فائز ہوں گے۔ اس ملاقات کے بعد آپ دوبارہ ایک مقام پر خلوت نشین ہو کر عبادت و ریاضت میں مصروف ہو گئے۔ ایک روز سیدی احمد التیجانی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا اور ایک نئے سلسلۂ تصوف کی بنیاد رکھنے کے حکم کے ساتھ لوگوں کی روحانی تعلیم و تربیت کا فریضہ سونپا۔ سلسلۂ تیجانیہ کی ابتداء 1778ء میں ہوئی اور تقریباً 20 سال تک سیدی احمد التیجانی نے صحارا، سوڈان اور تیونس کے سفر فرمائے اور سلسلہ کی ترویج کیلئے مختلف مقامات پر زاویے قائم کئے۔ 1798ء میں سیاسی مشکلات کی وجہ سے سید احمد التیجانی کو اپنے آبائی وطن سے ہجرت کرنا پڑی اور آپ بلادِ مغرب کے شہرِ فاس میں ہمیشہ کیلئے

مقیم ہو گئے۔ آپ 6 ربیع الثانی 1231ھ شہر فاس پہنچے۔ آپ خود بھی قرآن و سنت کی تعلیمات پر سختی سے عمل پیرا رہتے اور اپنے خلفاء اور مریدین کو بھی اس کی ہمیشہ تلقین فرماتے۔ دیکھتے ہی دیکھتے لوگوں کا ہجوم بڑھ گیا۔ پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت پر لوگوں کی تربیت کیلئے ایک زاویہ کی بنیاد رکھی، جس کو زاویۂ تیجانیہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، جس کی تعمیر ربیع الاول شریف 1214ھ میں شروع ہوئی اور ایک سال کے اندر یہ زاویہ مبارک مکمل ہو گیا۔

☆	1302ھ میں زاویہ کی مزید توسیع اور تزئین و آرائش کی گئی۔
☆	1316ھ میں جانبِ مغرب ایک حصے کا اضافہ کیا گیا۔
☆	1322ھ میں مزارِ مبارک کی سامنے والی دیوار پر مختلف رنگوں کی ٹائلز نصب کی گئیں اور اشعار کندہ کئے گئے۔
☆	1370ھ **عین ماضی (الجزائر)** سے آنے والے زائرین کیلئے مہمان خانہ تعمیر کیا گیا۔
☆	1418ھ زاویہ سیدی تیجانی کی از سرِ نو تزئین و آرائش کا کام شروع ہوا جس کی تکمیل کے بعد یہ زاویہ فاس کے منفرد و خوبصورت زاویوں میں شمار ہونے لگا۔

اس زاویہ مبارکہ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا، مزارِ مبارک پیتل کے ایک جالی دار دروازے کے اندر ہے اور مزارِ مبارک پر **دُرود فاتح** خوبصورت انداز میں تحریر ہے۔ آپ کی بارگاہِ اقدس میں ہدیۂ سلام پیش کیا اور زاویہ میں موجود متولی صاحب سے بھی ملاقات کی سعادت کا شرف حاصل ہوا اور انہی کی خصوصی مہربانی سے مزارِ مبارک کا دروازہ کھول کر اندر حاضری اور چادر کا نذرانہ پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ دُعا سے فارغ ہوئے تو غینیا کے ایک زائر نے ہم سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا۔ مزارِ مبارک سے تھوڑا ہٹ کر ہم ایک مقام پر بیٹھ گئے، پھر اس شخص نے سلسلۂ تیجانیہ اور سیدی احمد التیجانی کے بارے میں مفید معلومات فراہم کیں۔ پھر مجھ سے پوچھنے لگا کہ آیا پاکستان میں بھی لوگ اس سلسلہ سے متعارف ہیں یا نہیں جس کے جواب میں اس بندہ نے کہا کہ چونکہ یہ سلسلہ زیادہ تر بلادِ مغرب اور افریقہ میں پھیلا اس لئے پاکستان میں بہت کم لوگ اس سلسلہ سے متعارف ہیں۔

حجرہ سیدی محمد بن سلیمان الجزولی رضی اللہ عنہ

الوداعی سلام کے بعد ہم مدرسہ الصفارین کی جانب روانہ ہوئے تاکہ سیدی محمد بن سلیمان الجزولی رضی اللہ عنہ کے حجرہ مبارک کی زیارت کریں۔ پیدل چلتے ہوئے ہم چند منٹ میں مدرسہ الصفارین کے دروازے پر پہنچ گئے۔ اجازت حاصل کی اور اندر داخل ہوئے۔ اب اس مدرسہ میں درس وتدریس کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے اور اس عمارت کو بطورِ رہائش استعمال کیا جارہا ہے۔ اس میں قرویین یونیورسٹی کے طلباء مقیم ہیں۔ ان طلباء سے بھی ملاقات کی۔ پھر انہی طلباء نے ہمیں سیدی محمد بن سلیمان الجزولی کے حجرہ مبارک کا تعارف کروایا۔ سیڑھیاں چڑھ کر یہ مقامِ مقدس آتا ہے اور بتایا گیا کہ اسی حجرے میں سیدی محمد بن سلیمان الجزولی نے دلائل الخیرات شریف تحریر فرمائی تھی۔
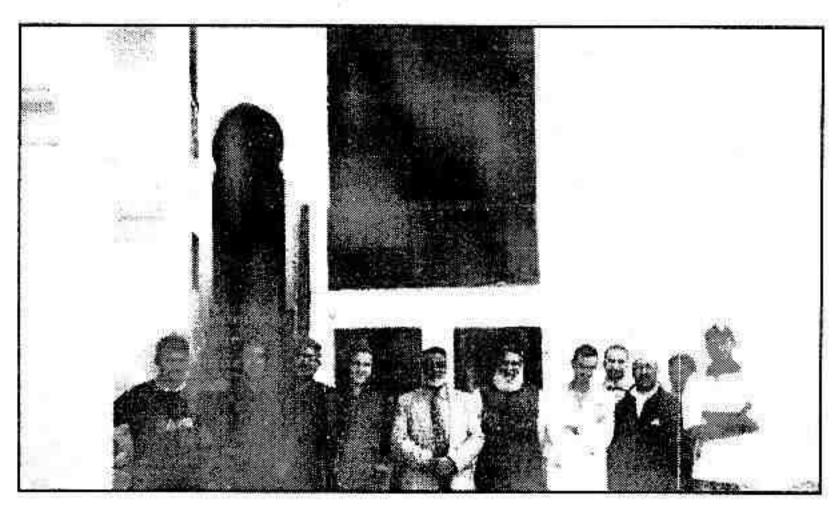
(مدرسۃ الصفارین میں قرویین یونیورسٹی کے طلباء کے ہمراہ،
سامنے حضرت سیدنا سلیمان الجزولی کا حجرہ مبارکہ نظر آرہا ہے)

اس مقامِ مقدس کی زیارت کے بعد گلیوں سے ہوتے ہوئے شہر کی فصیل سے باہر نکل آئے۔ ایک چھوٹے سے ہوٹل میں تھوڑی دیر کیلئے رکے اور مراکشی چائے سے لطف اندوز ہونے کے بعد ایک ٹیکسی میں سوار ہو کر "**باب الفتوح**" کے قبرستان کی طرف زیارات کیلئے چل پڑے۔

قبرستان باب الفتوح

"**قبرستان باب الفتوح**" فاس کا قدیم وتاریخی وسیع وعریض قبرستان ہے جس میں بے شمار اولیائے متقدمین ومتاخرین آرام فرما ہیں۔ جن میں سے چند ایک کے اسمائے مبارک درج ذیل ہیں۔

☆ سیدی قاضی ابوبکر بن العربی رضی اللہ عنہ

☆ سیدی ابوالحسن بن علی حرازم رضی اللہ عنہ

☆ سیدی یوسف الفاسی رضی اللہ عنہ

☆ سیدی محمد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

☆ سیدی عبدالعزیز الدباغ رضی اللہ عنہ

اس عظیم قبرستان میں داخل ہوئے تمام مدفونین کیلئے اجتماعی دعاؤں کا نذرانہ پیش کیا۔ پھر سیدی عبدالعزیز الدباغ رضی اللہ عنہ کے مزارِ مبارک کی طرف روانہ ہوئے جو کافی اونچائی پر واقع ہے۔

قبرستان باب الفتوح کا منظر

تذکرہ
سیدی
عبدالعزیزالدباغ
الحسنی
الادریسی
رضی اللہ عنہ

شجرۂ نسب
سیدنا عبدالعزیز الدباغ رضی اللہ عنہ

سیدی عبدالعزیز الدباغ رضی اللہ عنہ

حضرت سیدی عبدالعزیز الدباغ کی ولادتِ باسعادت بلادِ مغرب کے شہر فاس کے ایک صوفی گھرانے میں 1090ھ میں ہوئی۔ آپ حسب ونسب کے اعتبار سے اپنی مثال آپ ہیں۔ آپ کو جسمانی اور روحانی دونوں طرح کی پاکیزہ اور اعلیٰ نسبتیں حاصل ہیں۔ آپ کا سلسلۂ نسب حضرت مولای ادریس ثانی اور مولای ادریس اول سے ہوتا ہوا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ تک جا پہنچتا ہے۔ اسی وجہ سے آپ ادریسی اور الحسنی بھی کہلاتے ہیں۔

سیدی عبدالعزیز الدباغ کے مشہور و اہم مریدین میں سیدی احمد بن مبارک السلجماسی المالکی (متوفی 1156ھ) کا نام سرفہرست ہے اور یہی آپ کے اہم خلفاء میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے سیدی عبدالعزیز الدباغ کے کچھ ملفوظات وطیبات اور کرامات کو تصوف کی مشہور زمانہ کتاب **"الابریز من کلام سیدی عبدالعزیز الدباغ"** میں محفوظ فرمایا۔ تصوف کی اہم کتب میں یہ کتاب تیسرے نمبر پر آتی ہے۔ پہلے نمبر پر امام غزالی کی **"احیاء العلوم"** پھر سیدی ابن عطاء اللہ الاسکندری کی **"الحکم"** اور پھر **"الابریز شریف"** ہے۔ کتاب الابریز کو قاضی عیاض مالکی کی کتاب **"الشفاء"** کی طرح خانقاہوں اور گھروں میں برکت کیلئے رکھا جاتا ہے۔ اس وقت **دار الکتب العلمیہ (بیروت-لبنان)** کی شائع کردہ **"الابریز من کلام سیدی عبدالعزیز الدباغ"** بندہ کے زیرِ نظر ہے۔ برکت کیلئے اس کتاب سے مختصراً کچھ تحریر کرتے ہیں۔

یہ کتاب مصنف کے تعارف، مقدمہ، تین فصول اور بارہ ابواب پر مشتمل ہے۔ سب سے پہلے مصنف کا مختصر تعارف جس میں یہ تحریر ہے کہ حضرت احمد بن مبارک السلجماسی مالکی فقہ کے بہت بڑے امام، مدرس اور فقیہ تھے۔ الابریز کے علاوہ چھ دوسری کتب کے بھی مصنف تھے۔ اس کے بعد مصنف کا کتاب کے بارے میں اپنا مقدمہ ہے۔ جس میں آپ فرماتے ہیں **"سمعت منه من المعرفة باليوم الاخر وجميع ما فيه من حشر و نشر و صراط و ميزان و نعيم باهر ماتعرف اذا سمعته انه يتكلم عن شهود و عيان ويخبر عن تحقيق و عرفان،**

فایقنت حینئذ بولایته العظمی وانتسبت لجنابه" کہ سیدی عبدالعزیز الدباغ نے روز آخرت، حشر ونشر، پُلِ صراط اور جنت کے احوال اس طرح بیان فرمائے کہ جیسے آپ انہیں براہِ راست مشاہدہ فرما رہے ہوں، تو پھر مجھے یقین ہوگیا کہ آپ ولایت کے عظیم مرتبہ پر فائز ہیں اس کے بعد میں نے آپ کی غلامی اختیار کر لی۔

سیدی احمد بن مبارک فرماتے ہیں کہ رجب 1125ھ میں مجھے آپ کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل ہوا اور علمِ لدُنی کے جو معارف واسرار میں نے آپ کی زبانِ مبارک سے سنے ان کو شمار نہیں کیا جا سکتا۔ "**ولما کان رجب سنة تسع و عشرین و مائة والف الهمنی تبارک و تعالیٰ تقیید بعض فوائده لتعم به الفائدة**" رجب 1129ھ میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے مجھے اس بات کا القاء ہوا کہ میں افادۂ عام کیلئے حضرت کے ملفوظات احاطۂ تحریر میں لاؤں۔ "**واما العلوم التی فی صدر الشیخ فلا یحصیها الا ربه تعالیٰ الذی خصه بها**" اور وہ علوم جو حضرت کے سینۂ مبارک میں موجود ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے علاوہ ان کو کوئی شمار نہیں کر سکتا، کیونکہ اس نے حضرت کو ان علوم کیلئے مخصوص فرمایا ہے۔

سیدی احمد ابنِ مبارک اپنے مقدمے کا اختتام کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں "**ان هذا المجموع المبارک المقصود منه هو جمع بعض ما سمعناه من شیخنا** رضی اللہ عنہ" ہم نے اپنے شیخ کریم سے جو کلام سنا اس کو مجموعے کی صورت میں اکٹھا کرنا ہمارا مقصد ہے۔ اس لئے کتاب کے آغاز میں ایک مقدمہ تحریر کریں گے جس میں آپ کے فضائل ومناقب، روحانی کیفیات ومنازل اور آپ کے شیوخ کا تذکرہ کیا جائے گا اور ان تمام احوال کو تین فصلوں میں بیان کیا جائے گا۔

فصل نمبر 1

(اس فصل میں سیدی عبدالعزیز الدباغ کی ولادت سے قبل کے احوال اور خصوصاً اس میں ولی کامل سیدی العربی الفشتالی کا ذکر ہے۔)

حضرت سیدی عبدالعزیز الدباغ فرماتے ہیں کہ میرے والد ابو مسعود بھی شیخ فشتالی کے شاگرد

تھے۔ ایک دن انہوں نے میرے والد کو روک کر کہا کہ میری خواہش ہے کہ میں اپنی بھانجی کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں۔ جس پر میرے والد محترم نے رضامندی کا اظہار کیا۔ شیخ فشتالی نے فرمایا کہ تم مہر کی ادائیگی یا کسی اور معاملے میں بھی پریشان نہ ہونا وہ بھی میں خود انتظام کروں گا۔ ویسے بھی سیدی العربی فشتالی میرے والد سے بہت محبت کیا کرتے تھے اور اکثر ان کو روپے پیسے دیا کرتے۔ میرے والد کا جب نکاح ہو گیا تو سیدی فشتالی نے میرے والد کو تاکید کی کہ تم ہر روز میری دکان پر آجایا کرو "**فكان ابى يجيئه كل يوم بعد صلاة العصر فيعطيه سيدي العربي موزونتين كل يوم**" میرے والد محترم روزانہ نمازِ عصر کے بعد ان کی دکان پر جاتے اور سیدی العربی انہیں دو موزونتین (سکہ رائج الوقت) ادا کیا کرتے۔

حضرت شیخ فشتالی اکثر میری والدۂ محترمہ سے یہ پیشن گوئی فرمایا کرتے تھے کہ تمہارے ہاں ایک عظیم بچے کی ولادت ہوگی جس کا نام عبدالعزیز ہوگا اور وہ ولایت کے عظیم مرتبے پر فائز ہوگا۔

"**وسمعت امي تقول: ان سيدي العربي الفشتالي قال، رأيت النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقالّ لي انه سيزيد ولي كبير عند ابنة اختك فقلت يا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ومن ابوه، فقال ابوه مسعود الدباغ**" سیدی عبدالعزیز الدباغ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ شیخ فشتالی نے ہمیں بتایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا ہے اور آپ نے مجھ سے فرمایا ہے کہ تمہاری ہمشیرہ کی بیٹی کے گھر ایک بہت بڑا ولی پیدا ہوگا جس پر میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا والد کون ہوگا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا والد مسعود الدباغ ہوگا۔

حضرت شیخ فشتالی کی خواہش تھی کہ ان کی زندگی میں ہی حضرت عبدالعزیز الدباغ کی ولادت ہو جائے لیکن 1090ھ کے ایک شدید وبائی مرض کی وجہ سے جب انہیں محسوس ہوا کہ ان کا آخری وقت آ گیا ہے تو انہوں نے میرے والدین کو بلا کر فرمایا "**هذه امانة الله عند كما، حتى يزيد عند كما**

عبدالعزیز فأعطوه هذه الامانة" میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی ایک امانت تم دونوں کے حوالے کر رہا ہوں جب تمہارے ہاں عبدالعزیز کی پیدائش ہوتو تم یہ امانت اس کے سپرد کر دینا، اس کے بعد ان کا انتقال ہوگیا۔ یہ امانت کپڑے کا ایک ٹکڑا اور کالے رنگ کے جوتوں پر مشتمل تھی۔ میری والدہ نے یہ امانت سنبھال کر رکھ لی کچھ عرصہ بعد میری ولادت ہوئی، بالغ ہونے کے بعد جب میں نے رمضان شریف کے روزے رکھنے شروع کئے "**فألهم الله تعالیٰ امی الی الامانة فجاء تنی بها وقالت یا ولدی ان سیدی العربی الفشتالی اوصی الیک بهذه الامانة**" پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے میری والدہ کو اس امانت کی طرف القاء کیا، میری والدہ ماجدہ وہ امانت لے کر آئیں اور کہا اے میرے بیٹے! سیدی العربی الفشتالی نے یہ امانت تمہیں دینے کی وصیت کی تھی۔ میں نے وہ امانت لے لی۔ کپڑے کو سر پر رکھا اور جوتوں کو پہن لیا۔ "**فحصلت لی سخانة عظیمة حتی دمعت عینای و عرفت ما قال لی سیدی العربی**" اس امانت کے پہننے سے مجھے شدید گرمی کا احساس ہوا حتیٰ کہ میری آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اور میں نے سمجھ لیا جو سیدی العربی نے میرے بارے میں فرمایا تھا۔ اس تفصیل کے بعد اس فصل میں حضرت سیدی العربی الفشتالی کے فضائل ومناقب کا تفصیل سے تذکرہ ہے۔

فصل نمبر2

(اس فصل میں حضرت سیدی عبدالعزیز الدباغ کی میدانِ تصوف وروحانیت میں آمد، کبار شیوخ سے ملاقات وشرفِ صحبت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضری، دیوان الصالحین میں شرکت اور پانچ حکایات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔)

حضرت سیدی عبدالعزیز الدباغ فرماتے ہیں کہ سیدی العربی الفشتالی کی امانت کو پہننے کے نتیجے میں مجھے بے شمار انوار وبرکات حاصل ہوئے، میرے دل میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی خالص بندگی اختیار کرنے کا القاء ہوا اور میں نے کسی کامل شیخ کی تلاش شروع کر دی۔ مجھے کسی بھی نیک شخص کے بارے میں پتہ چلتا تو میں فوراً وہاں پہنچ جاتا ان کے تلقین کردہ اوراد و وظائف میں مشغول رہتا لیکن روحانیت میں کوئی زیادہ اضافہ نہ ہوتا۔ پھر میں کسی اور شیخ کے پاس چلا جاتا اور کچھ عرصہ کے بعد پھر اسی قسم کا خیال جنم لیتا، جس سے مجھے گھٹن کا

احساس ہونے لگا۔ مختصر یہ کہ 1109ھ سے 1121ھ تک میں اسی حالت میں رہا۔ میں ہر شبِ جمعہ ولی کامل سیدی علی بن حرزہم کے مزارِ مبارک پر اور زائرین کے ہمراہ قصیدہ بردہ شریف مکمل پڑھا کرتا تھا۔ اسی طرح ایک شبِ جمعہ کو یہ وظیفہ مکمل کر کے جب مزارِ مبارک سے باہر آ رہا تھا تو دیکھا کہ قریب ہی بیری کے درخت کے نیچے ایک شخص بیٹھا ہوا ہے جس نے مجھے بلایا اور مجھ کو میری باطنی کیفیت سے آگاہ کرنا شروع کر دیا جس سے مجھے اندازہ ہوا کہ یہ شخص کوئی عظیم ولی ہے۔ میں نے ان سے عرض کی کہ حضرت مجھے کوئی ورد یا ذکر کی تلقین کریں لیکن انہوں نے اس بات کی طرف کوئی زیادہ توجہ نہ دی اور دوسری باتیں کرنے میں مشغول رہے۔ میں بار باران سے اپنی درخواست دہراتا لیکن وہ ہر بار میری بات کو بدل دیتے۔ حتیٰ کہ صبح ہونے لگی تو پھر اس شخص نے کہا کہ میں اس وقت تک تمہیں کوئی وظیفہ نہیں بتاؤں گا جب تک تم اللہ تبارک وتعالیٰ کے نام پر یہ عہد نہیں کرتے کہ تم اس وظیفہ کو کبھی ترک نہیں کرو گے پس میں نے ان کے ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ کے نام پر پختہ عہد کیا کہ میں اس وظیفہ کو کبھی ترک نہیں کروں گا۔ پھر اس شخص نے مجھ سے کہا کہ تم نے روزانہ 7000 مرتبہ اس وظیفے کا وِرد کرنا ہے۔

اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ بِجَاہِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُاللّٰہِ اِجْمَعْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُاللّٰہِ فِی الدُّنْیَا قَبْلَ الْاٰخِرَۃ

(اے اللہ اے رب کریم تو ہمارے سردار حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت وشان کے وسیلے سے آخرت سے قبل ہی دنیا میں مجھے ان سے ملا دے)

یہ وِرد لینے کے بعد ہم اس مقام سے اٹھ کھڑے ہوئے تو اسی دوران درگاہ کے متولی شیخ عمر بن محمد الھواری بھی تشریف لے آئے۔ پھر اس شخص نے شیخ الھواری کو یہ نصیحت کی کہ تم اس شخص کا خاص خیال رکھنا جس کے جواب میں شیخ الھواری نے فرمایا "**ھو سیدی، یا سیدی**" اے سیدی یہ تو ہمارے سردار ہیں۔

حضرت سیدی عبدالعزیز الدباغ فرماتے ہیں کہ جب حضرت شیخ الھواری کے وصال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے مجھ سے دریافت کیا **أتدری من الرجل الذی لقنک الذکر عند السدرۃ** ؟ کیا تم جانتے ہو کہ اس بیری کے درخت کے نیچے ذکر کی تلقین کرنے والا شخص کون تھا؟ میں نے جواب دیا

کہ میں نہیں جانتا جس پر سیدی عمر الھواری نے فرمایا "**ھو سیدنا الخضر علیہ السلام**" وہ سیدنا خضر علیہ السلام تھے۔ پھر آپ نے مجھ سے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ میرے شیخ طریقت کون ہیں؟ میں نے جواب دیا مجھے معلوم نہیں جس پر شیخ عمر الھواری نے فرمایا کہ وہ سیدی العربی الفشتالی ہیں، اس طرح مجھے شیخ عمر الھواری کے واسطے سے شیخ العربی الفشتالی کے روحانی فیوضات و برکات حاصل ہوئے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے براہ راست بھی مجھے شیخ فشتالی کے تمام اسرار و معارف نصیب ہوئے۔

تصوف اور روحانیت کی ایک خاص اصطلاح "**فتح**" جس کا قریب ترین معنی روحانی کمال یا کامیابی ہوسکتا ہے۔ حضرت سیدی عبدالعزیز الدباغ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ عمر الھواری کے وصال کے تین دن بعد یعنی 8 رجب 1125ھ بروز جمعرات اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے **فتح** نصیب فرمائی۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں اپنے گھر سے نکلا تو ایک شخصیت نے مجھے چار موزونات (سکہ رائج الوقت) نذر پیش کئے۔ میں نے اس رقم سے مچھلی خریدی اور گھر واپس آ گیا۔ جس پر میری بیوی نے مجھ سے کہا کہ سیدی علی بن حرزہم کی درگاہ (الحمد للہ اس درگاہ پر بھی ہمیں حاضری کا شرف حاصل ہوا) کے قریب سے تیل لے آؤ تاکہ اس مچھلی کو پکائیں، میں گھر سے نکلا ابھی **باب فتوح** (شہر فاس کا ایک مشہور دروازہ ومقام ہے، اس کے ساتھ ہی فاس کا قدیم ومشہور قبرستان ہے جسے **مقبرۃ باب الفتوح** کہتے ہیں اور اسی قبرستان میں سیدی عبدالعزیز الدباغ کا مزارِ مبارک ہے) تک پہنچا تھا کہ اچانک میرا جسم کانپنے لگا میں اسی حال میں آگے کی طرف چلتا رہا لیکن میری حالت مزید بگڑتی چلی گئی اور سیدی یحییٰ بن علال کی قبر مبارک کے قریب پہنچنے تک میرے سینے میں بھی شدید اضطراب پیدا ہو گیا اس اضطراب سے مجھے ایسا لگا کہ **ھذا ھو الموت من غیر شک** اب یقیناً بلا شک وشبہ میری موت قریب ہے۔ پھر میرے جسم سے دھوئیں کی طرح کوئی چیز نکلی اور میرا جسم بڑھنا شروع ہو گیا اور اتنا بڑھ گیا کہ تمام اشیاء میرے سامنے عیاں ہو گئیں۔ ایسا محسوس ہوا کہ ہر چیز میرے ہاتھ میں ہے، **فرأیت جمیع القری والمدن** پھر میں نے تمام شہر اور ممالک، سمندر، زمین، تمام جانور اور دوسری مخلوقات کو بھی دیکھا، پھر جب میں نے آسمان کی طرف نگاہ کی تو یوں محسوس ہوا کہ جیسے میں خود آسمان پر ہوں اور اس میں جو کچھ ہے اس کو بھی دیکھ رہا ہوں۔ "**واذا بنور عظیم کالبرک الخاطف**

الذی یجیٔ من کل جهة فجاء ذلک النور من فوقی ومن تحتی وعن یمینی وعن شمالی ومن امامی ومن خلفی و اصابنی منه برد عظیم حتی ظننت انی مت" اوراچانک چمکتی ہوئی بجلی کی طرح ایک عظیم نور ظاہر ہوا جو ہر طرف سے میری طرف چلا آرہا ہے اور وہ نور میرے اوپر، نیچے، دائیں، بائیں اور آگے پیچھے موجود ہے۔ میں منہ کے بل نیچے کی طرف لیٹ گیا تا کہ اس نور کو نہ دیکھ سکوں لیکن پھر ایسا حال ہوا کہ جیسے میرا پورا جسم آنکھ بن گیا ہے اور میرے تمام اعضاء اس نور کو دیکھ رہے ہیں۔ یہ تمام کیفیات مجھ پر کچھ وقت تک رہیں اور پھر ختم ہوگئیں۔ میں ابھی شیخ علی حرزہم کی درگاہ تک نہ پہنچ پایا تھا کہ راستے میں ایک مرتبہ پھر یہی کیفیت ہوئی اور کچھ دیر کے بعد ختم ہوگئی۔ اس کے بعد یہ حال ہوتا کہ کبھی یہ کیفیت طاری ہوجاتی اور کبھی ختم ہوجاتی۔ "**ثم صار لا یغیب هذه الحال**" اور پھر مکمل طور پر یہ کیفیت نصیب ہوگئی۔

السیدی عبدالعزیز الدباغ فرماتے ہیں کہ اس روحانی **فتح** کے اگلے دن میں حضرت سیدی مولای ادریس ثانی کی بارگاہِ اقدس میں حاضری کیلئے جا رہا تھا کہ راستے میں عظیم فقیہ الحاج احمد الجرندی رضی اللہ عنہ سے "**سماط العدول**" کے مقام پر ملاقات ہوئی۔ مجھ پر جو کیفیات وارد ہوئی تھیں ان کا میں نے اُن سے تذکرہ کیا جس پر وہ مجھے اپنے ساتھ اپنے گھر لے گئے جہاں پر ان کے کہنے پر میں نے دوبارہ اپنی کیفیات اُن کو بیان کیا۔ "**فنظرت الیه وهو یبکی**" جب میں نے ان کو دیکھا تو وہ زاروقطار رو رہے تھے اور پھر مجھ سے کہا "**لا اله الا الله هذه اربعمائة عام ما سمعنا من یذکر مثل هذه**" لا الہ الا اللہ چار سو سال میں ایسا تذکرہ ہم نے کسی کے بارے میں نہیں سنا۔ پھر انہوں نے مجھے کثیر تعداد میں درہم عطا فرمائے بلکہ ایک مرتبہ تو پانچ مثقال سونا بھی عطا فرمایا اور کہا کہ تم اس رقم سے اپنی ضروریات پوری کرو اور جب یہ رقم ختم ہو جائے تو تم نے کسی اور سے نہیں کہنا بلکہ سیدھا میرے پاس آجانا۔ "**واوکد علیک ان تذهب الی سیدی عبدالله التلودی فانک تری خیرا**" اور میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم سیدی عبداللہ التاودی کی خدمت میں حاضری دو تمہیں بہت زیادہ خیر و برکت حاصل ہوگی۔ سیدی عبدالعزیز الدباغ فرماتے ہیں کہ پھر مجھے الحاج احمد الجرندی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کا

شرف حاصل نہ ہوا کیونکہ وہ اچانک بیمار ہوئے اور چند ہی دنوں میں انتقال فرما گئے، پھر میں نے ان کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے سیدی عبداللہ التاودی کی طرف روانہ ہوا ''**فلما بلغت باب الجیسة فاذا برجل اسود خارج الباب فجعل یصوب نظره الیّ**'' جب میں باب الجیسہ (ایک بڑے دروازے کا نام ہے) کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ دروازے کے باہر کھڑا ایک سیاہ فام شخص بڑے غور سے مجھے دیکھ رہا ہے، جب میں اس کے قریب پہنچا تو اس شخص نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے سلام کیا، پھر میں نے بھی اسے سلام کیا، ''**فقال لی انی ارید منک ان ترجع معی الی الجامع فنجلس معک ساعة نتکلم ونتحدث**'' (پھر اس نے مجھے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ جامع مسجد چلیں تا کہ ہم کچھ دیر کیلئے بیٹھ کر آپس میں بات چیت کریں۔) میں نے اپنی رضامندی کا اظہار کیا اور مسجد میں پہنچ گیا وہ شخص مجھ سے کہنے لگا کہ میں ایک بیمار آدمی ہوں اور میرے ساتھ ایک عجیب واقعہ کے نتیجہ میں بہت کیفیت طاری ہوئی ہے، سیدی عبدالعزیز الدباغ فرماتے ہیں کہ اس شخص نے آہستہ آہستہ وہ تمام کیفیات جو کچھ روز قبل مجھ پر طاری ہوئی تھیں میرے سامنے بیان کردیں جس سے مجھے اندازہ ہوا کہ یہ کوئی بہت بڑا ولی کامل ہے اس نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے مجھے کہا ''**ان اسمه عبدالله البرناوی وانه من برنو وانه انما جاء بقصدی**'' (اس کا نام عبداللہ البرناوی اور اس کا تعلق ''برنو'' سے ہے اور وہ شہر فاس میں صرف میری خاطر آئے ہیں)۔ ''**فبقی معی سیدی عبدالله البرناوی یرشدنی ویسددنی ویقوینی ویمحو الخوف من قلب فیما اشاهده بقیة رجب و شعبان و رمضان و شوال و ذی القعدة و عشر ذی الحجة**'' (سیدی عبداللہ البرناوی میرے ساتھ رہتے ہوئے میری ہدایت و راہنمائی و تربیت فرمانے کے ساتھ میرا حوصلہ بھی بڑھاتے اور مشاہدات کے نتیجے میں میرے دل میں جو خوف واقع ہوتا تھا اسے ختم کرتے اور یہ معمول رجب سے لے کر 10 ذی الحجہ تک جاری رہا)۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف

سیدی عبدالعزیز الدباغ فرماتے ہیں کہ ''**فلما کان الیوم الثالث من یوم العید**

رأیت سید الوجود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' (عید کے تیسرے دن مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا)۔ اس کے بعد سیدی عبداللہ البرناوی نے مجھ سے فرمایا ''**یا سیدی عبدالعزیز قبل الیوم کنت اخاف علیک والیوم حیث جمعک اللہ مع رحمتہ تعالیٰ سید الوجود امن قلبی واطمأن خاطری فاستودعک اللہ عزو جل**'' (اے سیدی عبدالعزیز آج تک مجھے تمہارے بارے میں ڈر تھا لیکن آج جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی رحمت سے تمہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس تک پہنچا دیا ہے تو اب تمہارے بارے میں میرا دل اور خیال مطمئن ہے، پس میں اب تمہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے حوالے کرتے ہوئے خدا حافظ کہہ رہا ہوں)۔

سیدی عبدالعزیز الدباغ فرماتے ہیں کہ اس ملاقات کے بعد سیدی عبداللہ البرناوی اپنے وطن تشریف لے گئے اور 1126ھ سیدی عبداللہ البرناوی کا وصال ہو گیا۔ ''**ولما مات سیدی عبداللہ البرناوی ورثت ما کان عندہ من الاسرار**'' (سیدعبدالعزیز الدباغ فرماتے ہیں کہ سیدی عبداللہ البرناوی کی وفات کے بعد ان کے تمام اسرار و معارف مجھے وراثت میں ملے)۔ سیدی عبداللہ البرناوی کو 70 سے زیادہ اسمائے حسنیٰ کے انوار عطا کئے گئے تھے۔

سیدی عبدالعزیز الدباغ فرماتے ہیں اسی طرح جو بزرگ قُطبیت کے مرتبے پر فائز تھے ان سے بھی مجھے ملاقات کا شرف حاصل رہا۔ ان میں ایک قُطبِ وقت شیخ منصور احمد بھی ہیں جن سے میری ملاقات سورج گرہن کے مشہور واقعہ سے ایک ماہ قبل ہوئی تھی اور جب ان سے میرا تعلق قائم ہوا تو ان کی سرپرستی میں بھی بہت سے عجیب و غریب واقعات پیش آئے۔ سیدی عبدالعزیز الدباغ فرماتے ہیں کہ شیخ منصور احمد کی وفات کے بعد میں ان کا روحانی وارث بنا۔

حضرت علامہ احمد ابن مبارک فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ سیدی عبدالعزیز الدباغ کو بے شمار مشائخ کرام کی صحبت میں رہنے کا شرف حاصل تھا۔ 10 سے زائد اولیاء کی روحانی وراثت آپ کو نصیب ہوئی۔ برکت کیلئے صرف چند مشائخ کے اسمائے مبارکہ کا ذکر کرتے ہیں۔

☆	شیخ الشیوخ، قُطب العارفین، امام الاولیاء والصالحین سیدنا خضر علیہ السلام
☆	سیدی عمر بن محمد الھواری رضی اللہ عنہ متولی روضۃ سیدی علی حرزہم۔(حضرت خضر علیہ السلام نے ان کی صحبت اختیار کرنے کی وصیت فرمائی تھی۔)
☆	سیدی عبداللہ البرناوی رضی اللہ عنہ
☆	سیدی منصور بن احمد رضی اللہ عنہ
☆	سیدی محمد اللھواج رضی اللہ عنہ
☆	غوثِ وقت عارفِ کامل سیدی احمد بن عبداللہ المصری رضی اللہ عنہ
☆	قُطبِ وقت سیدی یحییٰ رضی اللہ عنہ/ قُطبِ وقت سیدی محمد سراج رضی اللہ عنہ/ قُطبِ وقت سیدی علی بن عیسیٰ المغربی رضی اللہ عنہ/ سیدی محمد بن علی الکیمونی رضی اللہ عنہ/ سیدی عبداللہ بن الحراز رضی اللہ عنہ/ سیدی ابراہیم لمطہ رضی اللہ عنہ/ سیدی محمد المغربی رضی اللہ عنہ

دیوان میں شرکت

سیدی عبدالعزیز الدباغ فرماتے ہیں کہ جب مجھے پہلی مرتبہ "**دیــــوان**" (تکوینی نظام سے منسلک افراد کی مجلس) میں شرکت کا موقع ملا تو اس وقت کے غوث سیدی احمد بن عبداللہ المصری سمیت تمام حاضرینِ مجلس نے پہلے دن مجھے خصوصی طور پر "**کتمان السر**" (اسرار و رموز اور معارف کو چھپانا) کی تاکید کی، حتیٰ کہ شیخ احمد بن عبداللہ نے تمام حاضرین کو حکم دیا کہ وہ اِس (کتمان السر) کے بارے میں کوئی حکایت سنائیں جس پر تمام حضرات نے تقریباً دو سو واقعات سنائے۔

حضرت احمد ابن مبارک فرماتے ہیں کہ سیدی عبدالعزیز الدباغ نے ان میں سے صرف آٹھ واقعات میرے سامنے بیان کئے۔ برکت کیلئے یہاں صرف ایک حکایت کا تذکرہ کرتے ہیں۔

حکایت

دیوان میں حاضر ایک صاحب نے بیان کیا کہ میرے ایک مرید نے بارہ سال تک میری خدمت

کی، مجھے بھی اس کے ساتھ حد درجہ محبت تھی اور میرا خیال تھا کہ میں اپنی ایک بیٹی کی شادی اس کے ساتھ کردوں گا۔ میری یہ عادت تھی کہ میں ہر ہفتے تین دن کیلئے ساحلِ سمندر پر عبادت کیلئے چلا جاتا، ایک مرتبہ انہی ایام میں عید آگئی میرے چھ بیٹے، تین بیٹیاں اور ایک خادم تھا۔ جب گھر واپس آیا تو دیکھتا ہوں کہ اس مرید نے ہر ایک کیلئے نیا لباس خریدنے کے علاوہ دوسری اشیائے ضرور یہ بھی خرید کر گھر والوں کو بھیجیں۔ مجھے اس کے اس عمل سے بہت زیادہ خوشی ہوئی۔ پھر جب میں اس مرید سے ملا "**و طلب منی ان اعطیه السر و ألح علیَّ فی ذلک**" تو اس نے مجھ سے شدید اصرار کیا کہ میں اسے **سر** یعنی راز خاص عطا کروں۔ پس میں نے بادلِ نخواستہ اس کو راز عطا کیا ابھی اس بات کو چالیس روز بھی نہ گزرے تھے کہ اس کے بیان کردہ اسرار کی وجہ سے لوگوں نے اسے قتل کر دیا۔ کیونکہ یہ باتیں ماوراء العقول ہوتی ہیں جو ہر ایک کو سمجھ نہیں آسکتیں۔

فصل نمبر 3

(اس فصل میں سلامتی عقیدہ و کرامات کا ذکر ہے)

سیدی احمد بن مبارک فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ سیدی عبدالعزیز الدباغ ایک نادر الوجود، بلند مرتبہ اور ایسی عظیم شخصیت تھے جو کسی کرامت کی محتاج نہیں۔ معقول و منقول اور جملہ فنون میں آپ اپنی مثال آپ تھے۔ آپ نے کسی ظاہری استاد کے سامنے زانوئے تلمذ طے نہیں کئے، یہاں تک کہ بچپن سے لے کر کبر سنی تک کبھی کسی مجلس میں درس حاصل کرتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ آپ کے پاس تمام کا تمام علم خداداد صلاحیت اور **لدنی** تھا، آپ کی سب سے بڑی کرامت جو سب کرامات پر حاوی ہے وہ سلامتی عقیدہ اور اس پر استقامت تھی۔

ایک مرتبہ سیدی عبدالعزیز الدباغ نے ارشاد فرمایا کہ کسی شخص کو اس وقت تک **فتح** نصیب نہ ہوگی جب تک وہ شخص "**الا اذا کان علی عقیدة اهل السنة والجماعة**" (اہل سنت والجماعۃ کے عقیدہ پر ثابت قدم نہ ہوگا)۔ کسی ایک بھی ولی کامل کا عقیدہ اہل سنت والجماعۃ سے ہٹ کر نہیں تھا۔ آپ ہمیشہ عقیدہ اہل سنت والجماعت کی تعریف فرمایا کرتے، ایک مرتبہ آپ نے ارشاد فرمایا "**انی احبهم محبة**

عظيمة ويطلب من الله تعالى ان يتوفاه على عقيدتهم " (میں اہل سنت والجماعت سے بہت شدید محبت رکھتا ہوں اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا مانگا کرتا ہوں کہ اس حال پر انتقال ہو کہ اہل سنت والجماعت کے عقیدے پر ثابت قدم رہوں)۔ صحیح عقیدہ پر استقامت اختیار کرنا یقینی طور پر ایک بڑی کرامت ہے۔

سیدی احمد بن المبارک فرماتے ہیں کہ میں نے سیدی عبدالعزیز الدباغ کی جتنی کرامات اور مکشوفات کا مشاہدہ کیا ہے ان سب کو احاطہ تحریر میں لانا انتہائی مشکل ہے۔ ان میں سے چند ایک کا ذکر **الابریز** میں کیا ہے اور ہم ان میں سے چند ایک کا برکت کیلئے تذکرہ کرتے ہیں۔

کرامت

حضرت سیدی عبداللہ بن المبارک بیان فرماتے ہیں کہ جن دنوں میں سیدی عبدالعزیز الدباغ سے ابتدائی طور پر متعارف ہوا تھا انہی دنوں میرے ایک بیٹے کا وصال ہوا۔ جس کی وجہ سے میری اہلیہ بہت زیادہ پریشان رہتی، میں نے اسے تسلی دینے کی خاطر سیدی احمد بن عبداللہ کا ایک قول سنایا کہ "جب میری نظر بچوں اور ان پر نازل ہونے والی مصیبتوں پر پڑتی ہے تو مجھے ان پر رحم آتا ہے جو بچے انتقال کر جاتے ہیں وہ بہت سے مصائب کا سامنا کرنے سے بچ جاتے ہیں" میں نے یہ قول سناتے ہوئے اسے تسلی دی اور صبر کی تلقین کی۔ دوسرے دن جب میں سیدی عبدالعزیز الدباغ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے سیدی احمد بن عبداللہ کے قول سمیت میری تمام باتیں میرے سامنے دہرادیں جس سے مجھے اندازہ ہوا کہ آپ نے اپنے کشف کے ذریعے یہ تمام باتیں معلوم کرلی تھیں۔

کرامت

سیدی احمد بن المبارک بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد میارہ سے میری ملاقات ہوئی جنہوں نے چند سکے مجھے دیئے کہ میں ان کی طرف سے حضرت کی خدمت میں بطورِ نذرانہ پیش کروں۔ میں نے جب یہ سکے پیش کئے تو حضرت الشیخ نے فرمایا کہ مولانا محمد میارہ بہت اچھے آدمی ہیں، انہوں نے پہلے جیب میں ہاتھ ڈالا تو اس میں سے خراب سکے نکلے، وہ انہوں نے اپنے پاس رکھ لئے اور دوبارہ ہاتھ ڈال کر

جب اچھے سکے لئے تو ان سکوں کو میرے لئے بھجوادیا۔ سیدی احمد بن المبارک فرماتے ہیں کہ بعدازاں جب میری مولانا صاحب سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان کے سامنے شیخ کے بیان کردہ قول کا ذکر کیا تو انہوں نے اس بات کی تصدیق فرمائی۔

کرامت

سیدی عبداللہ ابن مبارک بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت کے صاحبزادے جن کا نام ادریس تھا سخت بیمار ہوگئے اس بیماری کے باعث حضرت کی اہلیہ شدید پریشان تھیں۔ ایک مرتبہ مجھے مغرب کے بعد حاضری کا موقع ملا، اس وقت صاحبزادہ صاحب کی حالت اس قدر تشویشناک تھی کہ وہ بات بھی نہیں کر سکتے تھے میں بھی سخت پریشان ہوا۔ حضرت کے ہمراہ جب میں ان کے گھر سے باہر نکلا تو آپ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ بچہ اس بیماری میں انتقال نہیں کرے گا بلکہ ٹھیک ہو جائے گا اور پھر ایسا ہی ہوا۔

ایک مرتبہ حضرت کی صاحبزادی مبارکہ سخت بیمار ہوگئیں اور وہ بیماری خاصی طول پکڑ گئی، جس پر آپ نے فرمایا کہ اس بچی کا ابھی انتقال نہیں ہوگا بلکہ یہ تندرست ہو جائے گی اور پھر ایسا ہی ہوا۔

حضرت سیدی عبداللہ ابن مبارک فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں شیخ کے ہمراہ مولانا محمد میارہ کے صاحبزادے کی عیادت کیلئے گیا اگرچہ اس وقت اس کی حالت بہت خراب تھی لیکن آپ نے فرمایا یہ بچہ اس بیماری کی وجہ سے انتقال نہیں کرے گا بلکہ صحت یاب ہو جائے گا اور پھر وہ بچہ صحت یاب ہو گیا۔

کرامت

مفتی ابو عبداللہ محمد احمد بن حسنین الزیاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں سیدی عبدالقادر الفاسی کی خانقاہ میں جانب قبلہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھا تھا، میرے سامنے ایک ستون تھا اور اس وقت وہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ میں وہاں پر بیٹھا اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر کر رہا تھا، کافی دیر کے بعد میرے دل میں خیال آیا کہ میں سیدی عبدالعزیز الدباغ کی ملاقات کیلئے جاؤں۔ خانقاہ سے اٹھا اور باہر جانے کے بعد ابھی چند قدم ہی میں نے اٹھائے تھے کہ مجھے یاد آیا کہ میں خانقاہ

میں کوئی چیز بھول آیا ہوں جب میں واپس پلٹا تو کیا دیکھتا ہوں کہ سیدی عبدالعزیز الدباغ ستون کے ساتھ کھڑے ہیں۔ حالانکہ ظاہری طور پر وہاں آنے کا کوئی اور دوسرا راستہ بھی نہیں تھا۔ میں نے آپ سے دریافت کیا کہ حضرت آپ یہاں کیسے تشریف لے آئے اور کب تشریف لائے ہیں جس کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ جب تم نے ذکر کرنا شروع کیا تھا۔

(زاویہ سیدی عبدالقادر الفاسی رضی اللہ عنہ)

کرامت

حضرت احمد ابن مبارک بیان کرتے ہیں کہ ہمارے زمانے کے جید فقیہ سیدی علی بن عبداللہ الصباغ کو ہمارے شیخ سے بہت زیادہ عقیدت و محبت تھی اور خواہش تھی کہ آپ کی وفات حضرت سیدی عبدالعزیز الدباغ کی خانقاہ میں ہو۔ جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ اپنے گھر والوں سے رخصت ہو کر فاس تشریف لے آئے اور حضرت کی خانقاہ میں مقیم ہو گئے۔ اس دوران آپ کی بیماری میں اضافہ ہو گیا

سیدی عبدالعزیز الدباغ نے انہیں وصیت کرنے کے بعد بارگاہِ رب العزت میں تیاری کا حکم دیا۔ جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو حضرت سیدی عبدالعزیز الدباغ نے اپنے پاس موجود حاضرین کو فرمایا کہ ابھی جناب علی الصباغی کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی ہے اور الصباغی اس وقت گھر کی دوسری منزل پر موجود تھے۔ کچھ حاضرین فوری اٹھ کر اس مقام پر آئے جہاں پر سیدی الصباغی آرام کر رہے تھے ان سے ان لوگوں نے اس زیارت کے بارے میں دریافت کیا تو الصباغی نے سر کے اشارے سے اس کی تائید کی، اور ہونٹوں پر ہلکی سی جنبش ہوئی ''جیسے کوئی شخص مسکراتا ہو'' اور اس کے ساتھ ہی آپ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔

کرامت

معروف فقیہ سیدی العربی الزیادی بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مغرب کی نماز کے بعد سیدی عبدالعزیز الدباغ کے خانۂ اقدس کی طرف گیا اور دروازے پر دستک دیئے بغیر باہر بیٹھا رہا۔ آپ اوپر والی منزل سے نیچے اترے تو سیڑھیوں میں آپ کے اترنے کی آہٹ سنائی دی۔ آپ نے میرا نام لے کر مجھے پکارا اور پوچھا کیا تم ایک گھنٹہ سے یہاں بیٹھے ہو؟ میں نے عرض کی جی ہاں، حالانکہ اس وقت اندھیرا ابھی چھا چکا تھا میں نے دروازے پر دستک بھی نہ دی تھی اور نہ ہی کسی کو اپنی آمد کی اطلاع کی تھی۔ جب آپ نیچے تشریف لائے تو میں نے آپ کی دست بوسی کا شرف حاصل کیا۔

کرامت

حضرت سیدی عبداللہ ابن مبارک بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت شیخ کی رہائش گاہ میں آپ کے ساتھ تبادلۂ خیال میں مصروف تھا کہ اچانک آپ کی اہلیہ کے رونے کی آواز سنائی دی اور یوں محسوس ہوا کہ جیسے وہ کسی صدمے کی وجہ سے آہ و پکار کر رہی ہیں۔ پتہ چلا کہ انہیں ابھی اپنے بھائی کی وفات کی اطلاع ملی ہے جو کسی دوسرے شہر میں مقیم تھے۔ آپ نے وہیں سے بلند آواز میں کہا کہ تمہارا بھائی ابھی زندہ ہے۔ اس کی موت کی اطلاع غلط ہے اور جب پتہ کروایا گیا تو آپ کی زوجہ کا بھائی زندہ تھا اور یہ کرامت لکھنے تک وہ ابھی زندہ ہیں۔

ان تین فصلوں کے بعد بارہ ابواب شروع ہوتے ہیں جو تمام کے تمام گنجینۂ علم وعرفان پر مبنی ہیں۔ ان میں اسرار و رموز بھی ہیں اور علمی و فقہی ابحاث بھی ہیں۔ اس لئے ہم صرف ان ابواب کے عنوانات کا ذکر کریں گے۔

باب نمبر 1	اس باب میں چند احادیث مبارکہ کی تشریح، سات حروف کا بیان، ان کی ذیلی اقسام، حروفِ تہجی میں سات حروف کے اجزاء، سورۃ الفاتحہ کی تفسیر، قرأتوں کی وضاحت، اختلاف قرأت کی سات اقسام، خوابات اور ان کی تعبیر اور زیارتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے اہم موضوعات کا تذکرہ
باب نمبر 2	تشریح بعض قرآنی آیات، سریانی زبان کی تفسیر، حروفِ مقطعات، مشاہدات اور علوم خمسہ جیسے معارف پر تفصیلی بحث
باب نمبر 3	ظلمت کا بیان جب وہ انسان کی ذات اور اعمال میں داخل ہو جاتی ہے۔
باب نمبر 4	دیوان الصالحین کا تفصیلی تذکرہ، سالک، مجذوب اور اولیاء کے تصرفات کا تفصیلی ذکر
باب نمبر 5	اس باب میں شیخ، مرید اور **فتح** کے بارے میں مکمل بحث
باب نمبر 6	اس باب میں تربیتِ شیخ سے متعلق تفصیل
باب نمبر 7	اس باب میں اولیائے کرام کے کلام کی شرح کا بیان
باب نمبر 8	اس باب میں حضرت آدمؑ کی تخلیق کا بیان
باب نمبر 9	اس باب میں تفصیل کے ساتھ **فتح** کے احکام
باب نمبر 10	اس باب میں برزخ کا تفصیلی بیان
باب نمبر 11	اس باب میں جنت کا تفصیلی بیان
باب نمبر 12	اس باب میں جہنم کا تفصیلی بیان

حضرت سیدی عبدالعزیز الدباغ رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک

حضرت سیدی عبدالعزیز الدباغ کا وصال 1032ھ میں ہوا۔ آپ کا سلسلۂ طریقت سیدنا خضر علیہ السلام کے ذریعے براہ راست سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ اس لئے اس سلسلۂ مبارکہ کو "**سلسلۂ خضریہ محمدیہ**" بھی کہتے ہیں۔ یہ سلسلہ سیدی عبدالعزیز الدباغ کے مریدوں، شاگردوں خصوصاً سیدی عبدالوہاب التازی کے ذریعے پھیلا۔ پھر سیدی احمد بن ادریس الفاسی کی کوششوں سے یہ سلسلہ حجازِ مقدس، مصر اور یمن تک جا پہنچا۔ سیدی محمد السنوسی اور سیدی عثمان الامیر غنی اور سیدی ابراہیم راشد کے ذریعے اس سلسلے نے لیبیا اور سوڈان میں بھی خاصی شہرت حاصل کی۔

قبرستان باب الفتوح میں دعا کے بعد غوثِ وقت حضرت سیدی عبدالعزیز الدباغ کے مزارِ مبارک کی طرف روانہ ہوئے۔ آج کل (نومبر 2007ء) آپ کے مزارِ مبارک پر نئی تعمیرات ہو رہی ہیں۔ جس کی وجہ سے مزارِ مبارک پر حاضرین کو اندر آنے کی اجازت نہیں۔ خادم کو بتایا کہ بھئی ہم بہت دور سے آئے ہیں مہربانی فرما کر ہمیں اندر جانے کی اجازت دی جائے، یقیناً یہ سیدی عبدالعزیز الدباغ کا تصرف ہے کہ ہمیں آپ کے مزارِ مبارک پر حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کی بارگاہِ اقدس میں اپنا، تمام احباب اور بالخصوص حضرت شیخ غلام رضا علوی قادری شاذلی مدظلہ العالی کا خصوصی ہدیۂ سلام پیش کیا۔ پھر آپ کے مزارِ مبارک پر

چادر کا نذرانہ پیش کیا۔ آپ کے پہلو میں آپ کے مرید و خلیفہ حضرت احمد بن مبارک السلجماسی کی بھی قبر مبارک ہے جنہوں نے حضرت کے ملفوظاتِ طیبات کو **الابریز** کی صورت میں جمع فرمایا۔ کچھ دیر آپ کی بارگاہ میں حاضر رہے پھر حسب معمول تصاویر بنائیں اور اس سفر کا الوداعی سلام کرتے ہوئے سیدی علی الحرزہم کے مزارِ مبارک پر حاضری کا شرف حاصل کیا۔

سیدی علی الحرازہم کا مزارِ مبارک قبرستان باب الفتوح کے مزارات میں سے ایک اہم مزار شمار ہوتا ہے۔ یہ وہ مزارِ مبارک ہے کہ جس کے باہر سیدی عبدالعزیز الدباغ کی پہلی مرتبہ سیدنا حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تھی۔

سیدی عبدالعزیز الدباغ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سیدی عبداللہ البرناوی نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارے خیال میں دنیا کی کون سی ایسی نعمت ہے جو جنت سے بہتر ہے؟ اور کون سی ایسی مصیبت ہے جو جہنم سے بدتر ہے؟ میں نے جواب دیا کہ حالتِ بیداری میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت جنت سے بہتر ہے اور حصولِ **فتح** کے بعد اس کا سلب ہو جانا جہنم سے بدتر ہے۔ یہ جواب سن کر سیدی عبداللہ البرناوی جھکے اور انہوں نے میرے پاؤں کو بوسہ دینا شروع کر دیا، میں نے پوچھا کہ آپ میرے پاؤں کیوں چوم رہے ہیں جس کے جواب میں انہوں نے فرمایا کہ میں نے 80 سے زیادہ مشائخ سے یہ سوال کیا تھا لیکن ان میں سے کسی ایک کا جواب بھی تمہارے جواب جتنا بہتر نہیں تھا۔

سیدی احمد ابن مبارک فرماتے ہیں کہ میں نے سیدی عبدالعزیز الدباغ سے سوال کیا کہ کیا سیدی عبداللہ البرناوی اس سوال کے جواب سے واقف تھے؟ یا وہ صرف اس سوال کے ذریعے لوگوں کی ذہانت کا امتحان لینا چاہتے تھے؟ جس پر سیدی عبدالعزیز الدباغ نے فرمایا کہ وہ اس سوال کے جواب سے اچھی طرح واقف تھے اور سوال کرنے کا مقصد صرف امتحان لینا تھا۔

ان تمام مقامات پر حاضری کے بعد ایک ٹیکسی میں سوار ہو کر فاس کے بڑے ٹیکسی سٹینڈ کی طرف روانہ ہوئے تاکہ زرعون اور مکناس میں زیارات کا شرف حاصل کیا جائے۔

زیاراتِ زرعون و مکناس
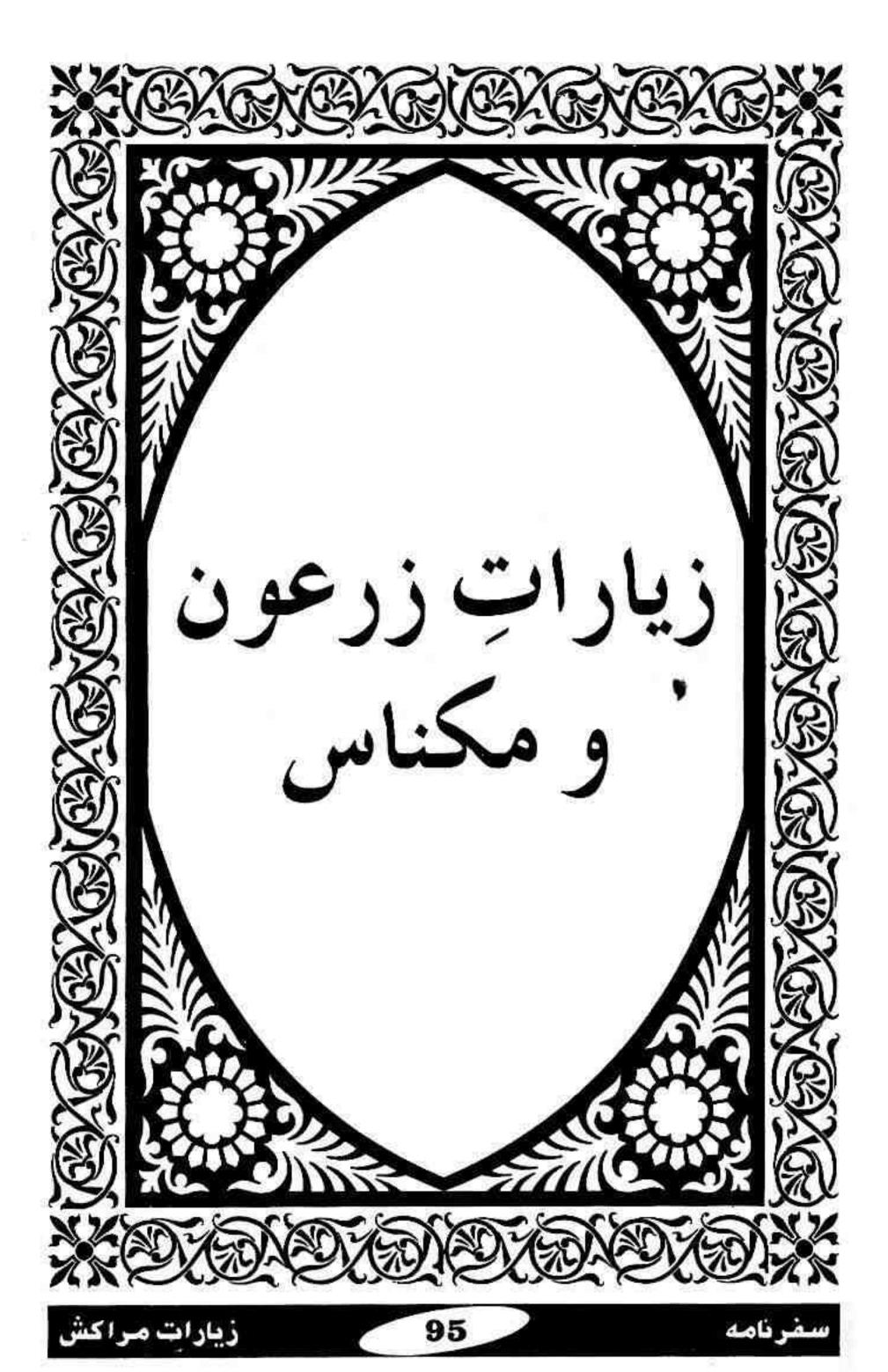
فاس ریلوے سٹیشن کے قریب ٹیکسیوں کا ایک بڑا سٹینڈ ہے جہاں سے ہر وقت ٹیکسیاں مختلف شہروں کیلئے روانہ ہوتی رہتی ہیں۔ ان ٹیکسیوں کو شیئرڈ ٹیکسی (مشترکہ) کہتے ہیں اور ان کے کرائے بھی مناسب ہوتے ہیں۔ ہم یہاں سے ایک ٹیکسی میں دوسرے مسافروں کے ہمراہ سوار ہو کر مکناس روانہ ہوئے تا کہ مکناس کی زیارات کے بعد دوسری ٹیکسی میں سوار ہو کر زرعون جائیں۔ لیکن اسی ٹیکسی والے سے جب بات کی تو وہ کہنے لگا کہ میں ہی آپ کو پہلے زرعون لے چلتا ہوں اور پھر واپسی پر مکناس میں مولای اسماعیل کے مقبرہ کی زیارت بھی کروا دوں گا۔

زرعون

فاس سے زرعون 70 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے، آدھا راستہ پہاڑی علاقے میں شمار ہوتا ہے۔ زرعون کا دوسرا نام مولای ادریس ہے اور اب اکثر لوگ زرعون کو مولای ادریس کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ حضرت مولای ادریس کا مزارِ مبارک پہاڑ کی ایک چوٹی پر ہے۔ آپ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے ہیں، شجرۂ نسب اس طرح سے ہے۔
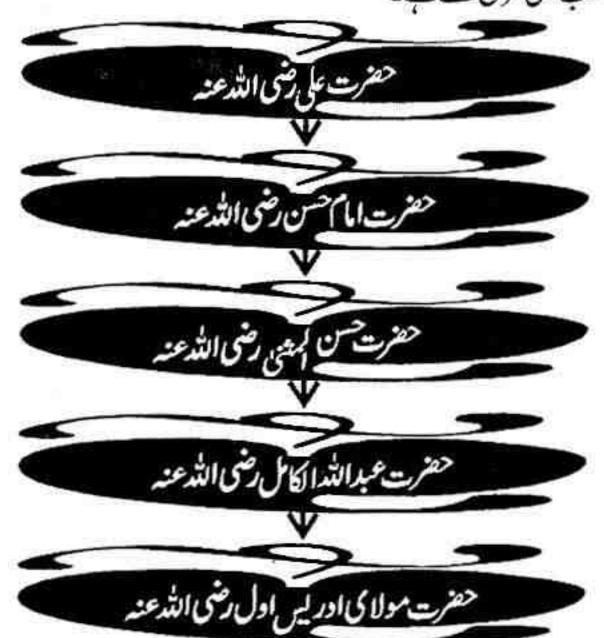
حضرت مولای ادریس بلادِ مغرب میں ادریسیہ خاندان کے بانی ہیں۔ عباسی خلیفہ موسیٰ الہادی کے دورِ حکومت میں اپنے ایک وفادار خادم مولیٰ الراشد کے ہمراہ پہلے مصر روانہ ہوئے اور 169 ھ میں آپ

نے بلادِ مغرب کی طرف ہجرت کی۔ یہاں پر بربر قبیلہ **"اوربہ"** کے سردار اسحاق بن محمد نے آپ کا شاندار استقبال کیا اور پھر اسی سردار کی تحریک اور کوششوں سے دوسرے قبائل نے بھی مولای ادریس کے ہاتھ پر بیعت کی۔

ایک شخص سلیمان الشماخ نے یکم ربیع الثانی 170ھ آپ کو زہر دیا جس کی وجہ سے آپ کی شہادت واقع ہوئی۔ 1110ھ سلطان مولای اسماعیل کے حکم سے مزارِ مبارک کی تعمیر مکمل ہوئی۔ یہاں پر ہر سال 12 ربیع الاول شریف کو وسیع پیمانے پر محافلِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انعقاد ہوتا ہے، اسی طرح ہر سال 26 رمضان المبارک کو ایک محفل منعقد ہوتی ہے جس میں بخاری شریف کا ختم کیا جاتا ہے۔

پہاڑی علاقہ ہونے کی وجہ سے، ہم تقریباً 2 گھنٹہ میں مولای ادریس پہنچ گئے۔ یہاں پر کثرت سے زائرین حاضری دیتے ہیں۔ مزارِ مبارک کی پوری عمارت انتہائی خوبصورت انداز میں تعمیر کی گئی ہے جو مراکشی طرزِ تعمیر کا عظیم شاہکار ہے۔ جس وقت ہم پہنچے تو اس وقت نمازِ ظہر کا وقت ہو چکا تھا۔ نمازِ ظہر ادا کی پھر بارگاہِ مولای ادریس میں حاضری کا شرف حاصل کیا۔ آپ کی بارگاہِ اقدس میں چادر کا نذرانہ پیش کیا، فاتحہ خوانی کی، دعا کے بعد جب روانہ ہونے لگے تو منتظم مزار نے جواباً ہمیں ایک چادر اور خوبصورت موم بتیوں کا تحفہ پیش کیا جسے ہم نے بارگاہِ مولای ادریس کا ہدیہ سمجھتے ہوئے قبول کیا، پھر باہر صحن میں دو حسنی ادریسی سادات سے ملاقات کی اور ان سے دعائے خیر و برکت حاصل کی۔ الوداعی سلام کرتے ہوئے احاطۂ مزار سے باہر آئے، ٹیکسی والا بھی انتظار کر رہا تھا ایک ہوٹل میں بیٹھ کر دوپہر کا کھانا کھایا اور شہرِ مکناس روانہ ہوئے۔

حسنی ادریسی سادات کے ہمراہ

مکناس

زرعون سے مکناس 35 کلومیٹر ہے لیکن پہاڑی علاقہ ہونے کی وجہ سے ہمیں شہر پہنچنے تک تقریباً 1½ گھنٹہ لگ گیا۔ اس شہر کا شمار بھی مورو کو کے چار شاہی شہروں میں ہوتا ہے۔ مکناس میں ہماری دلچسپی کے مقامات میں صرف سلطان مولای اسماعیل کا مقبرہ تھا، ٹیکسی والے کو یہ مقام معلوم تھا اس لئے وہ شہر میں داخل ہوتے ہی ہمیں مقبرہ مولای اسماعیل لے گیا۔ یہ مقبرہ وسیع وعریض رقبہ پر پھیلا ہوا ہے۔ بڑے بڑے ہالوں سے گزر کر آخر میں مقبرہ آتا ہے جو انتہائی خوبصورت اور فن تعمیر کا عظیم شاہکار ہے۔ غیر مسلموں کو مقبرہ کے اندر آنے کی اجازت نہیں، وہ باہر دروازے سے ہی اس مقبرہ کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور فوٹو گرافی کرتے نظر آتے ہیں۔ مقبرہ کے اردگرد دیواروں پر موجودہ حکمرانوں کا شجرۂ نسب تحریر ہے۔

(مقبرہ مولای اسماعیل)
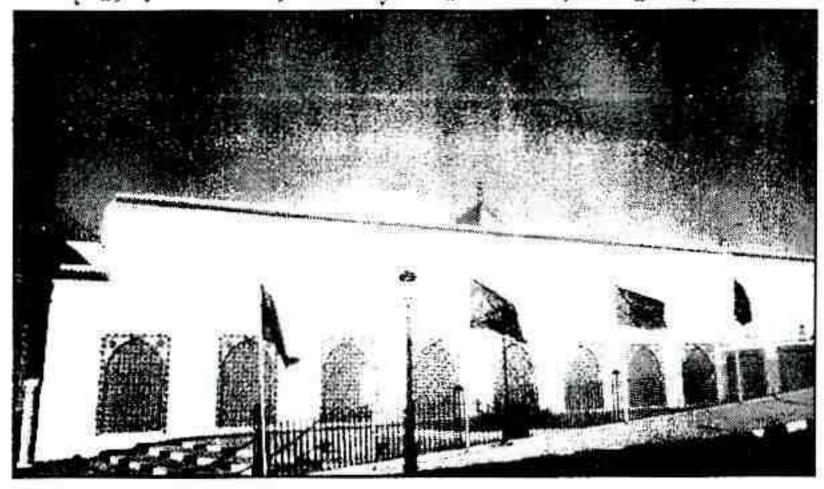
مولای اسماعیل کی قبر کے علاوہ اور بھی بہت سی قبریں ہیں، سب کیلئے فاتحہ پڑھی، مقبرہ سے باہر آئے اور ٹیکسی میں سوار ہو کر فاس روانہ ہوئے۔ راستے میں ایک مقام پر نماز عصر ادا کی اور مغرب تک ہم اپنے ہوٹل میں پہنچ گئے۔

بروز جمعۃ المبارک 16 نومبر نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد مزارات پر حاضری کیلئے سب سے پہلے سیدی عبد القادر الفاسی کے مزارِ مبارک کی طرف روانہ ہوئے۔ ہمارے ہوٹل سے یہ مقام بہت دور تھا لیکن

فصیل کے اندر پیدل چلنے کے علاوہ اور کوئی سواری میسر نہیں ہوتی۔ اس لئے تقریباً ایک گھنٹہ چلنے کے بعد زاویہ سیدی عبدالقادر فاسی پہنچے تو دیکھا کہ زاویہ بند ہے۔ لوگوں سے پوچھا لیکن کچھ پتہ نہ چل سکا۔ بالآخر بادلِ نخواستہ زاویہ کے باہر ہی کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھنی شروع کر دی۔ لیکن ان اولیاء کرام کے بعد از وصال بھی عجب تصرفات ہوتے ہیں کہ اچانک ایک شخص ہمارے پاس آیا اور ہم سے کہنے لگا کہ آپ انتظار کریں میں اس زاویہ کے منتظم کو بلا کر یا زاویہ کی چابی لے کر آتا ہوں۔ گو کہ اب ہم فاتحہ اور دعا پڑھ چکے تھے لیکن اسے صاحبِ مزار کا تصرف گردانتے ہوئے خاموش ایک طرف کھڑے ہو گئے۔

کچھ دیر کے بعد وہ شخص اپنے ہمراہ ایک نوجوان کو لے کر آیا اور اسے ہمارے ساتھ ملانے کے بعد خود کہیں چلا گیا، اس نوجوان نے زاویے کا دروازہ کھولا اور ہمیں اندر جانے کی اجازت دی، ایک ہی لائن میں چار قبورِ مبارکہ ہیں، دائیں طرف سب سے پہلے سیدی عبدالقادر فاسی کے والدِ ماجد کی قبر، بائیں جانب سیدی عبدالقادر فاسی کے دو چچا کی قبور اور عین درمیان میں مشہورِ زمانہ محقق حضرت علامہ سیدی عبدالقادر فاسی کا مزارِ مبارک ہے۔ ایک بار پھر ان بزرگوں کیلئے فاتحہ پڑھی اور دعا کے بعد اس نوجوان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے زاویہ سے باہر آ گئے۔ اس کے بعد مسجدِ اندلس کی زیارت کی یہ مسجد بھی فاس کی قدیم اور تاریخی مسجد ہے، اس کی تعمیر فاطمہ الفہر یہ (جس نے مسجد قرویین تعمیر کروائی) کی بہن مریم الفہر یہ نے کروائی۔ واپسی پر ایک جگہ ہمیں سیدی محمد جعفر الکتانی کا زاویہ نظر آیا، جو اس وقت بند تھا۔

سیدی مولای الصقلی کے مزارِ مبارک کی طرف جا رہے تھے تو گلی کے موڑ پر اچانک ایک آدمی نے ہمیں روک کر سلام کیا اور کہنے لگا کہ میں نے کل آپ کو زاویہ مولای ادریس میں دیکھا تھا اور آپ لوگ کچھ کتابیں بھی تقسیم کر رہے تھے (حالانکہ ہم نے اس شخص کو نہیں دیکھا تھا) اور پھر وہ کہنے لگا کہ میں آپ سے دو باتوں کے بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں ہم نے کہا بسم اللہ فرمائیں، کہنے لگا کہ سیدی مولای عبدالسلام مشیش حضرت مولای ادریس کی اولاد میں سے ہیں (حالانکہ ہم نے اس سے یا اور کسی سے کوئی ایسا سوال نہیں کیا تھا) پھر وہ پوچھنے لگا کہ کیا آپ نے سیدی العربی الدرقاوی کے مرشد سیدی علی جمال کے مزارِ مبارک کی زیارت کی ہے تو میں نے جواب دیا کہ ان کے مزارِ مبارک کے بارے میں ہمیں معلوم نہیں۔ جس پر اس شخص

نے کہا کہ اگر آپ ان کے مزار کی زیارت کرنا چاہتے ہیں تو پھر میرے ساتھ چلیں، ہم نے اسے غیبی مدد اور صاحب مزار کا تصرف سمجھتے ہوئے کہ وہ اپنی بارگاہ میں حاضری کا شرف بخشنا چاہتے ہیں اس شخص کے پیچھے چل پڑے، اور کچھ ہی دیر میں ہم اس مقام پر حاضر تھے، سلام پیش کیا، فاتحہ شریف پڑھی اور دعا کی۔ بعد میں وہ شخص کہنے لگا آئیں اب میں آپ کو غوث وقت شیخ ابو مدین رضی اللہ عنہ کے خلوت خانہ کی زیارت کروا دیتا ہوں۔

بحمد اللہ! اس مقام کی بھی باہر سے زیارت کا شرف حاصل کیا۔ سامنے ایک مسجد بھی نظر آئی جس کا نام بھی مسجد ابوشعیب مدین تھا۔ ان مقامات پر حاضری کے بعد اس شخص کا شکریہ ادا کیا اور جامع قرویین میں جمعۃ المبارک کی ادائیگی کیلئے پہنچ گئے۔
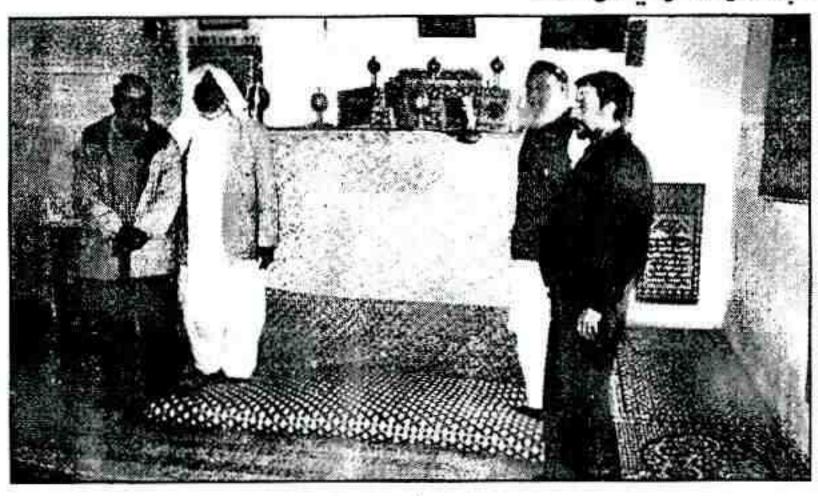
مزارِ مبارک حضرت سیدی علی الجمال رضی اللہ عنہ (فاس)

شہر فاس میں تین روز کے قیام کے بعد سیدی عبدالسلام مشیش کی بارگاہ میں حاضری کیلئے بروز ہفتہ 17 نومبر فاس سے بذریعہ ٹرین "**سیدی قاسم**" اور پھر "**مولای مھدی القصر الکبیر**" روانہ ہوئے۔

زیاراتِ
جبلِ عَلَمُ
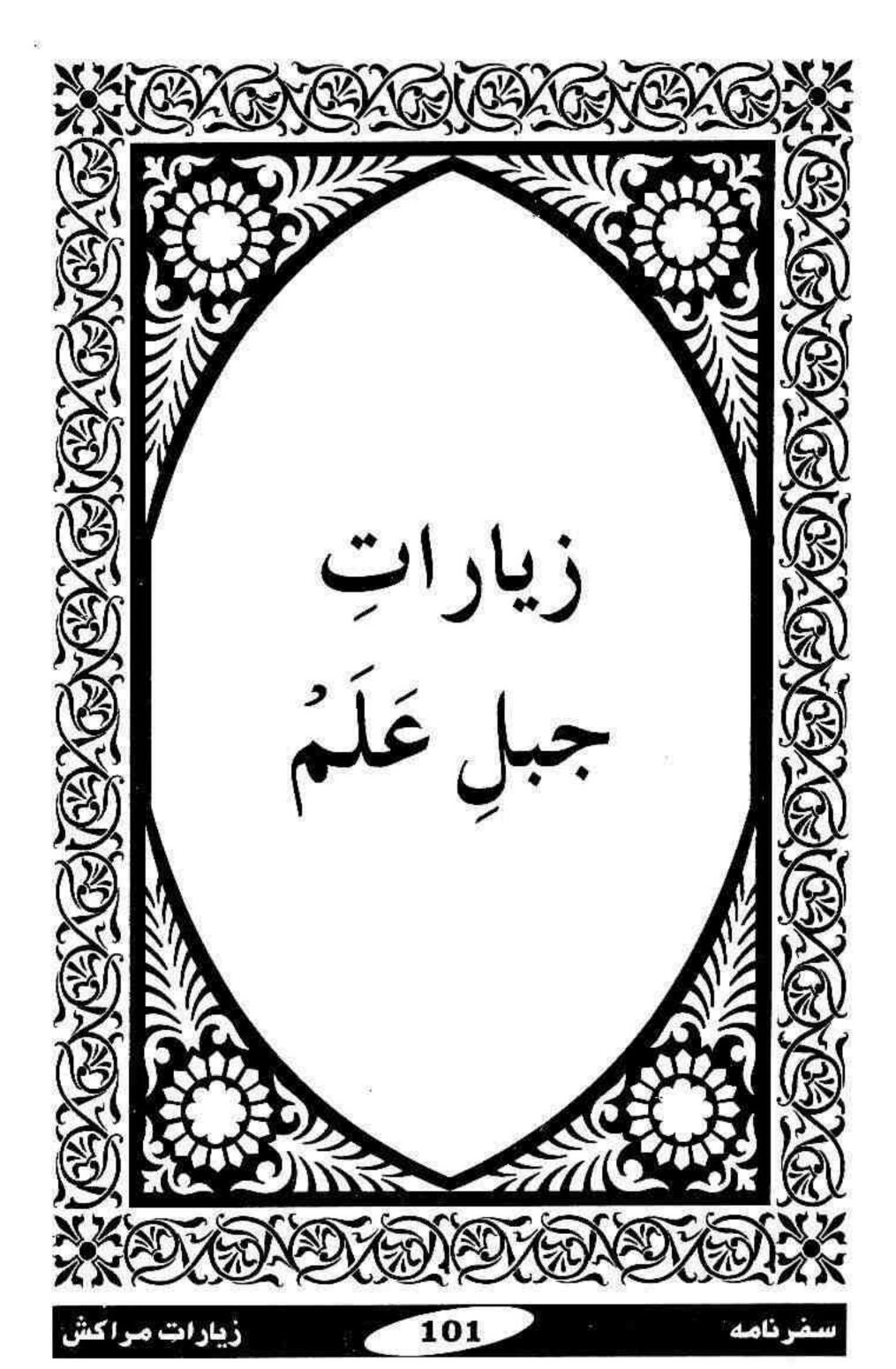
سیدی عبدالسلام مشیش رضی اللہ عنہ

مورو کو کے شہر **تتوان** سے جنوب مشرق کی طرف ایک طویل پہاڑی سلسلہ کے درمیان ایک اونچے پہاڑ جبلِ علم (Mount Alam) کی چوٹی پر قُطبِ وقت سیدی عبدالسلام مشیش رضی اللہ عنہ شاہِ بلوط کے ایک درخت کے نیچے آرام فرما ہیں۔ پورے سفرِ مورو کو کے دوران ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ یہاں کے لوگوں کو اور کسی شخصیت کے مزار کے بارے میں معلومات ہوں یا نہیں لیکن انہیں حضرت مولای ادریس، حضرت مولای عبدالسلام مشیش اور سیدی محمد بن سلیمان الجزولی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مزاراتِ مبارکہ کے بارے میں ضرور علم ہوتا ہے۔ اس سے ان شخصیاتِ مبارکہ کی عظمت وشہرت اور ان سے عقیدت ومحبت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

شہرِ فاس کی زیارات کے بعد اس عظیم مقامِ مقدس پر حاضری کیلئے ہم بذریعہ ٹرین "**القصر الکبیر مولای مهدی**" پہنچے اور یہاں سے ٹیکسی میں سوار ہو کر **العرایش** شہر پہنچے۔ العرایش سے جبلِ علم کا فاصلہ 110 کلومیٹر ہے جو تقریباً پہاڑی علاقے میں شمار ہوتا ہے۔ العرایش پہنچنے تک شام ہو چکی تھی۔ اس لئے مناسب سمجھا کہ رات العرایش میں گزار کر علی الصبح جبلِ علم کی طرف روانہ ہوں۔ دوسرے دن بروزِ اتوار 18 نومبر 2007ء نمازِ فجر کی ادائیگی اور ناشتہ کے بعد ایک ٹیکسی والے سے بات طے کر کے جبلِ علم کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں چھوٹی چھوٹی آبادیاں بھی ملیں۔ لیکن اکثر علاقہ غیر آباد اور چٹانوں پر مشتمل تھا۔ ٹریفک بھی بہت کم نظر آئی۔

حضرت سیدنا عبدالسلام مشیش کی ولادتِ باسعادت جبلِ علم کے قریب "**قبیلہ بنی عروس**" میں ہوئی۔ آپ کا شجرہ نسب سیدی مولای ادریس سے ہوتا ہوا حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔ اس لئے آپ الادریسی الحسنی بھی کہلاتے ہیں۔ 16 برس کی عمر میں طلب علم کی خاطر گھر سے روانہ ہوئے۔ آپ کے پہلے استاد ومرشد شیخ عبدالرحمٰن المدنی الزیات رضی اللہ عنہ ہیں۔ جن کی زیرِ تربیت آپ مدینہ منورہ میں مقیم رہے۔ حضرت شیخ عبدالرحمٰن المدنی آپ سے فرمایا کرتے تھے کہ آپ عبادت میں مصروف رہا کریں جب فارغ ہوں گے تو کھانا تیار پائیں گے۔ ایک رات اس کھانے کے بارے میں آپ کچھ متفکر

تھے کہ آپ کے سامنے آپ کے مرشد ظاہر ہوئے اور فرمایا بلا خوف و خطر اس کھانے کو تناول کرو کیونکہ آپ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہیں۔ کچھ عرصہ بعد آپ وطن واپس روانہ ہوئے ، دورانِ سفر بجائیہ میں مشہور اندلسی صوفی سیدی ابو مدین شعیب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جن سے بیعت ہونے کے بعد درسِ طریقت حاصل کیا اور واپس وطن تشریف لے آئے۔ واپس آ کر اپنی خانقاہ میں زہد و ریاضت کی زندگی بسر کرنے لگے۔ آپ کا ارشادِ مبارک ہے کہ ہمیشہ خالق کی محبت میں گم رہو۔ مخلوق سے رابطہ رکھنے کی بجائے ہمیشہ اللہ تبارک و تعالیٰ سے مضبوط رابطہ رکھو اور اس کی رضا کے طالب رہو۔ حضرت سیدنا عبدالسلام مشیش کی شہرت اپنے قبیلے کی حدود سے نکل کر سارے شمالی مراکش میں پھیل گئی ، پھر آپ ممالکِ مغرب میں اسی پائے کے قُطب مانے گئے جیسے مشرق میں سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ مانے جاتے ہیں۔ یہ وہی قُطبِ وقت تھے کہ جن کی تلاش میں سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ نے بلادِ مشرق کا سفر فرمایا اور جب آپ کی ملاقات حضرت شیخ ابوالفتح الواسطی سے ہوئی تو انہوں نے آپ سے فرمایا کہ تم قُطبِ وقت کی تلاش میں یہاں آئے ہو جب کہ وہ تمہارے ملک میں موجود ہے۔ سیدنا ابوالحسن الشاذلی پہاڑ کی چوٹی پر مقیم قُطبِ وقت سے ملاقات کیلئے اُوپر چڑھنا شروع ہوئے تو سیدنا عبدالسلام مشیش نے اپنی خانقاہ سے باہر نکل کر آپ کا استقبال کرتے ہوئے آپ کا پورا سلسلۂ نسب بیان کر دیا۔ پھر فرمایا تم ہمارے پاس بحیثیت ایک فقیر آئے ہو تو اس فقر کے عوض تم نے دنیا و آخرت کی دولت حاصل کر لی ہے۔ پھر سیدنا ابوالحسن الشاذلی نے آپ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں کئی روز تک آپ کے پاس مقیم رہا اور آپ کی خصوصی توجہات اور فیوضات و برکات سے مجھے نورِ بصیرت عطا ہوا۔ سیدنا ابوالحسن الشاذلی فرماتے ہیں کہ اسی قیام کے دوران سیدی عبدالسلام مشیش کی بہت سی کشف و کرامات کا بھی مشاہدہ کیا اور مجھے قُطبیت کے منصب پر فائز ہونے کی بشارت دی اور فرمایا کہ اے علی! تم افریقہ کی طرف کوچ کر جاؤ۔ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ سفر سے پہلے مجھے وصیت فرمائیں جس پر سیدی عبدالسلام مشیش نے فرمایا اے علی! **اَللّٰہُ اَللّٰہ وَالنَّاسُ اَلنَّاس** اللہ اللہ ہے اور لوگ لوگ ہیں، ان کے ذکر سے اپنی زبان کو بچانا، خداوند تعالیٰ کی یاد کو ہر وقت دل میں بسائے رکھنا، لوگوں پر توکل نہ کرنا، اپنے فرائض کی پابندی کرنا، خلق خدا کی طرف توجہ مت کرنا حتیٰ کہ

خداوند تعالیٰ کی طرف سے تمہیں ایسا کرنے کا حکم نہ مل جائے۔ خداوند تعالیٰ کی رہنمائی ہمیشہ تمہارے ساتھ ہو گی۔

سیدی عبدالسلام مشیش ہمیشہ تلقین فرمایا کرتے تھے کہ قوانینِ شریعت پر عمل کرو، گناہ سے بچو، تمام دنیاوی خواہشات سے دل کو دور رکھو، جو کچھ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے آئے اسے خوشی سے قبول کرو، خداوند تعالیٰ کی محبت کو ہر چیز سے مقدم جانو۔

ہم جس گاڑی میں جبلِ علم کی طرف سفر کر رہے تھے اس کا ڈرائیور بھی بہت اچھا آدمی تھا۔ دورانِ سفر وہ بھی ہمیں اس مقامِ مقدس کے حوالے سے معلومات فراہم کرتا رہا۔ تقریباً دو گھنٹے میں ہم جبلِ علم کے قریب پہنچ گئے۔ گاڑی کھڑی کی اور جیسے ہی پہاڑ کے اوپر چڑھنا شروع کیا تو میں 800 سال قبل کے ماحول میں جا پہنچا کہ وہ کیا عجب منظر ہوگا کہ جب سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ قُطب وقت کی ملاقات کیلئے اسی بابرکت پہاڑ پر چڑھ رہے ہوں گے اور قُطب وقت اپنی غار سے نکل کر اس حسنی شہزادے کے استقبال کیلئے نیچے کی طرف اتر رہے ہوں گے۔ ابھی انہی خیالوں میں محو تھا کہ سامنے آپ کا مزارِ مبارک نظر آیا۔ جس کو شاہِ بلوط کے طویل العمر درخت کی شاخوں نے گھیر رکھا ہے۔ آپ کا مزارِ مبارک ایک مختصر سی چار دیواری کے اندر ہے جو قدیم پتھروں سے بنی نظر آتی ہے۔ چار دیواری کے دو اطراف میں چھوٹی چھوٹی کھڑکیاں نصب ہیں۔ یہاں پر کثرت سے لوگ حاضری کیلئے آتے ہیں حالانکہ اس مشکل مقام پر پہنچنا اتنا آسان نہیں۔ لیکن یہ صرف صاحبِ مزار ہی کا تصرف ہے۔ ہم نے جتنی تعداد میں زائرین یہاں پر دیکھے مورد کو میں شاید ہی کسی دوسرے مقام پر دیکھے ہوں۔ چار دیواری کی ایک کھڑکی کے سامنے بیٹھ گئے، سلام پیش کیا، ختم شریف پڑھا، جن احباب نے سلام کیلئے کہا تھا، ان سب کا سلام پیش کیا۔ یہاں پر آنے والے زائرین مل کر تلاوت کرتے ہیں اور اجتماعی طور پر ذکر وفکر میں مشغول نظر آتے ہیں۔ کچھ لوگ مقامی زبان میں مختلف قسم کے نعرہ جات بھی بلند کرتے نظر آئے۔ آپ کے مزارِ مبارک کے پہلو میں دو اور مزاراتِ مبارکہ بھی بتائے جاتے ہیں۔ جن میں ایک آپ کے خادم کا اور دوسرا آپ کے ایک صاحبزادے کا مزار ہے۔ غالباً یہ وہی صاحبزادہ ہیں جن کے بارے میں سیدنا ابوالحسن الشاذلی نے فرمایا تھا کہ میں ایک دن سیدی عبدالسلام مشیش کی بارگاہِ اقدس میں

موجود تھا۔ آپ کے ہمراہ آپ کے ایک صاحبزادہ بھی تشریف فرما تھے۔ اس دوران مجھے خیال آیا کہ میں جنابِ شیخ سے اللہ تبارک و تعالیٰ کے اسمِ اعظم کے متعلق سوال کروں۔ ابھی اس خیال کا آنا تھا کہ فوراً وہ صاحبزادہ اٹھے اور مجھے زور سے ہلا کر کہنے لگے **"یا ابا الحسن انت اردت ان تسأل الشیخ عن اسم اللہ الاعظم"** کہ اے ابوالحسن تو سوچ رہا ہے کہ تو شیخ سے اسمِ اعظم کے بارے میں سوال کرے۔

سیدنا عبدالسلام مشیش کے احاطۂ مزار کے اردگرد کئی مزارات ہیں۔ جن کے بارے میں ہمیں بتایا گیا کہ ان میں سے اکثر مزارات آپ کی اولادِ امجاد اور کچھ دوسرے اولیائے کرام کے مزاراتِ مبارکہ ہیں۔ آپ کی نسبی اولاد ابھی تک چلی آرہی ہے اور شرفاء کے نام سے مشہور ہے۔

سیدنا عبدالسلام مشیش کے قرب میں کچھ وقت گزارا اور یہاں بیٹھے اپنی قسمت پر فخر و ناز کر رہے تھے کہ ان بزرگوں کا ہم پر کتنا کرم اور مہربانی ہے کہ سال 2006ء میں بانی سلسلہ شاذلیہ کی بارگاہ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا اور اب سال 2007ء میں آپ کے مرشد کریم قطبِ وقت سیدی عبدالسلام مشیش کے قرب میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ کوئی شخص بھی خود ان مقامات مقدس پر حاضری نہیں دے سکتا بلکہ جو بھی جاتا ہے وہ صرف انہی کی توجہ اور منظوری سے جاتا ہے۔

بحمد اللہ! یقیناً ہم خوش قسمت ہیں کہ یہ بزرگانِ دین ہم ناچیزوں پر خصوصی مہربانی اور توجہ فرماتے ہیں اور اگر بات دنیاوی مال و متاع کی ہوتی تو میں ذاتی طور پر ایسے بے شمار افراد کو جانتا ہوں کہ جن کے پاس دنیاوی اسباب کے انبار لگے ہیں لیکن وہ آج تک کسی بھی سفر زیارات کیلئے روانہ نہ ہو سکے۔ لہٰذا اپنی خوش قسمتی اور سعادت مندی پر نہایت عجز و انکسار سے بارگاہِ رب العالمین میں شکر ادا کرتا ہوں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہماری اس چند روزہ زندگی میں ایسے سفرِ زیاراتِ مقدسہ کو جاری و ساری رکھے۔ آمین۔

سیدی عبدالسلام مشیش کی بارگاہِ مبارکہ میں الوداعی سلام کے بعد پہاڑ سے نیچے اترنا شروع ہوئے تو اچانک حضرت سیدنا عبدالسلام مشیش کی اولادِ مبارک کی ایک شخصیت نے ہمیں روک لیا اور کہا کہ آپ سیدی عبدالسلام مشیش کے مہمان ہیں، آپ سب لوگ میرے ساتھ میرے گھر چلیں تاکہ میں آپ کی خدمت کروں۔ ہم یہ سن کر حیران ہو گئے اور ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہم اجازت چاہتے ہیں کیونکہ ہم جلدی

میں ہیں لیکن وہ بضد تھے بالآخر یہ طے پایا کہ ایک ہوٹل میں بیٹھ کر ان کی طرف سے چائے کی دعوت قبول کی جائے۔ پھر ان کے ساتھ مل کر ایک ہوٹل میں بیٹھے۔ چائے کی محفل کے دوران ان سے بڑی مفید معلومات حاصل ہوئیں۔ انہوں نے بتایا کہ حج کے مبارک دن یعنی یوم عرفہ والے دن لاکھوں کی تعداد میں زائرین اس مقام پر حاضری دیتے ہیں۔ کیونکہ اس حاضری کو ''**حجّ المساکین**'' کہا جاتا ہے۔ اس موقع پر ایک لاکھ کے قریب زائرین دور دراز کے علاقوں سے آتے ہیں، اس پورے علاقے میں خیمے نصب ہوتے ہیں جن میں زائرین قیام کرتے ہیں۔ اسی طرح عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر بھی یکم ربیع الاول تا بارہ ربیع الاول شریف محافلِ ذکر وفکر منعقد ہوتی ہیں۔ اسی طرح ہر سال یکم جولائی کو بادشاہِ وقت کی طرف سے ایک سرکاری وفد حاضری کیلئے آتا ہے اور اس موقع پر یہاں مقیم سیدنا عبدالسلام مشیش کی اولاد میں تحائف تقسیم کئے جاتے ہیں۔ اس شخصیت کے ہمراہ کچھ وقت گزارنے کے بعد الوداعی ملاقات کر کے چشمۂ سیدی عبدالسلام مشیش پر پہنچے تاکہ اس کا متبرک پانی پیا جائے۔ پہاڑ پر یہ چشمہ آپ ہی کی دعا سے جاری ہوا تھا جو اب تک موجود ہے۔ اس چشمے کا پانی انتہائی شفاف اور ٹھنڈا ہے۔ جی بھر کر پانی پیا، اس کے بعد گاڑی میں سوار ہو کر واپس **شهر العرایش** پہنچے۔ نمازِ ظہر ادا کی، ہوٹل سے سامان اٹھایا اور ایک ٹیکسی میں سوار ہو کر **مولای مهدی** ریلوے سٹیشن کی طرف روانہ ہوئے اور وہاں سے چار بجے والی ٹرین میں سوار ہو کر تقریباً سوا سات بجے **رباط** پہنچ گئے۔

شاہِ بلُوط کے درخت کے نیچے سیدی عبدالسلام مشیش رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک ہے۔

زیاراتِ رباط
وَ
زیاراتِ دارالبیضاء
(کاسابلانکا)
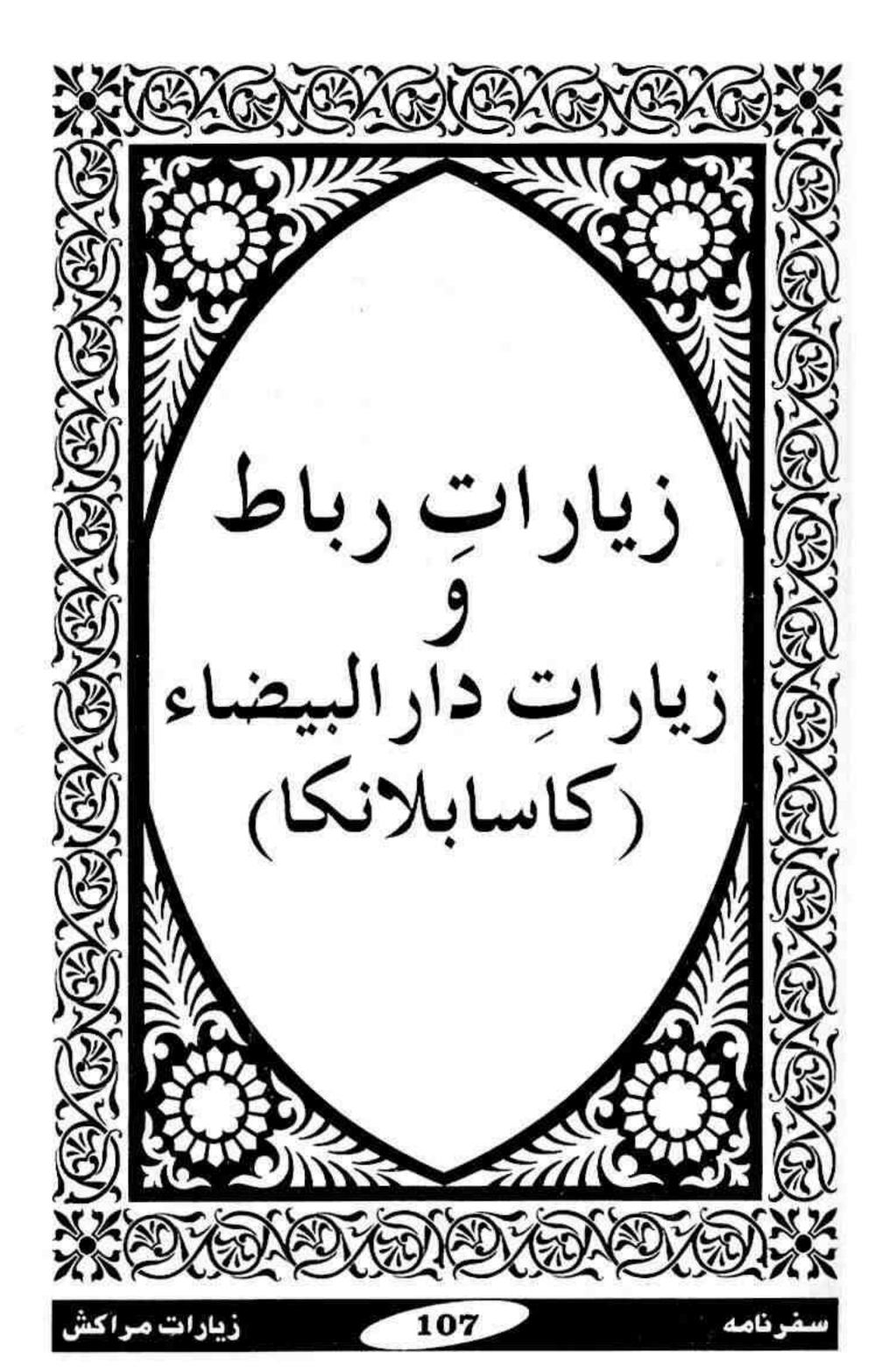
رباط مملکتِ مورو کو کا دار الحکومت ہے۔ تمام غیر ملکی سفارتخانے اسی شہر میں ہیں۔ مورو کو کا دوسرا بڑا شہر جو طویل فصیلوں میں گھرا ہوا ہے۔ یہاں کے اہم مقاماتِ مقدسہ میں سیدی احمد التیجانی کے خلیفہ سیدی عربی بن سائح کا مزارِ مبارک، مقبرہ شاہ محمد الخامس و شاہ حسن ثانی اور قدیم تاریخی مسجد "**السنة**" سرِ فہرست ہے۔

سیدی عربی بن سایح رضی اللہ عنہ

سیدی عربی بن سائح تیجانی سلسلہ کے ایک مشہور ولیٔ کامل ہو گزرے ہیں۔ آپ بانی سلسلۂ تیجانیہ سیدی احمد التیجانی کے خلیفہ تھے اور آپ ہی کی وجہ سے رباط میں سلسلۂ تیجانیہ کو کافی عروج حاصل ہوا۔ اس ولیٔ کامل کی بارگاہ میں بھی حاضر ہوئے۔ مزارِ مبارک پر کافی لوگوں کو حاضری دیتے ہوئے دیکھا۔ آپ کا مزارِ مبارک رباط شہر کے ایک سرے پر واقع ہے۔ مزارِ مبارک کے ساتھ زاویہ اور ایک مسجد ہے جس میں نماز کے علاوہ لوگ ذکر و فکر میں مشغول رہتے ہیں۔ آپ کے مزارِ مبارک پر حاضری دینے کے بعد جب ہوٹل آرہے تھے تو راستے میں ایک گلی سے گزرتے ہوئے ایک مقام پر اچانک نگاہ پڑی تو پتہ چلا یہاں پر ایک شاذلی ولی اللہ کا مزارِ مبارک ہے جو 12 ویں صدی کے بزرگ ہیں۔ مزار کا دروازہ بند تھا اس لئے باہر سے ہی فاتحہ پڑھی۔

مسجد السنة

رباط شہر کی قدیم و تاریخی مسجد جس کو مسجد السنۃ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، **مسجد السنة هو احد المساجد التي بناها السلطان العالم سيدي محمد بن عبدالله في جمادى الاول** 1199ھ - 1785۔ مسجد السنۃ ان مساجد میں سے ایک ہے جس کو سلطان سیدی محمد بن عبداللہ نے جمادی الاول 1199ھ بمطابق 1785ء میں تعمیر کروایا۔ مسجد نہایت خوبصورت اور فنِ تعمیر کا نادر نمونہ ہے۔ 1325ھ میں مولای عبدالعزیز نے اس کی تجدید و اصلاح کروائی۔ یہ مسجد مرکزِ شہر کے ایک خوبصورت مقام پر واقع ہے۔ مسجد کے اندرونی نقش و نگار قابلِ دید ہیں۔ مسجد کے مرکزی دروازے پر مسجد کی مکمل تاریخ درج ہے۔ بحمد اللہ! اس تاریخی مسجد میں نماز پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

مقبرہ شاہ محمد الخامس و شاہ حسن الثانی

یہ شاہی مقبرہ شہر کے وسط میں واقع ہے۔ہم اس مقبرہ کو دیکھنے کیلئے اپنے ہوٹل سے پیدل ہی چل پڑے کیونکہ ہمیں بتایا گیا کہ یہ قریب ہی واقع ہے۔سب سے پہلے ایک خوبصورت باغ آتا ہے،جس میں خوبصورت فوارے نصب ہیں۔اس سے گزر کر باہر نکلیں تو حسان ٹاور (مینار) آتا ہے۔اس کے متعلق ایک گائیڈ نے ہمیں بتایا کہ ایک طویل عرصہ قبل یہاں پر ایک وسیع وعریض مسجد تھی یہ اس کا مینار ہے،اس مقام پر ایک مرتبہ شدید زلزلہ آیا تھا جس کی وجہ سے اس بلند و بالا مینار کا آدھا حصہ گر گیا اور یہ آدھا حصہ اب اس کی باقیات ہیں۔اس سے گزرنے کے بعد سامنے شاہی مقبرہ آتا ہے،مورو کو کے موجودہ شاہی حکمرانوں کا تعلق سادات کے حسنی گھرانے سے ہے،ہم نے اسی نسبت سے ان کے مقابر پر حاضری دی اور فاتحہ پڑھی۔اس عظیم اور خوبصورت مقبرہ میں تین قبور ہیں جو پہلی منزل پر ہیں۔جہاں پر عام آدمی کا داخلہ ممنوع ہے اس مقام پر صرف بادشاہِ وقت اور غیر ملکی سرکاری وفود داخل ہوتے ہیں۔عین وسط میں موجودہ شاہی حکمران کے دادا محمد الخامس یعنی شاہ حسن ثانی کے والد کی قبر ہے۔تھوڑا سا آگے دائیں جانب شاہ حسن کے برادر امیر مولائی عبداللہ کی قبر ہے اور بائیں جانب شاہ حسن ثانی کی قبر ہے۔مقبرے کا اندرونی گنبد مراکشی فن تعمیر کا عظیم شاہکار اور قابلِ دید ہے۔مقبرہ کے اندر چاروں کونوں میں نہایت خوبصورت لباس میں ملبوس چاق و چوبند گارڈ کھڑے نظر آئے جو ہر دو گھنٹے کے بعد تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ان قبور کے پاس ایک قاری ہمہ وقت تلاوتِ قرآن میں مصروف نظر آتے ہیں۔ہم نے بھی ان کیلئے فاتحہ پڑھی اور مغفرت کی دعا کرنے کے بعد باہر آ گئے۔اس مقبرہ کی زیارت کیلئے کافی تعداد میں لوگ ہر وقت آتے رہتے ہیں۔ایک طرف مقبرہ ہے تو اسکی دوسری جانب سامنے بحر اوقیانوس کا تاحدِ نظر نیلگوں پانی۔

کاسابلانکا

کاسابلانکا ہسپانوی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں ''سفید گھر'' عربی میں اس کو **الدار البیضاء** کہتے ہیں۔یہ شہر بحر اوقیانوس کے کنارے واقع ہے۔مورو کو کا سیاسی دارالحکومت رباط ہے جب کہ اقتصادی دارالحکومت کاسابلانکا ہے جیسے ہمارے ہاں کراچی۔مورو کو کی اہم بندرگاہ بھی اسی شہر میں ہے۔

اسلامی مقامات میں یہاں کی جامع مسجد شاہ حسن ایک اہم مقام رکھتی ہے۔یہ مسجد نہایت خوبصورت اور مراکشی فن تعمیر کا نادر نمونہ ہے۔وسیع و عریض رقبے پر تعمیر شدہ یہ مسجد سابقہ حکمران شاہ حسن ثانی

کی یاد دلاتی ہے، اس مسجد کا ڈیزائن فرانس کے مشہور ماہرِ تعمیرات Michel Pinseau نے تیار کیا۔ دنیا کی دوسری بڑی مسجد ہے، اندرونی حصہ میں 25000 نمازی سما سکتے ہیں جبکہ مسجد کے صحنوں میں 80000 نمازیوں کی گنجائش ہے۔ اس مسجد کا مینار دنیا کا بلند ترین مینار ہے جس کی اونچائی 210 میٹر (689 فٹ) ہے۔ مسجد کے دروازے برقی، حرکت کرنے والے چھت اور سردیوں میں فرش کو گرم رکھنے کا نظام نصب ہے۔ مسجد میں استعمال ہونے والا تمام پتھر اور سنگ مرمر مورو کوہی سے حاصل کیا گیا۔ یہ مسجد بحر اوقیانوس کے کنارے پانی پر تعمیر کی گئی ہے۔ شاہ حسن ثانی نے ایک موقع پر کہا تھا کہ میں پانی پر مسجد تعمیر کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا عرشِ مبارک بھی پانی پر تھا۔

King Hassan II Declared I want to build the Mosque on the water, because God's throne was on the water.

مسجد کی تعمیر کا کام 12 جولائی 1986 کو شروع ہوا اور پروگرام کے مطابق 1989ء میں شاہ حسن ثانی کی 60 ویں سالگرہ پر مکمل ہونا تھا مگر بوجوہ اس کا افتتاح 30 اگست 1993ء تک نہ ہو سکا۔ ہمیں بھی اس مسجد میں ایک نماز پڑھنے اور تفصیل سے دیکھنے کا شرف حاصل ہوا۔

مسجد شاہ حسن کا بلند و بالا مینار

تعارف

مجلسِ دلائل الخیرات شریف

جامع مسجد آرام باغ
کراچی
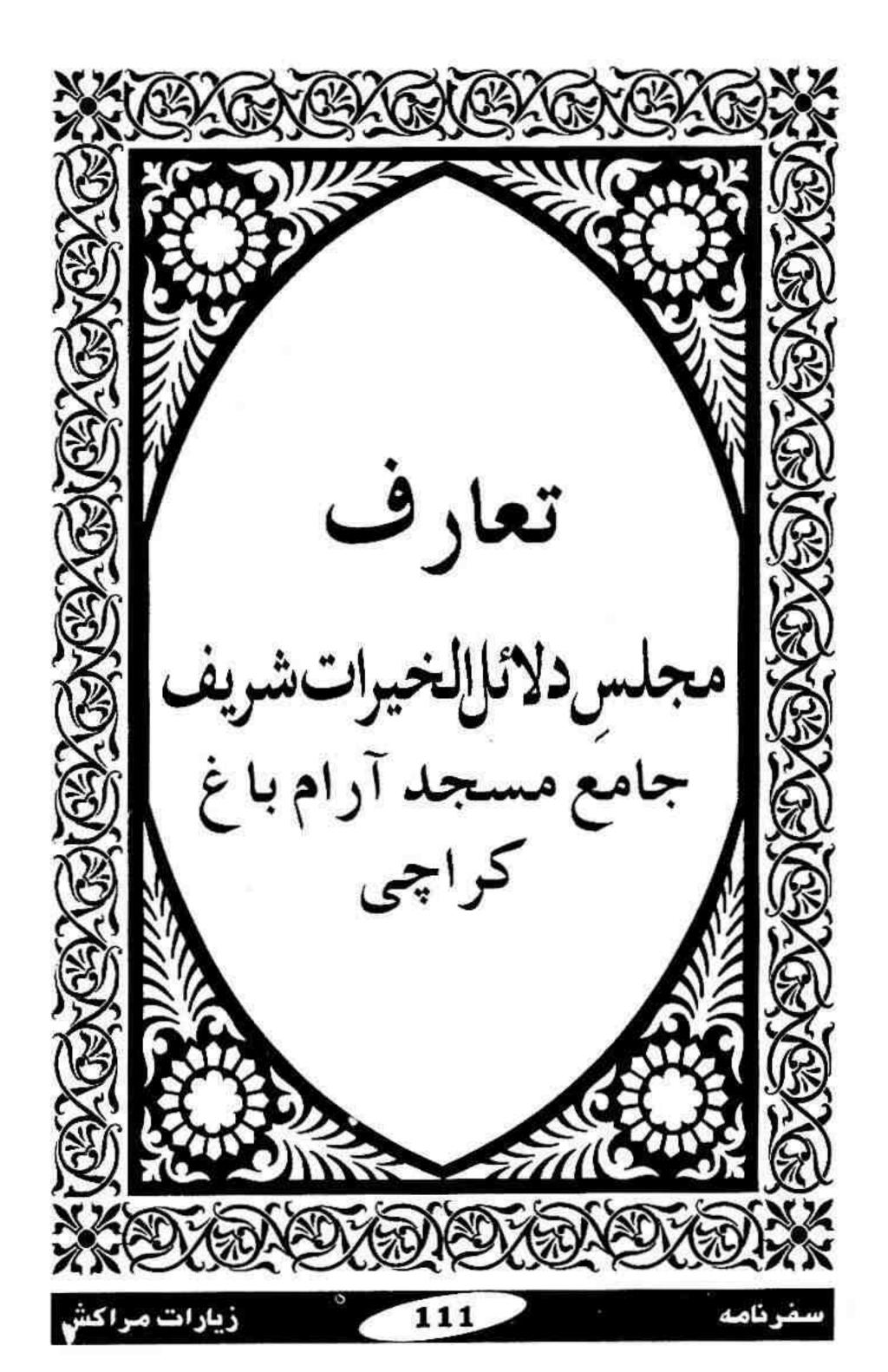
اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک کی سورۃ الم نشرح میں ورفعنا لک ذکرک کے ارشاد سے وجہ تخلیق کائنات سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرما دیا کہ ہم نے آپ کے ذکر کو بلند کیا۔ آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ شانِ عظیم ہے کہ رب تعالیٰ نے عرشِ بریں پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ مبارک تحریر فرمایا ہے۔

اے کہ نامت را خدائے ذوالجلال

زد رقم بہ جُبہ عرشِ بریں

روزِ ازل سے ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح سرائی شروع ہوئی، ہو رہی ہے اور ابد تک اسی طرح یہ مدح سرائی اضافہ کے ساتھ جاری و ساری رہے گی۔ شاعرِ دربارِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

ما ان مدحتُ محمداً بمقالتی

لکن مدحت مقالتی بمحمداً

(یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کی مدح سرائی میں جو بھی کہتا ہوں اس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح وثناء میں تو کوئی اضافہ نہیں ہوتا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر سے میں اپنے کلام کو قابلِ تعریف بنالیتا ہوں اور اس سے مجھے ہی فائدہ پہنچتا ہے۔)

حضرت قاضی عیاض مالکی رضی اللہ عنہ اپنی مشہورِ زمانہ و متبرک کتاب **"الشفاء شریف"** میں فرماتے ہیں۔

اعلم ان الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرض علی الجملہ غیر محدد بوقت لامر اللہ تعالیٰ بالصلاۃ علیہ

(یہ جان لو کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود ارسال کرنا بالاجماع فرض ہے اور یہ وظیفہ کسی وقت کے ساتھ محدود نہیں ہے کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود بھیجنے کا حکم فرمایا ہے۔

تصوف کی مشہورِ زمانہ کتاب **"الابریز"** کے مرتب شیخ احمد بن مبارک السلجماسی المالکی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ غوثِ وقت سیدی عبدالعزیز الدباغ الحسنی الادریسی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ

دُرُودشریف پڑھنے کی وجہ سے جنت میں وسعت پیدا ہوتی ہے۔ جب کہ دوسرے اذکار یا عبادات کی وجہ سے ایسا نہیں ہوتا اس کی کیا وجہ ہے؟ جواب میں غوثِ وقت نے فرمایا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت کی اصل نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اس لئے جنت بھی اس نورِ مبارک کی اُسی طرح مشتاق ہوتی ہے جیسے کوئی بچہ اپنے والد کا مشتاق ہوتا ہے۔ اس لئے جنت بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکرِ خیر سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیض حاصل کرتی ہے اور جنت کے اطراف میں موجود فرشتے دُرُود شریف پڑھتے ہیں تو اس کی برکت سے جنت پھیل جاتی ہے۔

دُرُود وسلام ہی وہ وظیفۂ واحد ہے جو بہر صورت قبول ومنظور ہے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں دُرُود وسلام کا نذرانہ کسی بھی صیغہ میں پیش کیا جا سکتا ہے لیکن دُرُود وسلام کے بعض مجموعوں یا صیغوں کو اتنی مقبولیت وشہرت حاصل ہوئی کہ وہ دنیا کے کونے کونے میں پڑھے جانے لگے۔ انہی میں ایک گلدستۂ دُرُود وسلام بنام "**دلائل الخیرات شریف**" بھی ہے جسے قطبِ زمانہ، زینتِ اولیاء عظیم شاذلی بزرگ سیدی محمد بن سلیمان الجزولی رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا۔ دنیا کے دیگر ممالک کی طرح ہمارے وطنِ عزیز پاکستان میں بھی "**دلائل الخیرات شریف**" کثرت سے پڑھی جاتی ہے۔ یہ متبرک کتاب معروف سلاسل کے شیوخ کے اپنے وظائف میں بھی شامل ہوتی ہے اور مریدین کو بھی اس کے پڑھنے کی تلقین فرماتے ہیں۔ "**دلائل الخیرات شریف**" کا انفرادی اور اجتماعی طور پر بھی وِرد کیا جاتا ہے۔ یہ امر نہایت قابلِ ستائش وتحسین ہے کہ شہرِ کراچی میں اس نیک اور بابرکت کام کیلئے ایک مجلس بھی عرصہ سے قائم ہے جس کا مختصر تذکرہ قارئین کی نذر ہے۔

شہرِ کراچی کے کچھ عشاقانِ دُرُود وسلام ومحبانِ دلائل الخیرات شریف کی مخلصانہ کوششوں اور محنتوں کے نتیجے میں ایک مجلس کا قیام عمل میں لایا گیا، جس کا نام "**مجلس دلائل الخیرات شریف**" تجویز ہوا۔ جس کے ابتدائی واہم اغراض ومقاصد میں "**دلائل الخیرات شریف**" کی قرأت، طباعت واشاعت وبلاہدیہ تقسیم اور اس کتابِ مبارک کی ترویج شامل ہے۔ بحمد اللہ صاحب دلائل الخیرات شریف کے تصرف اور برکت سے ان اغراض ومقاصد میں کامیابی کے بعد مجلس مزید منازل کی جانب رواں ہے۔

افتتاح مجلسِ دلائل الخیرات شریف

مجلس کا قیام دلائل الخیرات شریف کی قرأت کیلئے وجود میں آیا، اس کے پہلے روحانی اجتماع کے افتتاح کیلئے اللہ تبارک وتعالیٰ کے گھر کا انتخاب کیا گیا اور یہ عظیم سعادت کراچی کی مشہور زمانہ مسجد "**جامع مسجد آرام باغ**" کے حصہ میں آئی، بروز سوموار شریف 19 صفر 1422 ھ بمطابق 14 مئی 2001ء درُود وسلام کی بابرکت مجلس کا افتتاح ہوا جو بحمد اللہ آج تک بغیر کسی ناغہ کے جاری وساری ہے اور انشاء اللہ العزیز یہ بابرکت اور مقبول عمل جاری رہے گا۔ اس میں ہر طبقہ کے لوگ نہایت ذوق وشوق اور محبت سے شامل ہوکر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں ہدیہ درُود وسلام پیش کر کے ثواب اور برکت کے ساتھ ساتھ سکونِ قلب کی عظیم دولت سے سرشار ہوتے ہیں۔

مجلس کے تحت ہونے والی محافل

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ اور صاحبِ دلائل الخیرات شریف سیدی محمد بن سلیمان الجزولی الشاذلی رضی اللہ عنہ کے تصرف سے اس مجلس کے تحت کئی محافل منعقد ہوتی ہیں۔ جن میں روزانہ، ماہانہ اور سالانہ محافل درج ذیل ہیں۔

روزانہ کی محفل

جامع مسجد آرام باغ کراچی میں ہر روز بعد نمازِ عصر بارگاہِ رب العالمین میں سیدی محمد بن سلیمان الجزولی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے ایک عاجزانہ التجا پڑھی جاتی ہے، پھر تمام حاضرین مل کر اس دن کی حزب (منزل دلائل الخیرات شریف) پڑھتے اور سنتے ہیں اور مغرب کی اذان سے پہلے دعائے خیر وبرکت کے ساتھ درُود وسلام کی یہ بابرکت محفل اختتام پذیر ہوتی ہے۔

ماہانہ محافل

مجلس کے تحت ماہانہ دو محافل منعقد ہوتی ہیں۔

محفل نمبر 1

ہر قمری (چاند) ماہ کے پہلے اتوار کو قطبِ زمانہ صاحب دلائل الخیرات شریف حضرت سیدی محمد بن سلیمان الجزولی رضی اللہ عنہ کی یاد میں بعد از نمازِ مغرب نعت خوانی ہوتی ہے، اس کے بعد تمام حاضرین مل کر ایک مخصوص منقبت بارگاہِ سیدی الجزولی رضی اللہ عنہ میں پیش کرتے ہیں، پھر خطاب ہوتا ہے جس کے اختتام پر دعا اور پھر لنگر شریف تقسیم کیا جاتا ہے۔ منقبت درج ذیل ہے۔

عیاں عالم میں ہے جلوہ محمد بن سلیمان کا
رفیع الشان ہے رُتبہ محمد بن سلیمان کا

دیارِ مشرق و مغرب میں یکتا ہیں یگانہ ہیں
جہاں میں خوب ہے چرچا محمد بن سلیمان کا

فنا ہو کر نبی کے عشق میں راہِ بقاء پائی
مدینہ ہی رہا قبلہ محمد بن سلیمان کا

دلائل سے دُرودوں کے وہ **الخیرات** روشن ہے
مُعطر ہے یہ گُلدستہ محمد بن سلیمان کا

وہ ہیں شمسِ شریعت بھی وہ ہیں بدرِ طریقت بھی
ہے جاری آج بھی چشمہ محمد بن سلیمان کا

نکالا بعد ستر سال مرقد سے تو زندہ تھے
جسد کتنا ہے پاکیزہ محمد بن سلیمان کا

یہ برکت تھی دُرودِ پاک کی کنواں اُبل آیا
بہت مشہور ہے قصہ محمد بن سلیمان کا

رسول پاک ﷺ کی ان پر عطا شام و سحر دیکھو
ہوا ہے نام تابندہ محمد بن سلیمان کا

دُرودِ پاک کی تصنیف سے حاصل ہوئی عظمت
ہوا مقبول ہر جملہ محمد بن سلیمان کا

مہک آتی ہے ان کے بام و در سے مشک و عنبر کی
ہے خوشبو سے بسا روضہ محمد بن سلیمان کا

ہیں شامل جتنے بھی احباب اس نورانی مجلس میں
بنے دل آئینہ خانہ محمد بن سلیمان کا

میرے مولا ہو پوری آرزو نصرتؔ نعیمی کی
میں دیکھوں خواب میں چہرہ محمد بن سلیمان کا

مولانا رجب علی نعیمی (نصرتؔ)

محفل نمبر2

ہر قمری (چاند) ماہ کی گیارہ تاریخ (شب بارھویں) کو بعد نمازِ عشاء میلاد شریف کی محفل منعقد ہوتی ہے جس میں نعت خوانی کے بعد قصیدہ بردہ شریف کا مکمل وِرد کیا جاتا ہے۔ پھر دعا کے بعد لنگر شریف سے حاضرین کی تواضع کی جاتی ہے۔

سال بھر کی محافل

محرم الحرام

نئے قمری سال کی ابتداء (چاند رات) بعد نمازِ عشاء اجتماعی طور پر دلائل الخیرات شریف کی مکمل قرأت کی جاتی ہے۔

ربیع الاول شریف

11 ربیع الاول شریف (12 ویں شب) جشنِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلسلہ میں بعد نمازِ عشاء قصیدہ بردہ شریف کا مکمل وِرد کیا جاتا ہے۔

ربیع الثانی شریف

11 ربیع الثانی شریف (12 ویں شب) بعد نمازِ عشاء بسلسلۂ بڑی گیارہویں شریف یومِ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ قصیدہ بردہ شریف کا مکمل وِرد کیا جاتا ہے اور حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے بارے میں خصوصی خطاب ہوتا ہے۔

شعبان المعظم

14 شعبان المعظم (شب برأت) بعد نمازِ عشاء اجتماعی طور پر دلائل الخیرات شریف کا مکمل وِرد کیا جاتا ہے۔

رمضان المبارک

20 رمضان المبارک (21 ویں شب) رات ایک بجے تا سحری، اجتماعی طور پر دلائل الخیرات شریف کا مکمل وِرد کیا جاتا ہے۔

شوال المکرم

☆ شوال المکرّم کا چاند نظر آنے پر (چاند رات) رات 1 بجے تا فجر اجتماعی طور پر دلائل الخیرات شریف کا مکمل وِرد کیا جاتا ہے۔

☆ 11 شوال المکرّم (12 ویں شب) سید الشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ و بقیہ شہدائے اُحد کی یاد میں بعد نمازِ عشاء محفل کا انعقاد ہوتا ہے جس میں حاضرین قصیدہ بُردہ شریف کا مکمل وِرد کرتے ہیں اور پھر خطاب کے بعد دعا کے ساتھ یہ محفل اختتام پذیر ہوتی ہے۔

مجلس کے زیرِانتظام سال کی سب سے بڑی محفل

الحمدللہ! اس بندۂ ناچیز کو کئی بلادِ عربیہ و اسلامیہ میں بزرگوں کے اعراس میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی لیکن آج تک کسی ایسے عرس میں نہ تو شرکت کی اور نہ ہی سنا کہ کسی مقام پر صاحب دلائل الخیرات شریف کا سالانہ عرس منعقد ہوتا ہے۔ یہ جان کر انتہائی دلی مسرت و راحت حاصل ہوئی کہ پاکستان کے شہرِ کراچی میں سیدی محمد بن سلیمان الجزولی رضی اللہ عنہ کا عرس منعقد ہوتا ہے۔ میری قلیل معلومات کے مطابق ایشیاء و بلادِ عربیہ میں صرف کراچی میں ہی مجلس دلائل الخیرات شریف کے زیرِ انتظام عرس منعقد ہوتا ہے۔ اب تک مجلس کے زیرِ انتظام چھ سالانہ عرسوں کی تقریبات منعقد ہو چکی ہیں۔ ان سالانہ عرسوں کی تقریبات کا آغاز ربیع الاول شریف 1423 ھ بمطابق 2002ء میں ہوا اور بحمد اللہ! یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔ عرس کی تقریبات درج ذیل پروگرام کے مطابق ہوتی ہیں۔

محفل	وقت
قرآن خوانی	شام 4 بجے
دلائل الخیرات شریف کی روزانہ کی منزل	بعد نمازِ عصر
نعت خوانی	بعد نمازِ مغرب
☆ مقامی معروف علماء کرام کے خطابات ☆ قصیدہ بردہ شریف مع شرح ☆ منقبت بحضور سیدی محمد بن سلیمان الجزولی رضی اللہ عنہ ☆ خصوصی خطاب ☆ دعا اور لنگر شریف	بعد نماز عشاء

عرس کے پرمسرت و بابرکت موقع پر اخبارات و رسائل میں سیدی محمد بن سلیمان الجزولی اور آپ کی مشہور زمانہ کتاب "دلائل الخیرات شریف" پر مضامین شائع ہوتے ہیں۔ بعض پرائیویٹ چینل کو یہ شرف حاصل ہوا کہ انہوں نے ان تقریبات کو کیمرے کی نگاہ سے بھی محفوظ کیا۔ عرس کی تاریخ کو باقاعدہ اشتہارات و اخبارات میں نشر کیا جاتا ہے اور دعوتی کارڈ بھی ارسال کئے جاتے ہیں۔

ابوعبداللہ سید محمد بن سلیمان الجزولی صاحب دلائل الخیرات شریف کا عرس 16 اپریل کو منایا جائیگا

کراچی (پ ر) مجلس دلائل الخیرات شریف جامع مسجد آرام باغ کراچی کے زیر اہتمام انشاء اللہ تعالیٰ 16 اپریل 2005 بروز ہفتہ بعد نماز عشاء ابوعبداللہ سید محمد بن سلیمان الجزولی رضی اللہ عنہ کا سالانہ عرس مبارک جامع مسجد آرام باغ میں درج ذیل پروگرام کے تحت 4 بجے شام قرآن خوانی، بعد نماز عصر، حزب دلائل الخیرات شریف، بعد نماز مغرب خطاب علامہ [illegible] قادری مدظلہ العالی بعدہ محفل نعت منعقد کیا جارہا ہے جس میں جلیل القدر علماء کرام خطاب کرینگے ساتھ ہی شیخ الحدیث حضرت مفتی محمد ابراہیم قادری (مدظلہ العالی) خطاب کرنے کیلئے خصوصی طور پر سکھر سے تشریف لائیں گے۔

اخبار کا تراشہ

دعوتی کارڈ

منعقد ہونے والے چھ عرسوں کی تواریخ اور مقررین کا مختصر تعارف کچھ اس طرح سے ہے۔

نمبر	بروز	تاریخ ہجری	تاریخ عیسوی	خطاب خصوصی	دیگر مقررین	قصیدہ بردہ شریف
1	منگل	یکم ربیع الاول 1423ھ	16 مئی 2002ء	مفتی منیب الرحمٰن	مفتی محمد اطہر نعیمی علامہ محمد جمیل احمد نعیمی	علامہ رجب علی نعیمی
2	اتوار	یکم ربیع الاول 1424ھ	4 مئی 2003ء	عبدالحکیم شرف قادری	محمد غفران نعیمی محمد اطہر نعیمی مفتی محمد جان نعیمی علامہ جمیل احمد نعیمی	علامہ رجب علی نعیمی
3	ہفتہ	3 ربیع الاول 1425ھ	24 اپریل 2004ء	سید احسن اشرف اشرفی	مفتی محمد اطہر نعیمی علامہ محمد جمیل احمد نعیمی مفتی محمد جان نعیمی ڈاکٹر خالد صدیقی	علامہ رجب علی نعیمی
4	ہفتہ	6 ربیع الاول 1426ھ	16 اپریل 2005ء	مفتی محمد ابراہیم قادری	مفتی محمد اطہر نعیمی علامہ محمد جمیل احمد نعیمی ڈاکٹر محمد رضوان ڈاکٹر خالد صدیقی وجاہت رسول قادری	علامہ رجب علی نعیمی

5	ہفتہ	2ربیع الاول 1427ھ	یکم اپریل 2006ء	مولانا محمد مسعود حسان	مفتی محمد اطہر نعیمی علامہ محمد جمیل احمد نعیمی علامہ شبیر احمد الازہری ڈاکٹر فرید الدین ڈاکٹر رضوان نقشبندی سید منور علی شاہ مفتی محمد اسلم	علامہ رجب علی نعیمی
6	ہفتہ	4ربیع الاول 1428ھ	24مارچ 2007ء	علامہ محب اللہ نوری	مفتی محمد اطہر نعیمی علامہ محمد جمیل احمد نعیمی مفتی عبدالحلیم صدیقی علامہ شبیر احمد الازہری پروفیسر محمد رضوان ضیاء الرحمٰن صابری	علامہ رجب علی نعیمی

مذکورہ بالا تمام محافل جامع مسجد آرام باغ کراچی میں منعقد ہوتی ہیں اب تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے خصوصی فضل وکرم، سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت اور صاحب دلائل الخیرات شریف کے تصرف سے ان محافل کی نورانی وروحانی کرنیں جامع مسجد آرام باغ کی حدود سے نکل کر اور مقامات پر بھی ضوفشانی کر رہی ہیں۔ان میں سے چند ایک مقامات کا تعارف درج ذیل ہے۔

نمبرشمار	مقام	وقت	موضوع	زیرسرپرستی
1	جامع مسجد رحمت بھیم پورہ کراچی	بعد نماز عصر	اجتماعی قرأت دلائل الخیرات شریف	علامہ سید منور شاہ جیلانی

2	مدرستہ المدینہ موسیٰ لین کراچی	بعد نمازِ عشاء	اجتماعی قرأت دلائل الخیرات شریف	حافظ محمد عمران قادری
3	قلات، بلوچستان	بعد نمازِ عصر	اجتماعی قرأت دلائل الخیرات شریف	علامہ مفتی عبدالغفار قادری

قارئین کرام یہ کسی ایک مجلس یا کسی فردِ واحد کا کام یا ذمہ داری نہیں بلکہ یہ ہم سب کا فریضہ ہے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں درُودوسلام کے گلدستے پیش کریں کیونکہ

خود خدا بھی اور کرتے ہیں فرشتے بھی یہ کام
اہلِ ایماں کو بھی ہے تلقین و تاکیدِ درُود
بڑھ رہی ہے دن بدن توقیر و تقدیسِ سلام
اوج پر ہر روز ہے تجلیل و تمجیدِ درُود
اس کی برکت سے عطا ہوتی ہے ہر غم سے نجات
مشکلیں آسان ہوتی ہیں بہ تائیدِ درُود
نا قبولِ بارگاہِ حق بھی ہوتا نہیں
غور کے قابل ہے یہ تخصیص و تفریدِ درُود

قارئین آپ بھی اس مقبول وظیفے میں پیچھے نہ رہیں آگے بڑھیں خود بھی انفرادی طور پر کثرت سے درُود وسلام پڑھیں اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کریں۔ اجتماعی طور پر ایسی محافل کا انعقاد کرائیں جہاں پر درُودِ پاک اور گلدستۂ دلائل الخیرات شریف پڑھا جائے کیونکہ اس سے بڑھ کر کوئی ایسا عمل یا وظیفہ نہیں جو بہر صورت قبول و منظور ہو۔

مجلس کے طباعتی و اشاعتی کام

مجلس دلائل الخیرات شریف کے زیرِ انتظام اب تک جو اشاعتی کام ہوئے، بحمد اللہ! وہ تمام کے تمام بلاہدیہ تقسیم ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ ان کا مختصر جائزہ

	۱- حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی رضی اللہ عنہ کے پہلے عرس مبارک (2002ء) کے موقع پر ایک تعارفی کتابچہ بنام ''دلائل الخیرات اور صاحب دلائل الخیرات'' شائع کیا گیا۔
دلائل ۱۳۲۷	۲- حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی رضی اللہ عنہ کے دوسرے عرس مبارک (2003ء) کے موقع پر دلائل الخیرات شریف (صرف عربی متن، نسخۂ استنبول ۱۳۲۷ھ، ۱۰۲ سال پرانا نسخہ) شائع کی گئی۔
دلائل الخيرات وشوارق الانوار للامام ابي عبدالله محمد بن سليمان الجزولي الشاذلي رضي الله عنه الناشر مجلس دلائل الخيرات الشريف	۳- حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی رضی اللہ عنہ کے ساتویں عرس مبارک (2008ء) کے موقع پر دلائل الخیرات شریف (صرف عربی متن، نسخۂ مراکش) شائع کی جارہی ہے۔

دلائل الخیرات	۴- حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی رضی اللہ عنہ کے ساتویں عرس مبارک (2008ء) کے موقع پر دلائل الخیرات شریف اردو ترجمے کے ساتھ شائع کی جا رہی ہے۔
زیارات مراکش	۵- حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی رضی اللہ عنہ کے ساتویں عرس مبارک (2008ء) کے موقع پر یہ بندۂ ناچیز بھی کتاب ہذا (سفرنامہ زیاراتِ مراکش) شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔
جوشن الکبیر	۶- مبارک دعاؤں کا یہ مجموعہ انشاء اللہ العزیز مجلس دلائل الخیرات شریف احسن انداز میں شائع کروانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

مجلس سے متعلق کسی بھی معلومات کیلئے درج ذیل عنوان پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

مجلس دلائل الخیرات شریف

جامع مسجد آرام باغ، کراچی، پاکستان

Email : majlis_dalailul_khairat@hotmail.com

Cell : 0092-300-9262885

تعارف
مصنف کتاب ھذا
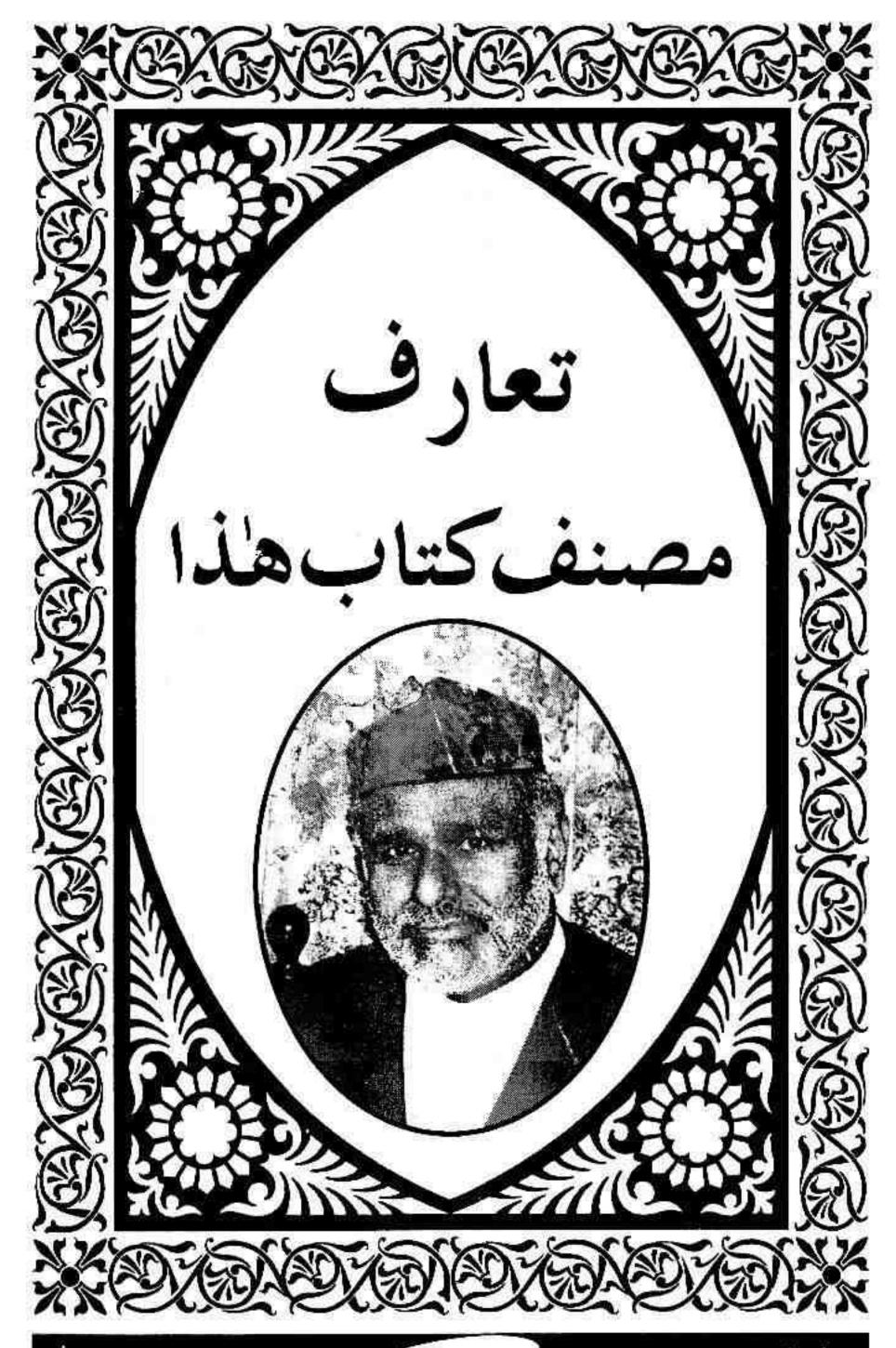
افتخار احمد حافظ قادری

اللہ تبارک وتعالیٰ نے مقصودِ کائنات، فخرِ موجودات، ختم المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں صحابۂ کرام کے بعد اولیاء صالحین کو پیدا فرمایا اور قیامت تک اصلاحِ احوال کیلئے ایسے لوگ آتے رہیں گے تاکہ امت میں تبلیغ اور اشاعتِ دین کا سلسلہ جاری رہے، نیز تزکیۂ نفس اور طہارتِ قلب کیلئے لوگوں کی رہنمائی ہوتی رہے۔ عالمِ اسلام کے گوشے گوشے میں اس سلسلۃ الذہب کے آستانے عوام کی رشد وہدایت اور خواص کی بلندیٔ درجات کا ذریعہ ہیں۔

محترم افتخار احمد حافظ قادری ایسے خوش بخت اور باسعادت لوگوں میں سے ہیں کہ جن کی زندگی کا نصب العین ان آستانوں کی حاضری اور حصولِ فیض ہے۔

درج ذیل سطور میں ان کی زندگی کے چند گوشوں پر روشنی ڈالی جائے گی۔

آباء و اجداد

حافظ فقیر محمد کے ہاں راولپنڈی کی قدیم ترین آبادی پرانا قلعہ میں 5 اپریل 1954ء کو ایک ہونہار بچہ پیدا ہوا جس کا نام افتخار احمد رکھا گیا۔ جو بڑا ہو کر اپنے خاندان کیلئے واقعی افتخار کا موجب بنا۔ قریباً ایک صدی پہلے آپ کے جدِ امجد حضرت گل محمد رحمۃ اللہ علیہ اولیاء اور مجاہدین کی سرزمین افغانستان سے مردِ حق کی تلاش اور روحانی منازل کی تکمیل کیلئے سفر کرتے کرتے پشاور پہنچے۔ پشاور میں کچھ عرصہ قیام کے دوران معلوم ہوا کہ راولپنڈی کے قریب مارگلہ پہاڑیوں کے دامن میں گولڑہ شریف میں حضرت فضل دین شاہ المعروف بڑے پیر صاحب (حضرت قبلہ پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم کے ماموں اور سلسلۂ قادریہ میں حضرت پیر مہر علی شاہ کے پیرِ طریقت) اپنے روحانی فیض سے ایک عالم کو منور فرما رہے ہیں۔

حضرت گل محمد پشاور سے چلے اور حضرت فضل دین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایسے حاضر ہوئے کہ پھر ہمیشہ کیلئے یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ اندازاً 1923ء میں افتخار احمد قادری کے جدِ امجد کا وصال گولڑہ شریف میں ہوا اور بڑے پیر صاحب کے قدموں کی جانب احاطہ مزار کے باہر دائیں طرف ابدی نیند سو رہے ہیں۔

محترم افتخار احمد حافظ صاحب کے والدِ گرامی حافظ فقیر محمد 1910ء کے لگ بھگ گولڑہ شریف میں

پیدا ہوئے۔ قرآن پاک حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی اور اعلیٰ حضرت پیر مہر علی شاہ کے دستِ مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ فارسی اور پشتو زبان روانی سے بولتے تھے۔ اعلیٰ حضرت کے حکم سے فتح جنگ کے موضع ٹھٹھی کی ایک خاتون سے شادی ہوئی جو خانقاہ گولڑہ شریف کی عقیدت مند تھی۔ ان کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے سات بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا۔

جناب حافظ فقیر محمد 35-1930 میں راولپنڈی کے ایک مقام پرانا قلعہ منتقل ہو گئے۔ پھر 57-1956 میں کوچہ شاہین، صدر بازار منتقل ہوئے جہاں کچھ عرصہ رہائش کے بعد پریم گلی مولوی محلّہ صدر بازار راولپنڈی میں اپنا مکان خرید لیا اور یہاں مستقل رہائش اختیار کر لی۔ آپ کا وصال 21 جنوری 1989ء راولپنڈی میں ہوا۔ 22 جنوری کو پہلی نمازِ جنازہ راولپنڈی میں ادا کی گئی، دوبارہ نمازِ جنازہ گولڑہ شریف میں (اعلیٰ حضرت کے والدِ محترم کے مزارِ مبارک کے باہر) بعد نمازِ عصر ادا کی گئی۔ حافظ فقیر محمد کی اکلوتی بہن جنہوں نے عرصہ دراز تک گولڑہ شریف کا لنگر پکایا۔ 26 رجب المرجب 1409ھ (مارچ 1989) کو گولڑہ شریف میں انتقال ہوا اور شب معراج گولڑہ شریف میں ہی نمازِ جنازہ ادا کی گئی۔ افتخار احمد حافظ کی والدہ محترمہ 8 شوال المکرّم 1413ھ (یکم اپریل 1993) کو راولپنڈی میں وصال فرما گئیں۔ یہ تینوں مہربان شخصیات بھی گولڑہ شریف میں حضرت پیر فضل دین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے زیرِ سایہ ابدی استراحت فرما رہی ہیں۔ یہ تینوں قبور مبارکہ کنویں کے بائیں جانب لوہے کے جنگلہ میں ہیں اور ایک قدیم درخت کی شاخیں ان قبورِ مبارکہ کو ڈھانپے ہوئے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان سب کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے۔ گولڑہ شریف سلام کے وقت راقم الحروف کا معمول ہے کہ وہ اس مقام پر بھی حاضری دیتا ہے۔ قارئین محترم سے بھی درخواست ہے کہ اگر ان کا اس طرف گزر ہو تو ان قبور پر بھی فاتحہ پڑھتے جائیں۔

تعلیم

محترم افتخار احمد حافظ کی پیدائش تو پرانا قلعہ راولپنڈی میں ہوئی، لیکن بچپن اور لڑکپن صدر میں گزرا۔ پرائمری کا امتحان سی۔ بی۔ سکول (اب ایف۔ جی سکول) واقع احاطہ مٹھو خان سے پاس کیا۔

1970 میں راولپنڈی کے مشہور و معروف ڈینیز ہائی سکول سے میٹرک کا امتحان سائنس گروپ میں سرگودھا بورڈ سے پاس کیا۔ پھر ملازمت اور تعلیم دونوں سلسلے ساتھ ساتھ اکٹھے چلتے رہے۔ حفظِ قرآن کی سعادت اپنے والدِ محترم حافظ فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی اور پہلا مصلیٰ راولپنڈی صدر کی جامع مسجد گلی فضلِ حق میں سنایا اور پھر دوسرا مصلیٰ مدرسہ عربیہ انوار القرآن راولپنڈی صدر میں سنایا۔ اسی طرح اپنے قیامِ سعودی عرب کے دوران ایک مسجد میں نمازِ تراویح پڑھانے کا شرف حاصل ہوا۔ ادارہ فروغِ عربی میر پور خاص سے 1977 میں عربی زبان کا بذریعہ خط و کتابت کورس 518/600 نمبروں سے پاس کیا۔ یہ ادارہ نامور سکالر اور محقق حضرت مولانا عبدالرحمٰن طاہر سورتی رحمۃ اللہ علیہ کی زیرِ سرپرستی چلتا تھا۔ پاکستان میں عربی زبان کے فروغ اور ترقی و ترویج کے سلسلے میں جناب طاہر سورتی صاحب کی خدمات سنہری لفظوں میں لکھنے کے قابل ہیں۔ آپ نے عربی زبان میں تفسیرِ مجاہد پر حاشیہ بھی تحریر فرمایا۔ 77-1976 میں افتخار احمد حافظ صاحب نے سعودی عربین سنٹر (**مـركـز تعليم اللغة العربية راولبندى**) سے عربی زبان کا دو سالہ ڈپلومہ مکمل کیا۔ 1984ء میں علم و ادب گروپ میں عربی مضمون کے ساتھ ایف اے کا امتحان راولپنڈی بورڈ سے پاس کیا۔ 1998ء میں خانۂ فرہنگ ایران راولپنڈی سے فارسی زبان کا ایک سالہ ایڈوانس کورس مکمل کیا۔

نامور اساتذہ کرام

آپ کے عربی کے اساتذہ میں حضرت مولانا عبدالرحمٰن طاہر سورتی رحمۃ اللہ علیہ اور صلاح الدین العراقی رحمۃ اللہ علیہ کا نام سرفہرست ہے۔ محترم حافظ صاحب آج جس مقام پر کھڑے ہیں انہی اساتذہ کی تربیت کا فیضان ہے۔ جناب صلاح الدین العراقی قریباً نصف صدی تک دربارِ عالیہ غوثیہ بغداد شریف کے لنگر خانہ میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔ آپ کے والد گرامی کا نام کرم الٰہی ہے۔ عراق سے راولپنڈی تشریف لائے اور وصال کے بعد اپنے آبائی گاؤں موضع پوٹھی بجنیال میں سپردِ خاک کئے گئے۔ صلاح الدین العراقی سے محترمی حافظ صاحب نے عربی زبان کی عوامی بول چال کا لہجہ سیکھا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان سب اساتذہ کی قبور کو اپنے انوار سے بھر دے۔ آمین۔ فارسی زبان دیگر

اساتذہ کے علاوہ مشہورِ زمانہ عظیم محقق، بے شمار کتب کے مصنف، فارسی شاعر و تاریخ گو سابقہ لائبریرین گنج بخش لائبریری مرکزِ تحقیقاتِ فارسی ایران و پاکستان محترمی جناب ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی رہا مدظلہ العالی سے سیکھی۔ ڈاکٹر تسبیحی صاحب نے حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رضی اللہ عنہ کی مشہورِ زمانہ تصنیف ''**کشف المحجوب**'' پر سالہا سال تحقیقی کام کر کے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی اور آپ کا مقالہ فارسی زبان میں بنام ''**تحلیل کشف المحجوب**'' شائع ہو چکا ہے۔ ایسے نامی گرامی اساتذہ کرام کی نظرِ توجہ کا نتیجہ ہے کہ محترم حافظ صاحب عربی و فارسی اہلِ زبان کی طرح روانی سے بولتے ہیں۔ عربی لہجہ پر تو اہل زبان کو بھی رشک آتا ہے۔ گفتگو سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ شاید عربی آپ کی مادری زبان ہے۔

فن موسیقی سے دلچسپی

افتخار احمد حافظ کے والدِ گرامی حافظ فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلۂ ارادت مشہور چشتی خانقاہ گولڑہ شریف سے تھا۔ اس لئے سماع سے دلچسپی قدرتی بات تھی۔ گھر میں اکثر محافلِ سماع منعقد ہوا کرتی۔ نوجوانی کے عالم میں راولپنڈی کے ایک مشہور ستار نواز سے فنِ ستار سیکھنا شروع کیا۔ اسی دوران گولڑہ شریف کے درباری قوال حضرت حاجی محبوب علی رحمۃ اللہ علیہ سے افتخار احمد حافظ صاحب کے روابط استوار ہوئے۔ آپ کے خاندان کا روحانی تعلق تو پہلے ہی گولڑہ شریف سے تھا۔ آپ حاجی محبوب صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شاگردی کا شرف حاصل کیا۔ حضرت بابو جی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت نے حاجی محبوب کو درِ یکتا، گوہرِ نایاب اور عندلیب رومی بنا دیا تھا۔ ایک عرصہ تک آپ حاجی محبوب کے گھر پر حاضر ہو کر ستار پر مثنوی حضرت مولانا روم پڑھنے کی تربیت حاصل کرتے رہے اور پھر جب آپ کو قونیہ شریف حضرت مولانا روم رضی اللہ عنہ اور ہرات میں حضرت مولانا جامی رضی اللہ عنہ کے مزاراتِ مبارکہ پر حاضری کا شرف حاصل ہوا تو حضرت حاجی محبوب علی گولڑوی کے انداز میں مثنوی شریف اور نعت شریف پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

ملازمت

	پاکستان میں	
نام ادارہ	بحیثیت/شعبہ	مدت
خیبر موٹرز کمپنی، راولپنڈی	شعبۂ اکاؤنٹس	2 سال
R.E.P. CO.	شعبۂ اکاؤنٹس	3 سال
سفارت خانہ شام، اسلام آباد	عربی ٹائپسٹ	2 سال
سفارت خانہ لبنان، اسلام آباد	اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ/اکاؤنٹنٹ	9 سال
سفارت خانہ قطر، اسلام آباد	PRO	6 ماہ
سعودی ملٹری اتاشی، اسلام آباد	اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ	1 سال
	سعودی عرب میں	
تیمورک العربیۃ السعودیۃ	عربی انگلش ٹائپسٹ	1 سال
وزارت الدفاع والطیر ان	سیکرٹری/شعبہ اکاؤنٹس	7 سال
ابواب الروضہ	اکاؤنٹنٹ	1 سال

دورانِ ملازمت آپ نے اپنے فرائض محنت، دیانت اور فرض شناسی سے ادا کئے اور افسرانِ بالا نے ہمیشہ آپ کی کارکردگی کو سراہا۔ ریاض میں ملازمت کے دوران آپ بریگیڈئیر، انجینئر داوود بن احمد البصام کے حسنِ سلوک سے بہت متاثر ہوئے۔

شادی

12 اکتوبر 1978ء کو ٹاہلی موہری راولپنڈی کے ایک معزز خاندان میں آپ کی شادی ہوئی۔ شادی کے موقع پر محفلِ سماع کا اہتمام کیا گیا۔ یہ شادی آپ کیلئے بڑی بابرکت ثابت ہوئی اور رزق اور علم وعرفان

کے دروازے آپ پر کھلتے چلے گئے۔ 1991ء میں آپ مولوی محلہ صدر سے اپنے نئے مکان افشاں کالونی راولپنڈی میں منتقل ہوئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو تین بیٹیاں اور تین بیٹے عطا فرمائے ہیں۔ اپنے بزرگوں کی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے آپ نے اپنی بڑی بیٹی کی تقریبِ نکاح کے موقع پر خصوصی طور پر محفلِ نعت کا اہتمام کیا۔

بیعتِ ارادت

مدینہ منورہ میں شبِ معراج 26 رجب المرجب 1421ھ/23 اکتوبر 2000 بروز سوموار شریف سلسلۂ عالیہ قادریہ میں السید تیسیر محمد یوسف الحسنی السمہودی کے دستِ مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ فضیلت الشیخ السید تیسیر السمہودی مدظلہ العالی اپنا زیادہ تر وقت مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گزارتے ہیں، صوم وصلوٰۃ اور ذکر وفکر میں مشغول رہتے ہیں۔ آپ حضرت علامہ نورالدین علی بن احمد الحسنی السمہودی مصنف "**وفاء الوفا بأخبار دار المصطفیٰ**" (متوفی 911ھ مدفون جنت البقیع) کی آل سے ہیں۔

بیعتِ صحبت

شہزادۂ غوث الوراء السید محمد انور گیلانی قادری رزاقی مدظلہ العالی سجادہ نشین سدرہ شریف (ڈیرہ اسماعیل خان) نے بروز جمعۃ المبارک 19 جولائی 2002ء کو آپ کی دستار بندی فرمائی اور خرقۂ خلافت سے نوازا۔ افتخار حافظ صاحب کو تین بار ملک سے باہر السید محمد انور الگیلانی کے ہمراہ اسلامی ممالک میں زیارات کیلئے جانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

عقیدت

محترمی جناب افتخار احمد حافظ صاحب کو فضیلۃ الشیخ حضرت غلام رضا العلوی القادری الشاذلی مدظلہ العالی سے بھی شرفِ نیاز حاصل ہے۔ آپ قدیم وبابرکت تاریخی مسجد مٹکال راولپنڈی (تعمیر شیر شاہ سوری کے زمانہ میں 1545-1541ء) میں عرصہ 44 سال سے خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ قیام مدینہ منورہ کے دوران جامعہ اسلامیہ (اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ) سے قرأت اور تجوید کے فن میں کمال حاصل کیا۔

قبلہ علامہ غلام رضا علوی قادری صاحب نے مراکش، اندلس کی سرزمین سے شمالی افریقہ کے صحراؤں اور پہاڑوں تک، بیت المقدس سے شام شریف تک اردن کی زیارات سے براستہ تیماخیبر تک، افغانستان سے ایران اور بغداد شریف تک، کراچی سے قاہرہ اور بحرِ احمر کے ساحلوں تک زیاراتِ مقدسہ کیلئے سفر فرمایا۔

روحانی سعادتیں اور اعزازات

☆	1986ء میں فریضہ حج ادا کیا اور اب تک پاکستان سے دیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آٹھ مرتبہ حاضری کا شرف حاصل کر چکے ہیں۔
☆	ستمبر 1996ء میں خانہ کعبہ مشرفہ کے اندر دو بار جانے کی سعادت حاصل ہوئی (تفصیل کیلئے دیکھئے، کتاب دیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ص162)
☆	1997ء میں عرسِ مبارک سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی بغداد شریف میں شرکت کا اعزاز ملا
☆	اکتوبر 2001ء میں دوبارہ زیاراتِ عراق کا شرف حاصل ہوا۔ ۱- دربارِ عالیہ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی بغداد شریف کی جامع مسجد میں 29 رجب 1422ھ 16 اکتوبر 2001ء بروز منگل نمازِ فجر کی اذان دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ۲- اسی سفر میں دربارِ غوثیہ کے لنگر خانہ میں نمازِ عصر کی امامت کا شرف حاصل ہوا۔ ۳- اسی سفر کے دوران حضرت قاضی امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ کی جامع مسجد میں دو مرتبہ اذان دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ۴- اسی سفر میں مفتیٔ اعظم عراق السید عبدالکریم بیارہ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔
☆	استنبول میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مزارِ مبارک کے اندرونی حصہ میں خصوصی طور پر زیارت اور چادر پیش کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

☆	قونیہ شریف (ترکی) میں حضرت مولانا روم رضی اللہ عنہ کا مزارِ مقدس زائرین کیلئے صبح 9 بجے کھلتا ہے لیکن افتخار احمد حافظ قادری اور آپ کے دیرینہ دوست اور سفر و حضر کے ساتھی جناب محمد نواز عادل صاحب کیلئے ایک دن خصوصی طور پر مزارِ مبارک 8 بجے کھولا گیا جہاں پر آپ نے بارگاہِ پیرِ رومی رضی اللہ عنہ میں چادروں کا نذرانہ پیش کرنے کے علاوہ محفلِ ذکر منعقد کی اور بآوازِ بلند مثنوی خوانی کا شرف حاصل کیا۔
☆	سعودی عرب میں ملازمت کے دوران حکومتِ سعودیہ کی طرف سے دو فوجی اعزازات سے نوازا گیا۔

انسانی زندگی سفر سے عبارت ہے۔ کائنات میں غور و فکر کیلئے اور انسانی زندگی کے تجربات و مشاہدات کی وسعت کیلئے سفر وسیلۂ ظفر ہے۔ تاریخ اسلام میں بڑے بڑے عظیم لوگوں نے سیاحت کو اپنایا۔ **سِيْرُوْا فِي الْأَرْضِ** کا حکم بھی کائنات کے مشاہدے کی دعوتِ غور و فکر دیتا ہے۔ افتخار احمد حافظ صاحب اس لحاظ سے خوش نصیب ہیں کہ انہیں بہت سے بلادِ اسلامیہ میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ لیکن وہ سفر جس کا مقصد صرف اور صرف حضور پُر نور یوم النشور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں نیز صحابۂ کرام اور اولیائے کرام کے آستانوں پر حاضری ہو تو ایسے اسفار مقدس کے فیوضات و برکات کے کیا کہنے! ان سفروں کے دوران مقامات پر حاضری کے ساتھ ساتھ ان مناظر کو بھی کیمرے کی آنکھ سے محفوظ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی بلکہ ان اسفار کے حالات اور تصاویر کو کتابی صورت میں شائع کرنے کا بھی شرف حاصل ہوا۔ تاکہ دوسرے لوگ بھی استفادہ کر سکیں۔ یہ تصاویر یاشیکا کیمرہ ماڈل 1985 سے لی گئی ہیں جو بیرون ملک سفر کیلئے حافظ صاحب کا مستقل ساتھی ہے۔

بلادِ اسلامیہ میں سفر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ملک	تعدادِ اسفار
1	دیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	8 بار
2	شام شریف	6 بار
3	عراق شریف	2 بار

4	ترکی		3بار
5	ایران		3بار
6	اردن		1بار
7	متحدہ عرب امارات		1بار
8	افغانستان		1بار
9	مصر		1بار
10	مراکش		1بار

سعودی عرب میں بسلسلۂ ملازمت قریباً9 سال قیام رہا۔اس دوران1986ء میں حج کیا،کئی بار عمرے کئےاور مدینہ منورہ میں بارہا مرتبہ حاضری کا شرف حاصل رہا۔

الحمد للہ! محترمی جناب افتخار احمد حافظ صاحب دنیاوی ملازمتوں کے بعد اب اپنی زیادہ تر توجہ بلادِ اسلامیہ کے اسفار اور تصنیف وتالیف پر مرکوز کر چکے ہیں۔اب تک ماشاءاللہ 20 عدد کتب شائع ہو چکی ہیں۔جن کا مختصر تعارف درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام کتاب	سال اشاعت	تعداد صفحات	B/W تصاویر	رنگین تصاویر
1	زیاراتِ مقدسہ	1999	248	7	88
2	سفرِ ایران وافغانستان	2000	296	28	61
3	زیاراتِ حبیب ﷺ	2000	68	4	2
4	ارشاداتِ مرشد	2001	184	25	17
5	خزانۂ درود وسلام	2001	64	--	2

6	دیارِ حبیب ﷺ	2001	300	51	60
7	گلدستۂ قصائدِ مبارکہ	2001	96	10	1
8	قصائدِ غوثیہ	2002	48	--	5
9	سرزمینِ انبیاء واولیاء	2002	112	--	212
10	بلدالاولیاء	2002	112	--	212
11	بارگاہِ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ	2002	24	--	41
12	الباز الاشہب (سرکارِ غوث اعظم)	2002	256	2	37
13	مقاماتِ مبارکہ آل واصحاب رسولؐ	2002	48	18	2
14	زیاراتِ شام	2003	112	1	120
15	شہرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2003	112	60	61
16	اولیائے ڈھوک قاضیاں شریف	2003	240	3	18
17	فضیلتِ اہل بیتِ نبوی ﷺ	2005	112	3	2
18	زیاراتِ مصر	2006	224	--	111
19	بارگاہِ پیر رومی میں	2006	128	13	34
20	سفرنامہ زیاراتِ مراکش	2008	144	23	38
	میزان		2928	248	1124

6عدد سفرنامے، 4عدد تراجم، 5 تصویری البم، 2 کتب خانقاہوں پر، 2 قصائد، 1 سوانح نیز 9عدد کتب بلا ہدیہ تقسیم کی گئیں، بلکہ بعض کے کئی ایڈیشن بھی شائع ہوئے، دستیاب کتب کی فہرست آخری صفحہ پر موجود ہے۔

کتابوں پر تقاریظ

افتخار احمد حافظ صاحب کی بعض کتب پر نامور شخصیات نے تقاریظ بھی تحریر فرمائیں۔

☆زیاراتِ مقدسہ	ترکی کے سفیر اور دوسری مقتدر شخصیات
☆دیارِ حبیب ﷺ	مدینہ منورہ سے السید تیسیر محمد یوسف الحسنی السمہودی اور دوسری شخصیات
☆سرزمینِ انبیاء واولیاء	درگاہ امام ابو یوسف (بغداد شریف) کے سجادہ نشین السید صباح احمد الحسینی
☆بلد الاولیاء	السید محمد انور شاہ گیلانی سجادہ نشین سدرہ شریف، ڈیرہ اسماعیل خان
☆بارگاہِ پیر رومی میں	حضرت فاروق ہمدم چلپی سجادہ نشین درگاہ حضرت مولانا روم (ترکی) مقدمہ قاضی محمد رئیس احمد قادری سجادہ نشین آستانہ ڈھوک قاضیاں شریف راولپنڈی
☆زیاراتِ مراکش	پروفیسر ڈاکٹر عفان سلجوق

منظوم تاثرات

ایران کے نامور سکالر و محقق ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی اور وطنِ عزیز کے بلند پایہ تاریخ گو ممتاز نعت گو شاعر جناب عبدالقیوم طارق سلطانپوری صاحب نے کمال مہربانی فرماتے ہوئے حافظ صاحب کی قریباً تمام کتب پر تاریخی قطعات اور اپنے منظوم تاثرات ارسال فرمائے جو متعلقہ کتب میں شاملِ اشاعت ہیں۔

پذیرائی

ملک کے طول و عرض بلکہ بیرون ملک سے بھی اکثر کتب کے بارے میں سجادگان، محققین اور قارئین نے اپنے تاثرات احسن الفاظ میں رقم فرمائے۔

مضامین و مقالات

روزنامہ نوائے وقت، جنگ، الاخبار، اوصاف، دی نیشن میں اور ماہنامہ ضیائے حرم، فیضانِ سدرہ، پیغام آشنا، الملنگیہ، نور الحبیب، کاروانِ قمر، طلوعِ مہر، جہانِ چشت، سوز و گداز کے علاوہ دیگر رسائل و جرائد

میں 100 کے قریب مضامین و مقالات شائع ہو چکے ہیں۔

انٹرنیشنل کانفرنسز میں شرکت

☆ 1983 اور 1984 میں منسٹری آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے تحت ''او آئی سی'' کے زیرِ انتظام دو کانفرنسز میں بطور معاون عربی زبان فرائض سرانجام دیئے۔

☆ 2007ء میں ایران میں حضرت مولانا روم پر انٹرنیشنل کانفرنس میں شرکت کی اور مقالہ بھی پڑھا جس کا عنوان تھا"A spiritual chief of love carvan" اس کانفرنس میں دنیا بھر سے 80 مندوبین شریک ہوئے۔ پاکستان کے مندوبین کی تعداد 12 تھی۔ اس کانفرنس کے اجلاس تہران اور تبریز کے مقامات پر ہوئے۔

اندلس، تیونس، الجزائر، سینٹرل ایشیا میں کاشغر، ثمر قند، تاشقند، بخارا، سنہرے ریشوں کی سرزمین ڈھاکہ، سلہٹ، مشرق بعید میں ملائشیا اور انڈونیشیا، 21 ویں صدی کے کسی ''ابنِ بطوطہ'' کے منتظر ہیں۔ تاکہ وہاں کے اہل اللہ کے آستانوں کی باتصویر تفصیلات سے قارئین فیض یاب ہوسکیں۔

اس تحریر کا اختتام کرتے ہوئے میری دلی دعا ہے کہ افتخار احمد حافظ قادری زندگی کی منزلوں میں کامیابی و کامرانی کے ساتھ آگے بڑھتے رہیں اور اولیاء اللہ سے محبت ان کے قلب و نظر میں فزوں سے فزوں تر ہوتی جائے، اِن کی یہ تازہ ترین تالیف عوام و خواص میں یکساں مقبولیت حاصل کرے۔ آمین ثم آمین!

راولپنڈی
جمعرات 14 محرم الحرام 1429ھ
24 جنوری 2008ء

پروفیسر محمد سرور شفقت قادری
سابق ڈپٹی وائس پرنسپل
کیڈٹ کالج حسن ابدال

کتاب مُستطاب

”زیاراتِ مراکش“

(تحریر وتصاویر کے آئینے میں)

ازقلم مکرمی افتخار احمد حافظ قادری زید مجدہ، افشاں کالونی، راولپنڈی

قطعہ تاریخ سالِ طباعت (۱۴۲۹ھ-۲۰۰۸ء)

”فضیلت و خوبی اہلِ ادب و وداد“

۸ ۰ ۰ ۲ ء

یہ ہے صدیوں سے اہلِ حق کا مسکن — ہیں بے پایاں سعاداتِ مراکش

فضیلت یاب حافظؔ نے ہیں دیکھے — مقدس تر مقاماتِ مراکش

کتابی شکل میں اب چھاپ ڈالے — جو دیکھے اُس نے حالاتِ مراکش

اِس آئینے میں عکس اُن کا ہے موجود — جو ہیں لامعِ کمالاتِ مراکش

مُحبانِ رجالِ حق کی خاطر — یہ ہے حافظؔ کی سوغاتِ مراکش

یہ ہے ایمان افروز اُن کی نکہت — جو عرفانی ہیں باغاتِ مراکش

”سلامؔ“ اس لفظ سے تاریخ طارقؔ
۱۳۱
کہی، ”حُسنِ زیاراتِ مراکش“
۱۴۲۹ھ=۱۲۹۸+۱۳۱

محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری

زیاراتِ مراکش

به مناسبتِ چاپ و نشر سفرنامۂ افتخار احمد حافظ قادری

با تصاویر رنگین ودلاویز و حُسنِ روح افزای شور انگیز

به نام آن که دل آیینۂ اوست — دلِ هر عاشقی آبگینۂ اوست
خداوندا تویی یاریگرِ دل — ز تو هر مشکلی گردیده حاصل
زیاراتِ مراکش جاودان است — مراکش جلوۂ عشقِ جهان است
ببین رنگین تصاویرِ زیارات — همه گویای اخبار است و آیات
سفرنامه مراکش افتخاری — همین باشد نشانِ حق گزاری
سفرنامه مراکش یادِ الله — شوی از دیدنِ آن شاد و آگاه
سفرنامه مراکش یادگار است — برای افتخارش ماندگار است
به شهرِ فاس آن باشد زیارات — تو گویی شهرِ پیران است و سادات
زیاراتِ جبلِ علم ز خوبان — بود چون گلشن و باغ و گلستان
مزاراتِ مراکش نورِ انوار — مثالِ لاله زاران است و گلزار
جزولی شاذلی باشد محمّد — بود در قلبِ اُو انوارِ سرمد
دلایل شد از او خیراتِ اعظم — جزولی را رسیده نورِ افخم
محمد بن سلیمانِ جزولی — به قرآنِ خدا او را قبولی
همه خیراتِ عالم در دلایل — بود اوراد آن محکم سلاسل
عیاضِ مالکی نورِ محبت — بود صاحب شفاء و لطف و رحمت
همان قاضیِ عیاض نازنین است — کمالِ کارِ او نورِ یقین است
صفاتِ نیك او نقدِ دل و جان — به قرآن و دعا هم عهد و پیمان
بود ادریسِ اول ماه ماهان — جمالِ او بود خورشیدِ تابان
شده علم الیقین وابستۂ او — همه حق الیقین پیوستۂ او
تو ای ادریسِ ثانی گل فشانی — به راهِ عشقِ حق ادریسِ ثانی
زبانِ جان تو گویای قرآن — دلت دارد محمدؐ را ثنا خوان
نشانِ کارِ تیجانی صداقت — احد با احمد ﷺ آمد میم حکمت
تیجانی سلسله روشنگرِ دل — رود از بهرِ حق منزل به منزل

ببین احمد تیجانی سرفراز است　　به علم و معرفت او را نیاز است

تیجانی بلبلِ باغِ الهی　　همین باشد زِ عشقِ حق گواهی

ببین این افتخار کعبهٔ دل　　بود او کعبهٔ عُشّاقِ محفل

زیاراتش بود پیكِ محبت　　سفر نامهٔ از او نورِ صداقت

قرویین یگانهٔ جامع فاس　　نماز خوانش بود هم جنّ و هم ناس

کهن جامع قرویین بزرگ است　　ببین پیشِ امام آن سترگ است

جزولی حجره اش جای دلارام　　دلایل را شده خیراتِ خوشنام

مبارك باشد این حجرهٔ مبارك　　بود برتارکش تاجِ تبارك

زیارت های درگاهِ جزولی　　نباشد هر گزش ظلم و جهولی

دلایل جلوهٔ خیرات وخوبی　　نباشد هر گز اندر آن عیوبی

مشیشی نسبتش عبدالسلام است　　عزیز و ارجمند و خوش کلام است

گلِ باغِ محبّت در دلِ او　　کمالِ عشق و رحمت حاصلِ او

هموشد شاذلی رامرشدِ نور　　که باشد بوالحسن پیروز و منصور

مشیشی آیتِ نیکوی خوبان　　به دریای وفا گو هر فشانان

به دارالبیضا باشد نورِ انور　　که جامع مسجدش باشد منوّر

بود شاه حسنِ در حُسن و اخلاق　　یگانه پادشاه حکم خلّاق

به نیکی مسجدش گردیده مشهور　　بود ظلم و ستم از ساحتش دور

نماز و روزه و احکامِ اسلام　　اذان مسجدش داده سر انجام

به دارالبیضا گردیده روانه　　که باشد قادری او را نشانه

بود او افتخارِ حافظِ پاك　　راولپنڈی از او رفته به افلاك

به کوشش کرده تصنیفِ زیارات　　همه رنگین تصاویر است و آیات

حرازم آن علی شد سیّد خوب　　بود گوهر شناسِ عشقِ محبوب

به پاکی همچو نورِ پاكِ باشد　　برای از خاك و از خاشاك باشد

همین باشد زیاراتِ مراکش　　که باشد قصّه ی شیرین و دلکش

به فارسی وصف آن باشد محبّت　　زبانِ فارسی الطافِ رحمت

منم تسبیحی و فارسی زبانم　　به دشتِ عاشقی گل می فشانم

عـزیـز من یـقیـن ایـن افتخـار است — زیـاراتـش همـه رنـگین نگار است
چـو رفته ایـن سـفـر نـامه به پایان — حـروف جُمّل آمد نـغمه خوانـان
شـده تـاریـخ هـجـری سـال اصلی — "زیـاراتِ مـراکـش ربِّ هَـب لـی"
۱۴۲۹ هـ ق
دگـر تـاریـخِ شـمسی سـالِ ادنیٰ — "زیـاراتِ مـراکـش اهلِ معنـی"
۱۳۸۶ هـ شَ
"زیـاراتِ مـراکـش قبلـهٔ خـاص" — سـفـرنـامـه بـود از روی اخـلاص
۲۰۰۸ م
بـه کـوشش افتخـارِ عشق و عرفان — زیـاراتِ مـراکـش را دل و جـان
"رهـاؔ" هـمـواره یـارِ او بـه ایـران — رهـایم من بـه عشق او غزل خوان

زیاراتِ شهرِ مراکش

مـراکـش مـرکـزِ عشق و ثـقافـت — بـود ایـن افتـخـار صاحب زیـارت
زیـاراتِ مـراکـش خـوش نـوشتـه — بـه قلـبِ عـاشـقـان امید سـرشته
جـزولـی شـاذلی را دیـده آنـجـا — از او خیـراتِ خـود پـر سیـده آنجا
ابـو الـعبـاس السبتـی دردلِ او — صـفـاتِ نیك او شـد حـاصلِ او
هـمـان قـاضـی عیـاضِ مـالـکی را — شـفـای او بـه گـردن پـالـکی را
تبـاع، عبـدالـعزیـز پـاك سیرت — بـود در عـزو شـان او را سـریـرت
چـو یـوسف بـن علـی مهدِ صداقت — بـود کـنـعـان او یـعقـوبِ رفـعت
همـان مـولـی الـقـصور، غزوانی نیك — رسـد از او بـه دل آوای تـحـریك
"ابـو" بـاشـد "محـمّد عبدِاللّـه" — ز لـطفِ حـق دلـش گـردیـده آگـاه
سهیـلـی آن امـام صـاحـبِ جـاه — بـه روض الانف خـود باشد شهنشاه
شـریف آن مـولـوی مـردِ محبـت — بـود درجـانِ او آیـاتِ رحـمـت
دگـر قـاسـم بـود نـورِ الهـی — بـه عشقِ او دهـد هـرکـس گواهی
همـان یـوسف کـه تـاشفین نام دارد — محبّـت در دلـش آرام دارد
نـوشتـه او کـتـب بسیـار بسیـار — بـود شهـرِ مـراکـش را سپهدار
زیـاراتِ مـقـدّس در مـراکـش — بـه عشقِ حـق همـه چون نور دلکش

زیاراتِ شهرِ فاس (مدینة الاولیاء)

شده ادریس ثانی ماهِ عرفان — صفاتِ نیکِ او آوای قرآن
تیجانی جلوهٔ روحِ الهی — تیجانیه نشان از حق گواهی
دباغ عبدالعزیز پیکِ محبت — رسد از او به ما انوارِ رحمت
شده این ماهِ سلجماسی ماهان — بود ابنِ مبارک شیخِ نیکان
حرازم شد علی نامِ شریفش — بود بوی خوش از روحِ لطیفس
همان عبدالقادر از فاس باشد — مثالِ سورهٔ والنّاس باشد
مقامِ اعتکافِ عارفِ حقّ — محی الدّین شده چون نورِ مطلق
همان ابنِ عربی ناز دارد — شهود و شاهد و شهباز دارد
قروییین یکی تحقیقِ عرفان — در آنجا جامعه باشد نگهبان
سلیمانِ جزولی حجره دارد — به خلوت خانه از او بهره دارد
شعیبِ بو مدین شیخِ الهی — به خلوت خانه اش پشت و پناهی

زیاراتِ شهرِ زرعون

بدان ادریسِ اولیٰ گل فشان است — تو گویی از وفا روشن روان است
بود بابِ بزرگش سبطِ احمدؐ — امامِ پاک حسنؓ دلبندِ احمدؐ

زیاراتِ شهرِ مکناس

به اسماعیلِ حق دارد نشانه — که باشد مولوی مولای اورا فسانه
صفاتِ شهرِ مکناس نیک باشد — ز ما بر شهرِ او تبریک باشد

زیاراتِ جبلِ علم

مشیشی نام او عبدالسلام است — زبانِ جانِ او نیکو کلام است
بود او مرشدِ مردِ خرد مند — ابو الحسن که باشد دانشومند
همان شد شاذلی شیخِ الهی — به عشقِ حق همه دارند گواهی

زیاراتِ شهرِ رباط

عـربـی بـن سـایح نیك فر جـام
بـود روشـنـگـر و نیکـو سـرانجـام

نـماز در مسجـدِ السُّنـه ثواب است
بـه راهِ حق همیـن راهِ صواب است

حسان را صومعـه گـوهر شناسی
ببیـن در آن نشـانِ حق سپـاسـی

بـه قبـرِ آن امیـرِ پـاكِ بـرهـان
بـه حمـد و قل شـدم پیونـدِ قرآن

محـمد خـامـس آن پـاکیزهٔ گوهر
تـو گـویـی مـقبـره دارد ز داور

در آنجـا شـاهِ حسن در قبر خفتـه
بـه جـنّـت گـوهرِ الفـاظ سـفتـه

همـان شـاهِ حسن ثـانی نکو نـام
بـود دربـارگـاهِ عشقِ پیغـام

زیاراتِ شهرِ دار البیضاء

چـو دیـدم مسجـدِ شـاهِ حسن را
کـه بود او گـوهـرِ نیکـو سخن را

زیـارت کـردم آن مسجـد بـه جـانم
نـمـازِ عـاشقی شـد گـل فشـانـم

◆◆◆

زیـاراتِ مـراکـش شـد مقدّس
کـه بـاشـد هـر زیارت نـورِ اقدس

جـمـالِ افتـخـار در هـر زیـارت
بـود رخشـان بـه ایـن نیکو عبـارت

بـود او کـعبة الـعشـاق پـاکـان
بـدیـده او زمیـن و مـلكِ ایـران

هـمـایـش هـای مـولانـای رومیؒ
رسیـده بـر دلِ او نیكِ عـلـومـی

شـدم همـراه او در هـر همـایـش
بـه شـعـرِ مثنوی داده نـمایـش

بـدیـن معـنـی کـه رمن دارم محبّت
بـرای شیـخِ شـمـسِ آوازِ رحـمت

بـدیـن سـان مـن همیشـه پـاکبـازم
بـرای هـر زیـارت سـرفـرازم

"رهـا" همـراه ایـن مـردِ خـردمـنـد
کـه بـاشـد کـعبة الـعشـاقِ دلبـنـد

ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی "رہا"
تہران، ایران

22 جنوری، 2008ء

ہدیۂ ارادت

محترم جناب افتخار احمد حافظ قادری کی مراکش کی زیارت سے متعلق زیرِ نظر تصنیف اردو ادب میں ایک قابلِ قدر اضافہ ہے۔ ہمارے ملک میں سفرنامے لکھنے کی روایت بڑی مستحکم اور متنوع ہے مگر اولیائے کرام اور صوفیائے عظام کے مزارات اور مقابر پر حاضری دراصل عقیدت کا سفر ہے پھر مسافر افتخار احمد حافظ جیسا عقیدت مند و ارادت مند ہو تو تحریر میں ایسی روانی، سلاست اور روحانی کشش پیدا ہو جاتی ہے جو مصنف کی اپنی شناخت اور پہچان بن گئی ہے۔ مراکش کے اس روحانی سفر سے قبل مصر، شام، عراق، ترکی، افغانستان، ایران، اردن و پاکستان سب سے بڑھ کر حرمین شریفین سے متعلق خوبصورت کتابیں منظرِ عام پر آ چکی ہیں اب باری مراکش کی آتی ہے۔

مراکش اوائل اسلام سے ہی اولیاء کرام اور بزرگانِ دین کی سرزمین رہا ہے۔ زیرِ نظر کتاب میں مصنف نے فاس، جبل علم اور مراکش شہر کی بڑے خوبصورت انداز میں منظر کشی کی ہے۔ صاحب دلائل الخیرات شریف حضرت سیدی محمد بن سلیمان الجزولی السملالی الشاذلی رضی اللہ عنہ اور غوث زماں سیدی عبدالعزیز الدباغ الحسنی الادریسی کا انتہائی مفصل ذکر اس کتاب کی قدر و قیمت کا اندازہ لگانے کیلئے کافی ہے۔ صوفیائے کبار کے مختلف سلسلوں کا بڑی صحت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے جو اس کتاب کو **المغرب** میں تصوف کی نشو و نما اور ترویج کیلئے سند کا درجہ عطا کرتا ہے۔ رنگین تصاویر کے اضافے نے قاری کو ان اولیاء کی خدمت میں جیتے جی بہ نفسِ نفیس حاضری سے شرف یاب کر دیا ہے۔ نیک خواہشات کے ساتھ۔

ارادت مند

پروفیسر ڈاکٹر عفان سلجوق

Ph.D. (History) Tehran University (Iran)

Post Doctorate Research Paris University

کراچی بروز جمعرات

24 جنوری 2008ء

کتابیات، مأخذ و مراجع

کتاب ہٰذا کی تیاری میں قرآن پاک، احادیثِ نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، درج ذیل کتب، ذاتی معلومات اور مختلف ویب سائٹس سے مواد حاصل کرنے کے علاوہ بعض شخصیات سے زبانی معلومات بھی حاصل کی گئیں۔

نام کتاب	مصنف / ناشر
الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ ﷺ	للعلامه القاضي عياض بن موسى المالكي تحقيق عبده على كوشک/مكتبة الغزالي
كتاب الشفا. بتعريف حقوق المصطفىٰ ﷺ	للقاضي عياض موسىٰ السبتي المغربي تحقيق الدكتور عبدالسلام البكاري/دارالفكر
مطالع المسرات بجلاء دلائل الخيرات	الامام محمد المهدي بن احمد الفاسي
الدلالات الواضحات على دلائل الخيرات	يوسف بن اسماعيل النبهاني
الابريز من كلام سيدي عبدالعزيز الدباغ	ملفوظات سيدي عبدالعزيز الدباغ الحسني مرتب الشيخ احمد بن مبارك المالكي
الاعلام بمن حل مراكش و اغمات من الاعلام (الجز الخامس)	العباس بن ابراهيم
دلائل الخيرات و شوارق الانوار	دار الرشاد الحديثه

الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ	ابوالفضل قاضی عیاض مالکی مترجم: مفتی سید غلام معین الدین نعیمی
مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات	مترجم شیخ الحدیث علامہ عبدالحکیم شرف قادری
محاضرات سیرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	ڈاکٹر محمود احمد غازی
الابریز (ملفوظات) سیدی عبدالعزیز الدباغ	الشیخ احمد بن مبارک السلجماسی، مترجم: محمد محی الدین جہانگیر
اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد 12/7/2	دانش گاہ پنجاب لاہور
صاحب دلائل الخیرات	صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری

مصنف کتاب ہذا کی دستیاب کتب کی فہرست

نمبر شمار	نام کتاب	تعداد صفحات	B/W تصاویر	رنگین تصاویر
1	زیاراتِ مقدسہ	248	7	88
2	سفرنامہ ایران وافغانستان	296	28	61
3	دیارِ حبیب ﷺ	300	51	60
4	سرزمین انبیاء واولیاء	112	-	212
5	زیاراتِ اولیائے پاکستان	112	-	212
6	سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ	256	2	37
7	زیاراتِ شام	112	-	120
8	شہرِ رسول ﷺ	112	60	61
9	بارگاہِ پیرِ رومی میں	128	13	34
10	سفرنامہ زیاراتِ مراکش	144	23	38

ہر کتاب کا ہدیہ مبلغ -/250 روپے ہے۔

10 کتب کا مکمل سیٹ خصوصی رعایت کے ساتھ مبلغ -/2100 روپے بذریعہ منی آرڈر ارسال کر کے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

عرس جزولی

سید العارفین، عارف باللہ، عاشق رسول

سیدی و مرشدی ابو عبداللہ **محمد بن سلیمان جزولی** رضی اللہ عنہ

صاحب دلائل الخیرات شریف

بمطابق 15 مارچ 2008ء بروز ہفتہ

بعد نمازِ عشاء بمقام: جامع مسجد آرام باغ کراچی۔

روضہ مبارک

مراکش المغرب

سیدی مرشدی ابو عبداللہ محمد بن سلیمان جزولی رضی اللہ عنہ

المملكة المغربية
وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية
مدرسة العطارين

پروگرام

۴ بجے شام - قرآن خوانی

بعد نمازِ عصر - حزب دلائل الخیرات شریف

بعد نمازِ مغرب - { خطاب علامہ محمد علی قادری مدظلہ العالی
بعدہ، محفل نعت }

بعد نمازِ عشاء - { پروگرام کے مطابق جلیل القدر
علماء کرام خطاب فرمائیں گے۔ }

بعد از اختتام لنگر کا اہتمام ہے

S.R. Memon Printers M. Salman
Ph: 021-5415390, Cell: 0332-2207061, 0332-2316025

مجلس دلائل الخیرات شریف جامع مسجد آرام باغ، کراچی۔

دعوت الی الخیر

سالہائے گذشتہ کی طرح امسال بھی عرس مبارک کی تقریب سعید حسب معمول منعقد کی جارہی ہے۔
اس پرنور روحانی وعرفانی تقریب مبارکہ میں عالم اسلام کے جلیل القدر علماء کرام امام جزولیؒ کے فضائل ومناقب اور دلائل الخیرات شریف کے فیوض وبرکات سے عاشقانِ رسول ﷺ کے دلوں کو روشن فرمائیں گے۔ آپ کی شرکت باعث صد مسرت ہوگی۔

بفیضان نظر علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی	زیر صدارت
مفتی محمد اطہر نعیمی اشرفی (مدظلہ العالی)	علامہ جمیل احمد نعیمی ضیائی (مدظلہ العالی)

تلاوت کلام پاک	علامہ صاحب زادہ محمد اسحاق خلیلی (مدظلہ العالی)
ثناء خوانِ رسول	علامہ شبیر احمد عثمانی (مدظلہ العالی)
زینت محفل	مفتی الیاس رضوی اشرفی (مدظلہ العالی)
رونق محفل	الشیخ عبدالصمد شاذلی (مدظلہ العالی)
افتتاحی خطاب	علامہ غلام جیلانی اشرفی (مدظلہ العالی)
اعزازی خطاب	علامہ حمزہ علی قادری (مدظلہ العالی) بعد نماز مغرب

خصوصی خطابات

مہمان مقرر

شیخ الحدیث مفتی اشرف آصف جلالی (مدظلہ العالی) لاہور (خصوصی آمد)

پروفیسر رضوان نقشبندی (مدظلہ العالی) + علامہ رجب علی نعیمی (مدظلہ العالی)

نقیب محفل	صاحبزادہ غلام یٰسین قادری (مدظلہ العالی)
افتخار محفل	محترمی سید افتخار احمد حافظ قادری شاذلی (مدظلہ العالی) راولپنڈی (خصوصی آمد)

صاحب تصانیف زیارت مقدسہ کا "سفرنامہ زیارات مراکش" کی رونمائی ہوگی۔ ساتھ ہی زیارت عکس 425 سالہ قدیم قلمی نسخہ دلائل الخیرات شریف کی زیارت کا شرف حاصل کریں۔

زیر نگرانی	انتظامی امور	کوآرڈینیٹر
محترم محمد طیب نعیمی صاحب	محترم عبدالستار سومرو صاحب	محترم عبدالشکور قاسمی صاحب

داعی الی الخیر مجلس دلائل الخیرات شریف جامع مسجد آرام باغ کراچی۔

Email: majlis_dalailul_khairat@hotmail.com
Cell: 0092-300-9262885 ,

بسم الله الرحمن الرحیم

به مناسبت عرس عارف بالله سبحانه وتعالیٰ قطب و قت فرید زینت اولیاء سیدی محمدبن الجزولی السلالی الشاذلی رضی الله عنه و رونمای کتاب مستطاب سفر نامه، زیاراتِ مراکش باتصاویرِ رنگین و دلاویزه حسن روحِ افزای شور انگیز، تالیفِ منیف حضرت آقای افتخار احمد حافظ قادری سلمه اللّٰه تعالیٰ درِ جامع مسجد آرام باغ کراچی بروز شنبه **15/03/2008**

کراچی مجلس پاک جزولی
کراچی شہر کی مجلس ہے مشہور
به آرام باغ جامع مسجد آن
سر آرام باغ ایک نور ہے وہ
جزولی شاذلی باشد محمد
زہے اسم گرامی تھا محمد
محمد بن سُلیمانِ جزولی
محمد بن سلیمان جزولی
محمد نام سُلیمان جزولی
محمد نام سلیمان جزولی
زیارت های درگاه جزولی
جو روضے کی کرے ان کی زیارت
دلایل آمده خیراتِ عالم
یہ تالیف محمد بن سلیمان
دلایل شداز اُوخیراتِ اعظم
جزولی کی دلائل کا ہے جلوہ
دلایل جلوه، خیرات و خوبی
دلائل کی عطاء ہے خیرو خوبی
دلایل رابود اور اد نیکو
دلائل کا وہاں ہے ورد ہوتا
همه خیرات عالم در دلایل
طریقت کے ہیں جتنے بھی سلاسل
ربیع الاول و ماه بهار است
ربیع الاوّل ہے ماہ بہاراں
بود عُرس جزولی دربهاران
ہے ان کا عرس مثل نور عرفان
بود عُرسش کنون چون نورِ یاران
سر آرام باغ عرس جزولی
یقین عرسِ محبت دربیع است
بہار عشق والفت عرس ان کا

کنند هر کس به دل او راقبولی
جو ہر دل کو کرے پر نور و سرور
درخشیده جزولی نورِ افشان
کہ ارض پاک میں مشہور ہے وہ
بود در قلب اُو انوارِ سرمد
تھے ان کے قلب میں انوار احمد
به قرآنِ خدا اُو راقبولی
تھے اعمالِ سعادت سے وہ نوری
به عشقِ شاذلی باشد قبولی
تھے اک روشن علامت شاذلی کی
نباشد هرگزش ظلم و جهولی
مٹا دیتی ہے وہ ظلم و جہالت
جزولی را رسیده نُورِ اعظم
درودوں کا معظم ہے گلستاں
جزولی را رسیده نُورِ افخم
مٹی تاریکیاں اور نور پھیلا
نباشد هرگز اندر آن عیوبی
کتاب انکی ہے یہ بے حد ہی نوری
از اُو هر کس شود شادان و دلجُو
ضیاء خیر ہے دل میں سموتا
بود اور اد آن محکم سلاسل
پڑھی جاتی ہے ان سب میں دلائل
جزولی را دعا گلزار یاراست
جزولی بھی ہیں اس میں نورِ ساماں
که دارد نورِ حق اندر دل وجان
دل و جاں کو وہ کرتا ہے فروزاں
ببین آرام باغ گشته، چراغان
دکھاتا ہے عجب دل کو تجلی
رسول اللّٰه ما، مارا شفیع است
شفیع روز محشر کا ہے جلوہ

زیاراتِ مراکش رُونمای
هیمن باشد نشانِ دلگشای

زیارات مراکش افتخار است
تو گوي این کتاب نورِ بهار است

زیاراتِ مراکش خُوش نوشته
به قلب عاشقان امید سرشته

زیاراتِ مراکش شد مقدس
که باشد هر زیارت نُورِ اقدس

سفر نامه مراکش افتخاری
هیمن باشد نشانِ حق گذاری

جمالِ افتخار احمد درخشان
زیاراتِ مراکش گُل به دامان

"رھاؔ" خدمت کند این عاشقِ پاك
بود قرآنِ حق را حافظِ پاك

رونمائی

زیارات مراکش سے ہے روشن
ہے قلب افتخار احمد مزیّن

سفر نامہ ہے باتصویران کا
ہے دل آویز رنگین حسن والا

مصنف افتخار احمد ہیں اس کے
زہے اوصاف بھی بے حد ہیں اس کے

سرِ ماہِ بہاراں میں ہی ہوگی
سفر نامہ کے ان کی رونمائی

ربیع الاوّل ہی میں عرس پیارا
سبھی دیکھیں یہ نوری نظارہ

کتاب ان کی ہے یہ بے حد منوّر
گلوں سے ہے زیارت کے مصوّر

سفرنامہ زیاراتِ مراکش
سبھی کے واسطے بے حد ہے دلکش

کتاب ان کی یہ بے حد دلکشا ہے
مراکش کا حسین چہرہ نما ہے

رھاؔ کی بات بے شک سچ ہے نصرتؔ
سفر نامہ ہے یہ عکس محبت

دکتر محمد حسین تسبیحی "رھاؔ"
تهران ایران

No.F.5-6/2013-DBNB
GOVERNMENT OF PAKISTAN
NATIONAL HISTORY & LITERARY HERITAGE DIVISION
NATIONAL LIBRARY OF PAKISTAN

Islamabad 03, April, 2019

Subject:- **ACKNOWLEDGE RECEIPT.**

Dear Sir,

I acknowledge with thanks the receipt of the following books/brochures delivered to National Library of Pakistan under Copyright Law:

تعداد کتب	سال اشاعت	نام مصنف	نام کتاب	نمبر شمار
01	1999	افتخاراحمد حافظ قادری	زیارات مقدسہ (تحریروتصاویر)	-1
01	2000	افتخاراحمد حافظ قادری	سفرنامہ ایران وافغانستان (تحریروتصاویر)	-2
02	2000	افتخاراحمد حافظ قادری	زیارتِ حبیب ﷺ	-3
01	2001	افتخاراحمد حافظ قادری	ارشاداتِ مرشد	-4
02	2001	افتخاراحمد حافظ قادری	خزانۂ دُرودوسلام	-5
01	2001	افتخاراحمد حافظ قادری	دیارِ حبیب ﷺ (تحریروتصاویر)	-6
02	2001	افتخاراحمد حافظ قادری	گلدستۂ قصائدِ مبارکہ	-7
01	2002	افتخاراحمد حافظ قادری	قصائدِ غوثیہ	-8
01	2002	افتخاراحمد حافظ قادری	سرزمینِ انبیاءواولیاء (تصویری البم)	-9
01	2002	افتخاراحمد حافظ قادری	زیارات اولیائے پاکستان (تصویری البم)	-10
01	2002	افتخاراحمد حافظ قادری	بارگاہِ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ	-11
01	2002	افتخاراحمد حافظ قادری	سرکارغوثِ اعظم رضی اللہ عنہ	-12
01	2002	افتخاراحمد حافظ قادری	مقاماتِ مبارکہ آل واصحابِ رسول ﷺ	-13
01	2003	افتخاراحمد حافظ قادری	زیارات شام (تصویری البم)	-14
01	2003	افتخاراحمد حافظ قادری	زیارات شہررسول ﷺ (تصویری البم)	-15
01	2003	افتخاراحمد حافظ قادری	اولیائے ڈھوک قاضیاں شریف	-16
02	2005	افتخاراحمد حافظ قادری	فضیلتِ اہل بیتِ نبوی ﷺ	-17
01	2006	افتخاراحمد حافظ قادری	زیارات مصر (تحریروتصاویر)	-18
01	2006	افتخاراحمد حافظ قادری	بارگاہ پیررومی میں (تحریروتصاویر)	-19

-20	سفرنامہ زیاراتِ مراکش (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2008	01
-21	زیارات مدینہ منورہ (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2008	01
-22	زیارات ترکی (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2008	01
-23	زیارات اولیائے کشمیر (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2009	01
-24	گلدستہ درود و سلام	افتخار احمد حافظ قادری	2009	01
-25	تکمیل الحسنات	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-26	انوار الحق	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-27	خزینۂ درود و سلام	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-28	فرموداتِ حضرت داتا گنج بخش ؓ	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-29	التفکر والاعتبار	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-30	70 صیغہ ہائے درود و سلام	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-31	ورفعنا لک ذکرک (92 صیغہ ہائے درود و سلام)	افتخار احمد حافظ قادری	2011	01
-32	زیارات ایران (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2012	01
-33	سفرنامہ زیارت ترکی (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-34	کتابچہ حضرت دادا برلاس ؒ	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-35	ہدیۂ درود و سلام	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-36	سفرنامہ زیارات عراق و اُردن (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-37	درود و سلام کا نادر و انمول انسائیکلوپیڈیا (جلد اول و جلد دوم)	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-38	سدرۃ شریف تا مدینہ منورہ (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2014	01
-39	شانِ بتول ؓ بزبانِ رسول ﷺ	افتخار احمد حافظ قادری	2014	01
-40	الصلوات الالفیۃ/صلوات النبویۃ	افتخار احمد حافظ قادری	2015	01
-41	شانِ علی ؓ بزبانِ نبی ﷺ	افتخار احمد حافظ قادری	2016	01
-42	عظائم الصلوات والتسلیمات	افتخار احمد حافظ قادری	2016	01
-43	شانِ خلفائے راشدین ؓ بزبانِ سید المرسلین ﷺ	افتخار احمد حافظ قادری	2016	01
-44	سیدنا حمزہ بن عبد المطلب ؓ	افتخار احمد حافظ قادری	2016	01
-45	الصلوات الالفیۃ بأسماء خیر البریۃ	افتخار احمد حافظ قادری	2017	01
-46	سفرنامہ زیاراتِ ازبکستان	افتخار احمد حافظ قادری	2017	01

01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	شاہِ حبشہ حضرت اصحمۃ النجاشی ؓ	-47
01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	سفرنامہ زیارتِ ترکی	-48
01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	صلاۃ وسلام برائے زیارت خیر الانام ﷺ	-49
01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	سفرنامہ زیارت شام	-50
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	سیدنا ابوطالب ؓ	-51
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	الفیة الصلوات علی فخر الموجودات	-52
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	مناقب والدین مصطفیٰ کریم ﷺ	-53
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	حیات انور	-54
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	شہزادیٔ کونین علیہا السلام	-55
01	2019	افتخار احمد حافظ قادری	مومنین کی مائیں	-56

2. These valuable books have been added in the National Library Collection. The readers of the Library will get Knowledge and information from these books. I hope that National Library of Pakistan will receive all forthcoming publications in future.

With regards,

Yours sincerely

3/4/2019

(Muhammad Riaz)
Assistant Director/Delivery of Books &
Newspapers Branch

Iftakhar Ahmad Hafiz Qadri,
House 999/A-6, Street No.9,
Afshan Colony,
Rawalpindi Cantt.
Cell: 0344-5009536

مختصر تعارف

افتخار احمد حافظ قادری شاذلی، راولپنڈی

ملازمت

- پاکستان میں موجود غیر ملکی سفارت خانوں (شام، لبنان، قطر، سعودی ملٹری اتاشی) میں تقریباً 20 سال بطور معاون عربی زبان واکاؤنٹس میں خدمات سرانجام دیں۔
- سعودی عرب (وزارت دفاع، ابواب الروضۃ، تیمورک العربیۃ السعودیۃ) میں تقریباً 10 سال بطور معاون عربی زبان واکاؤنٹس میں خدمات سرانجام دیں۔

فوجی اعزازات (ایوارڈز)

- سعودی وزارت دفاع، ریاض میں بطور سعودی یونیفارم پرسن خدمات سرانجام دیں اور دوران ملازمت حکومت سعودیہ کی طرف سے 2 فوجی ایوارڈز سے نوازا گیا۔

لسانیات

- پاکستان میں سعودی عرب کے ثقافتی سنٹر "مرکز تعلیم اللغة العربیة" سے عربی زبان کا دوسالہ کورس مکمل کیا۔
- سفارت خانہ ایران کے زیر انتظام ثقافتی سنٹر خانہ فرہنگ ایران سے فارسی زبان کا ایک سالہ ایڈوانس کورس مکمل کیا۔

زیارت مقدسہ کے اسفار

- وطن عزیز میں موجود زیارت مقدسہ کے علاوہ 11 بلاد اسلامیہ (حجاز مقدس/ شام/ مصر/ مراکش/ ایران/ عراق/ اردن/ لبنان/ افغانستان/ ترکی) میں کئی کئی بار زیارت مقدسہ پر حاضری کے لئے طویل ترین سفر طے کئے اور ان سفروں کے نتیجے میں کئی سفرنامے منظر عام پر آئے۔

تحریری کاوشیں

- الحمدللہ! اب تک 60 کے قریب کتب شائع ہو چکی ہیں جن میں بلادِ اسلامیہ میں زیارت مقدسہ کے سفرنامے، شخصیات (خاتون جنت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا، سیدنا علی کرم اللہ وجہہ، سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ، خلفائے اربعہ، شاہ حبشہ) اور درود و سلام کی کتب سرفہرست ہیں۔

مضامین و مقالات

- روزنامہ نوائے وقت، الاخبار، اوصاف، دی نیشن، مجلہ ضیائے حرم، فیضان سدرۃ، پیغام آشنا، نور الحبیب، کاروان قمر، طلوع مہر اور آئینہ کرم کے علاوہ دیگر کئی رسائل و جرائد میں 100 سے زائد مضامین و مقالات شائع ہو چکے ہیں۔

عالمی کانفرنسز میں شرکت

- سال 1983 اور سال 1984 میں وزارت سائنس و ٹیکنالوجی کی طرف سے OIC کے زیرِ انتظام دو بین الاقوامی کانفرنسز میں بطور معاون عربی زبان شرکت کی۔
- اکتوبر 2007 میں سرزمین ایران میں حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ پر منعقدہ عالمی رومی کانفرنس میں راولپنڈی ڈویژن کی طرف سے شرکت اور مقالہ پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔
- مارچ 2008 میں یونیورسٹی آف سرگودھا میں انٹرنیشنل رومی کانفرنس میں شرکت اور مقالہ پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

روحانی سعادتیں اور اعزازات کا حصول

- ستمبر 1996 میں 2 بار بیت اللہ شریف کے اندر حاضری کی سعادت عظمیٰ نصیب ہوئی۔
- مرکزی مسجد حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ میں 16 اکتوبر 2001 نماز فجر کی اذان دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔
- مفتی اعظم عراق حضرت الشیخ السید عبدالکریم بیارہ رحمۃ اللہ علیہ کی 2 بار زیارت کا شرف حاصل ہوا، یہ وہ خوش نصیب شخصیت تھیں جنہیں سال 1932ء میں 2 صحابہ اکرام کے مزارات مبارکہ کی منتقلی کے موقع پر ان کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تھا۔

25/09/2019

التماسِ دُعا
معزز قارئین کرام سے درخواست ہے
کہ حضور پُر نور خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ کی
اُمتِ مرحومہ کی بخشش و مغفرت اور بلندی
درجات کیلئے دُعا فرمائیں اور بالخصوص
مصنف کتاب ہذا اور اُس کے مرحوم والدین
کریمین کے لئے بھی دُعاؤں کی درخواست
ہے۔شکریہ
افتخار احمد حافظ قادری

(فاس، المغرب)
هادی الی صراطک
بانی سلسلۂ تیجانیہ
سیدی احمد التیجانی رضی اللہ عنہ
کا خوبصورت و پُرکیف مزار